کیا سیاست عقیدہ اکٹھے رہ سکتے ہیں؟

www.KitaboSunnat.com

میاں عارف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب و سنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

کیا سیاست عقیدہ اکٹھے رہ سکتے ہیں؟

عارف میاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

نام کتاب : کیا سیاست عقیدہ اکٹھے رہ سکتے ہیں؟

مصنف : عارف میاں

پبلشرز : نیڈ کونسل، لاہور

کمپوزنگ : فائن بک ہوم

پرنٹرز : ماجد پرنٹرز

اشاعت : 2016ء

پروفیسر عبدالقیوم لائبریری
کتاب نمبر ....

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بل گیٹس، وارن بوفیٹ

اور

ڈاکٹر رتھ فاؤ کے نام

جو

اہلیت، ترقی اور انسانیت

کے استعارے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

1۔	عقیدہ	9
2۔	تبدیلی	31
3۔	جنت	38
4۔	حدود واخلاقیات	47
5۔	تعلیم	59
6۔	سیاست	102
	حوالہ جات	135

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ آغاز

''کیا سیاست عقیدہ اکٹھے رہ سکتے ہیں؟''

میں جب ماضی کی جنگوں کو تصور میں لاتا ہوں اور پھر آج کے حالات دیکھتا ہوں، بڑا سکون ملتا ہے۔ ماضی میں انسان تمام تر وسائل جنگوں میں جھونک دیتا رہا ہے۔ وسائل نہ ہونا بھی جنگوں کا سبب ہے۔

جنگوں سے انسانوں نے سیکھا ہے، جنگوں سے وسائل نہیں بڑھتے۔

امن، جس قدر اس وقت دنیا میں ہے، اس کے قیام میں جنگوں اور خاص طور پر دوسری عالمی جنگ کے سبق کا بڑا حصہ ہے۔ یہ جنگ 50 ملین سے زائد انسانوں کو بے نشان کر گئی۔ معذوروں، زخمیوں اور وسائل کی تباہی کا تو کیا ذکر! واہ، آج انسان شعوراً اس قابل ہو گیا ہے کہ اقوام متحدہ کی تعزیری کارروائیوں میں کسی کے بلا جرم مارے جانے پر احتجاج ہوتا ہے کہ اس سے بدامنی طاقت پکڑتی ہے۔

وسائل کی بچت، قدر افزائی (value aded) اور سہولتوں کی عادت نے بھی انسان کی توجہ جنگوں سے ہٹائی ہے اور جنگوں میں کمی واقع ہوئی ہے۔

انسان کا انسان سے مایوس ہونا، انسان کی خود اپنی ذات کی نفی ہے۔ غالباً انسانوں کو ارتقا کے راستے پر ابھی مزید آگے بڑھنا اور اتفاق کرنا ہے: اضافی سہولتوں اور رعایتوں کے ذریعے اکثریتی انسانی رائے کا احترام نہ کرنے والے کج رووں یا میّنہ عادی مجرموں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمزوروں کو بدلا جاسکتا ہے۔ انسان کو مجرم قرار دے کر مار دینا کسی طرح بھی لائق تحسین عمل نہیں ہے۔

انسانوں کو اپنی بساط کے مطابق اجتماعی امن، خوشحالی، خوبصورتی اور ترقی کے لیے کردار ادا کرتے رہنا چاہیے۔ محض مذہب یا کسی ایک فکری پہلو سے وابستگی کی بنیاد پر کوئی قوم نہیں بنتی۔ مگر ایک مذہب یا کسی فکری پہلو سے خود کو وابستہ کرنے اور اپنی شناخت بنانے والے فکری گروہ یا جماعت ضرور کہلائے جاسکتے ہیں۔ افسوس! مسلمان کہلانے والے، آبادی میں جس قدر ہیں، دنیا کے اجتماعی امن، خوشحالی، خوبصورتی اور ترقی میں ان کا حصہ نہیں ملتا۔

کیا مذہب انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے؟ کیا مسلمانوں کی یہ صورتحال اتفاقیہ ہے؟

''کیا سیاست عقیدہ اکٹھے رہ سکتے ہیں؟''

اگر پیغمبر مسیحیت امیان عرب (عرب اَنپڑھوں) میں ہوتے تو کیا ان کی تعلیم یہی ہوتی: ''تم سن چکے کہ کہا گیا، آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت۔ پر میں تمھیں یہ کہتا ہوں کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو تیرے داہنے گال پر تھپڑ مارے، دوسرا گال بھی اس کی طرف کر دے''؟ ـــــ نہیں، پیغمبر مسیحیت کی تعلیم کے پیچھے مغرب کی تعلیم سے وابستگی تھی۔ طالیس ماٹیلین، اناکسی مینڈر، رہیری قلیتس، فیثا غورث، امپی ڈوکل، بقراط، ڈیموقریطس، سقراط، افلاطون، ارسطو اور دیگر بے شمار فلسفی اور دانشور، لوگوں کے ذہن تیار کر چکے تھے، ان فلسفیوں و دانشوروں کے فلسفہ وفکر کو آج تک تعلیمی نصاب کا ضروری حصہ بنایا جاتا ہے۔ پیغمبر مسیحیت کی تعلیم میں پیغمبر یہودیت کی تعلیم سے بہت آگے ـــــ برداشت ـــــ تھی، جس میں کسی ملزم انسان کو بدلنے کا موقع اور اس کے لیے جانی و مالی قربانی دینے کی ہمت افزائی تھی۔ مغرب کی ترقی میں پیغمبر مسیحیت کا کردار، ان سے پہلے اور بعد کے دانشوروں کے ساتھ، نہایت اہم ہے۔ پیغمبر اسلامؐ نے عربوں کو بدلا۔ متحد کیا۔ عرب مسلمان دراصل مہذب فوجی بنے۔ لشکری بنے۔ قتل وخون، مردوں اور عورتوں کو قیدی، غلام ولونڈی بنانا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مال (غنیمت) لوٹنا جن کے لیے جائز تھا۔ پیغمبر اسلامؐ سے پہلے عرب میں تعلیم رہی ہو گی۔ اکا دُکا لوگوں میں کچھ لکھنے پڑھنے کی صلاحیت تھی، لیکن عرب بڑی حد تک اُمّی، انپڑھ تھے۔ ان کی سوچ اس قدر محدود تھی کہ عربی نہ بولنے والوں، غیر عربوں کو عجمی (گونگا) کہتے۔ عرب تاریخی طور پر کم وسیلہ، مشکل زندگی گزار اور لڑاکے تھے جو باہم لڑتے رہتے۔

تعلیم ــــ مزید بہتر تعلیم کو جنم دیتی ہے۔ شعور ــــ غیر روایتی فیصلے کرنے پر اکساتا ہے۔ اسی طرح ارتقا کا سفر ہوتا ہے اور ترقی ہوتی ہے۔ مغربیوں نے ایک بڑا فیصلہ کیا۔ پرانی ہونے پر مذہبی تعلیم کو سیاست سے الگ کر دیا۔ یہ امن اور ترقی کے لیے ضروری ہو گیا تھا۔ مذہبی پرانی تعلیم کے اجتماعی عمل یا سیاست میں استعمال سے فرقے اور گروہ پیدا ہوتے ہیں۔ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ پھر مغرب میں کیا ہوا کہ مغربی ہیں۔ تعلیم ہے۔ ایجادات ہیں۔ ترقی ہے اور طاقت ہے۔ مغرب ایک دوسرے پر اقتدار میں سبقت لینے، دنیا پر اقتدار حاصل کرنے، وسائل چھیننے اور ایک حد تک سکھانے کہ مذہب کو چھوڑ و اس کی مانو، چل پڑے۔ یہی وہ دَور ہے، جس کے آخر میں جنگوں کا راستہ چھوڑنے کا سبق سیکھا گیا اور ادارہ 'اقوام متحدہ' وجود میں لایا گیا۔ اس سے قبل مغربیوں نے دنیا، خاص طور پر عربوں اور مسلمانوں کو بتا دیا کہ جنگیں اور فتوحات کیا ہوتی ہیں! مغرب نے ہی اقوام متحدہ کا ادارہ بنایا اور دنیا کو امن پر متوجہ کیا۔

اس وقت جاننے سمجھنے کے وسیع ذرائع اور امکانات موجود ہیں۔ سیاست اور عقیدہ کو الگ کریں نہ کریں، مسلمانوں سے فیصلہ پر اتفاق نہیں ہو پا رہا۔ دنیا بہت تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ مسلمان دنیا بھر میں پسماندہ ترین سمجھے جاتے ہیں۔ مسلمانوں کی آبادی کافی زیادہ ہے۔ غالب رائے ہے کہ مسلمان سیاست سے مذہب کو الگ کر کے اور جدید تعلیم پر یکسوئی سے توجہ دے کر بہتر ہو سکتے ہیں اور دنیا کا بوجھ کم ہو سکتا ہے۔ فرقہ واریت، نفرت، گروہ بندی، انتہا پسندی اور دہشت گردی، جس میں بہت سے مسلمان مبتلا ہیں، خود

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کے لیے بہتر ہے نہ باقی دنیا کے لیے۔ مسلمانوں سے غیر مسلم منافرانہ اور سخت رویہ اختیار کرنا مجبوری ظاہر کرتے ہیں اور اپنے اندر تحمل اور بردباری ناکافی نہیں مان رہے۔ جہاں غیر مسلموں کو اجتماعی امن، خوشحالی، خوبصورتی اور ترقی کے لیے مسلمانوں کے ساتھ ہمدردانہ، مخلصانہ اور بردبارانہ رویہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے وہیں مسلمانوں کو بھی اپنے طرز فکر پر ضرور جلد غور کرنا اور مفید نتیجہ تک پہنچنا چاہیے۔

''کیا سیاست عقیدہ اکٹھے رہ سکتے ہیں؟'' ___ کتاب میں سوال کا جواب 'رہ سکتے ہیں، نہیں رہ سکتے' یا 'ہاں، ناں' میں دینے پر زور صرف نہیں کیا گیا ہے۔ صورتحال واضح کی گئی ہے اور یہ قاری پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ آنکھیں کھولنے کی زحمت کرے۔ فیصلہ تک پہنچنا مشکل نہیں ہے۔

کتاب مختصر ہے مگر سوچ اور مکالمہ کے آغاز کے لیے کافی ہے۔ یہ انسانوں سے مایوس نہ ہونے والے انسان کی کاوش ہے۔

عارف میاں

دسمبر 2016ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 1

عقیدہ

جو لوگ خداؤں یا خدا کے ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں ان کے عقیدہ میں یہ بھی شامل ہے کہ خدا ناانصافی پسند نہیں کرتا، وہ (معاذ اللہ) ظالم نہیں بلکہ نہایت رحیم ہے۔

اگرچہ کوئی دعوی نہیں کرتا کہ اسے 100 پیغمبروں کے نام معلوم ہیں، خدا کے ہونے کا عقیدہ رکھنے والوں میں بعض کے عقیدہ میں ہے کہ خدا نے انسانوں کی رہنمائی کے لیے کم و بیش ایک لاکھ 24 ہزار پیغمبر معبوث کیے ہیں۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے، کیا وہ پیغمبر جن کے نام نامعلوم ہو گئے، اہم نہیں تھے یا ان کا کردار اہم نہیں تھا؟ یقیناً کوئی پیغمبر غیر اہم نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کسی پیغمبر کا کردار کم اہم ہو سکتا ہے۔

یہاں سوال یہ ہے، اگر بہت بڑے بڑے پنڈت، پادری، مولوی ان پیغمبروں کے نام نہیں جانتے تو کیوں؟ کیا اِن لوگوں کی کم علمی ہے؟

اہل کتاب کے عقیدہ میں یہ بھی ہے کہ اہل کتاب کے باہمی تعلق کی نوعیت غیر اہلِ کتاب کی نسبت مختلف ہے۔ مثلاً یہودی، عیسائی، مسلمان اہل کتاب ہونے کے سبب اکٹھے کھانا کھا سکتے ہیں، آپس میں شادی بیاہ کر سکتے ہیں، غیر اہل کتاب کے ساتھ جائز نہیں۔ سوال یہ ہے، غیر اہل کتاب کے بارے میں مختلف رویہ کیوں ہے اور غیر اہل کتاب پر اس سلسلے میں کیا اعتراض ہے؟

غیر اہل کتاب کے بارے میں مختلف رویہ کی بڑی مثال سامنے آئی جب برصغیر انڈیا میں سید احمد خاں (1817-1898) نے حملہ آور یا قبضہ گیر برطانویوں، مذہباً عیسائیوں کے ساتھ ہندوؤں کے مقابل تعاون کرنے کے لئے کہا اور کافی مسلمان متاثر ہوئے۔ سید احمد خاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے الفاظ:

”یہ ہنگامہ ایسا تھا کہ مسلمانوں کو اپنے مذہب کی بموجب عیسائیوں کے ساتھ رہنا تھا، جو اہل کتاب اور ہمارے مذہبی بھائی بند ہیں۔ نبیوں پر ایمان لائے ہیں۔ خدا کے دیے ہوئے احکام اور خدا کی دی ہوئی کتاب اپنے پاس رکھتے ہیں۔ جس کا تصدیق کرنا اور جس پر ایمان لانا ہمارا عین ایمان ہے۔ پھر اس ہنگامے میں جہاں عیسائیوں کا خون گرتا وہیں مسلمانوں کا بھی گرنا چاہیے تھا۔ پھر جس نے ایسا نہیں کیا، اس نے علاوہ نمک حرامی اور گورنمنٹ کی ناشکری کے جو ہر ایک رعیت پر واجب ہے، اپنے مذہب کے بھی برخلاف کام کیا۔“[3]

یہاں سوال یہ ہے، سید احمد خاں کو ہموطن و ہمسائے ہندوؤں کے ساتھ کیا بیر تھا؟ کیا انھوں نے مذہب کا غلط استعمال کیا؟

اہل کتاب خصوصاً مسلمانوں میں یہ بھی ذکر ہوتا ہے کہ برصغیر انڈیا میں کوئی پیغمبر نہیں گزرا۔ خدا نے اس دھرتی کو 'خاص عنایت' کے قابل نہیں سمجھا۔ سوال یہ ہے، کیسے ثابت ہوا کہ ان بہت سارے پیغمبروں میں جن کے نام نامعلوم ہو گئے، کوئی یہاں نہیں گزرا؟ یہ بھی سوال ہے، کیا کسی خطہ میں پیغمبر نہ گزرنے سے خطہ کے لوگوں کی کوتاہی ثابت ہوتی ہے؟ کیا یہ اختیار خدا کا نہیں ہے؟ بالفرض لوگوں کی ہی کوتاہی رہی تو آئندہ نسلیں بھی اس میں شامل ہیں؟

جو لوگ خدا کے ایک ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں، ان کے عقیدہ میں یہ شامل ہے، خدا ایک ہے لیکن بعض دوسرے غلطی سے یا بھٹک کر زیادہ کو یعنی بتوں یا مظاہر فطرت کو بھی خدا ماننے لگے ہیں۔ ایک خدا کا عقیدہ رکھنے والوں کے لیے یہ سمجھنا نسبتاً آسان ہے کہ اگر خدا ایک ہے تو وہ سب کا ہے اور سارے انسان اس کی مخلوق ہیں، وہ بھی جو بھٹکے ہوئے ہیں۔ اگر خدا ایسے انسان پیدا کرنے سے گریز نہیں کر رہا جو بھٹک رہے ہیں، وہ پیدا کیے جا رہا ہے اور بظاہر بھٹکے ہوؤں کو نا بھٹکے ہوؤں کی نسبت خدا کی طرف سے کسی محرومی کا سامنا نہیں، وہ خوشحال، تندرست و توانا ہیں تو کسی کو یہ اختیار یا حق نہیں کہ وہ ان (بھٹکے ہوؤں) سے تعصب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برتے، کمتر قرار دے یا نفرت کرے۔

یہاں سوال یہ ہے، کیا بھٹکے ہوؤں سے تعصب برتنا، کمتر قرار دینا یا نفرت کرنا خدا کی منشا ہو سکتی ہے؟

ایک سوال یہ بھی ہے، کیا دنیا میں کوئی انسان ایسا ہو سکتا ہے جو جان بوجھ کر بڑی تکلیف اٹھانا چاہتا ہو، یعنی اگر کسی کو یہ یقین ہو جائے کہ کوئی خدا ہے، اس کی باقاعدہ منشا و تعلیمات ہیں، اسی نے سارے انسانوں اور کائنات کو بنایا ہے، وہ انسانوں کو مار کر پھر زندہ کر لیتا ہے، اعمال کے بارے میں جوابدہی کرتا ہے جس کے اعمال اس کی منشا و تعلیمات سے متصادم ہوں، ان کو جہنم میں ڈالتا ہے، جہاں بہت شدید نوعیت کی مستقل آگ ہے اور ان کو، جو خدا کی منشا و تعلیمات کے مطابق رہے ہوں جنت میں داخل ہونے دیتا ہے جہاں انسانی فکر سے بالاتر لوازمات، انعامات، آزادی اور خوشیاں ہیں اور موت نہیں، یہ سب جاننے اور یقین رکھنے کے باوجود ایسے کام کرے جو خدا کی منشا و تعلیمات سے متصادم ہوں؟

یقیناً ایسا انسان کوئی نہیں ہو سکتا جو شدید نوعیت کی مستقل آگ میں جلنا چاہتا ہو یا ایسی ہی کسی بڑی اذیت سے گزرنا چاہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر انسان خود کو صحیح رستہ پر تصور کرتا ہے، وہ ویسا کرتا ہے جیسا صحیح سمجھتا ہے۔ جب ہم دوسروں کی غلطیاں نوٹ کر رہے ہوتے ہیں تو دوسرے اپنی غلط فہمیوں کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں۔ قریب قریب وہی رائے ان کی ہمارے بارے میں ہوتی ہے جو ہم دوسروں سے متعلق رکھتے ہیں۔ نفرت کا جواز صرف غم و غصہ سے ہے، اس کی بنیاد ختم کرنے کی کوشش کی جانی چاہیے، چونکہ اس صورت میں انسان وہ منفی عمل کر گزرتا ہے جو عام حالت میں نہیں کرتا۔

اہل کتاب کے عقیدہ میں یہ بھی ہے کہ خدا کو انسان سے 70 ماؤں کی نسبت زیادہ پیار ہے۔ یعنی 70 ماؤں کا پیار جمع کریں تو بھی خدا کا انسان سے پیار زیادہ پڑے۔ اگر ایک بچہ ماں کی منشا یا ہدایت کے مطابق نہ چلے تو ماں اسے کتنی اذیت دے سکتی ہے؟ اگر 70 ماؤں کا پیار ایک ماں میں جمع ہو تو سزا کا امکان کتنا رہ پاتا ہے؟ اگر کوئی ایسی ہستی ہو جس میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

70 ماؤں کے مجموعی پیار سے زیادہ پیار ہو تو وہ انسان کو اذیت دے گی......؟

جبکہ عقیدہ میں یہ بھی ہے کہ انسان از خود کچھ نہیں۔ انسان کے پاس جو کچھ ہے یا وہ جو کچھ ہے، یعنی ہاتھ، پاؤں، ناک، منہ، سر، دھڑ، پیٹ، ٹانگیں، آنکھیں، دماغ وغیرہ، وہ سب خدا کی عطا ہے اور خدا کی طرف سے ہے۔ انسان خود سوچ بھی نہیں سکتا، اس کے سوچنے کی صلاحیت بھی خدا کی طرف سے ہے، چونکہ انسان یہ ساری چیزیں خود بنا تا ہے نہ بنا سکتا ہے۔ یقیناً...... مگر سوال یہ ہے، پھر انسان کہاں کھڑا ہے اور سزا کس کو اور کیوں دی جائے گی؟

جو لوگ ایک سے زائد خدا ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں ان کے لیے یہ سمجھنا مشکل نہیں ہونا چاہیے کہ خدا بہر طور جھگڑالو یا ایک دوسرے کے دشمن نہیں ہو سکتے، وہ امن پسند ہی ہو سکتے ہیں اور انسانوں کا پُر امن رہنا انھیں ناپسند نہیں ہو سکتا۔

عام انسانوں کے غور کے لیے یہ ہے کہ لاعلمی یا کم علمی دوسروں کو ناجائز فائدہ اٹھانے کی ترغیب بنتی ہے۔ لہٰذا انھیں ہوشیار رہنا ہے، پنڈتوں، پادریوں، مولویوں اور اس نوعیت کے سرکردوں پر خاص نظر رکھنی ہے، یہ جاننے اور سمجھنے کی کوشش کرنی ہے کہ آیا ان سرکردوں کے قول و فعل میں تضادات تو نہیں ہیں؟ وہ وہی کچھ کرتے ہیں جو کہتے ہیں یا فرق ہے؟ جو سرکردہ ہیں یا جو خود کو سرکردہ سمجھتے ہیں، ان کو قول و فعل سے مثالی اور تضادات سے مبرا ہونا چاہیے۔ اگر وہاں بھی غلطیاں ہیں تو اس کا مطلب ہے غلط فہمیاں وہاں بھی ہیں۔

اگر کوئی انسان ایسا ہے جو اپنی ضرورت کا سامان پیدا نہیں کرتا، خوراک، لباس، رہائش، علاج کی سہولتیں تحفۃً یا بغیر محنت مشقت کسی در سے پاتا ہے باوجود یہ کہ ہاتھ پاؤں رکھتا ہے، معذور نہیں ہے۔ بلا عذر معقول سماجی کام نہیں کرتا تو اس کا باقی کردار چاہے جیسا بھی ہو اور وہ خدا کی منشا کا پابند کیوں نہ دکھائی دیتا ہو، وہ ناقابلِ اعتبار ہے، قابلِ تقلید ہرگز نہیں ہے۔

سوال یہ ہے، سارے لوگ خدا کی منشا کا پابند ہونے کا مطلب کام سے کنارہ کشی لے لیں تو انسانی ضرورتیں کیسے پوری ہوں گی؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں یہ بھی سوال ہے، آیا خدا کا فیصلہ یہ ہے کہ کچھ لوگوں کا ہی خدا کی منشا کے مطابق چلنا کافی ہے، یہ چلنے والے اپنی اور اپنے بچوں کی پرورش کے لیے محنت نہ کریں، دوسروں کو پرورش کے لیے کہیں اور دوسرے ان کی کفالت کریں؟ یقیناً محنت، ہاتھ پاؤں اور صلاحیتوں کا استعمال خدا کی اوّلین منشا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس شخص نے جو سرکردہ کے مقام پر جا بیٹھا ہے، دوسروں کو کوئی لالچ دیا ہوا ہے، ڈرایا ہوا ہے یا ایسا جھوٹ بولا ہوا ہے جس کے زیرِ اثر دوسرے اس کی کفالت کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں۔ ایسا سرکردہ ظالم ہے، وہ حقوق العباد کے حق میں نہیں، وہ کمزوروں اور معذوروں کا حق کھاتا ہے، وہ قابلِ گرفت ہے۔

قابلِ تقلید وہ شخص ہے جو جائز محنت کر کے کماتا ہے، پھر ضرورت سے جو بچتا ہے، اس سے دوسرے ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے تیار رہتا ہے، ضرورتیں پوری کرنے میں ان کی مدد کرتا ہے اور اس طرح خدا کی منشا کے دوسرے کام انجام دیتا ہے۔

کیا پنڈت، پادری، مولوی جو خود محنت نہیں کرتے، قابلِ تقلید کہے جا سکتے ہیں؟ ان سرکردوں کے بارے میں محض اتنا جان لینا کافی ہے کہ ان کا باہم ربط تعلق کیسا ہے؟ کیا خدا کی منشا یہ ہو سکتی ہے، (معاذ اللہ) انسان آپس میں لڑیں جبکہ وہ ایک انسان سے 70 ماؤں کی نسبت زیادہ پیار کرتا ہے؟ فرقہ واریت اور نفرتیں کس کی پیدا کردہ ہیں؟ کیا انسان جو اب تک لڑے ہیں، ان لڑائیوں کی بنیادیں پنڈتوں، پادریوں، مولویوں کی کھینچی ہوئی نہیں تھیں اور تعصبات میں ان کا بڑا کردار نہیں ہے؟ ایک ہی پیغمبر کے ماننے والوں پنڈتوں یا پادریوں یا مولویوں کے باہم تعلقات کی نوعیت کیا ہے؟ الگ الگ گروہ کیوں ہیں اور ان کا ذمہ دار کون ہے؟ کیا خدا کی منشا میں (معاذ اللہ) تضاد رہا ہے؟ کیا خدا کے احکامات میں الجھاؤ ہے کہ مختلف تعبیریں کی جائیں؟ تعبیروں کا سلسلہ رکتا کیوں نہیں؟ کیا پیغمبروں کی تعلیمات مختلف رہی ہیں؟ کیا خدا بہت زیادہ اور ان کی آپس میں لڑائیاں ہیں؟ زمین پر فساد کیوں ہے؟

پنڈت، پادری، مولوی انسانوں کو اب تک کیوں نہیں بتا سکے اور انسان کیوں نہیں جان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکے کہ خدا کے نزدیک تشدد یا جان کا قتل کس قدر ناپسندیدہ ہے؟ انسان اور خدا کا تعلق دونوں کا معاملہ ہے کسی تیسرے کے دخل دینے اور بدامنی پھیلانے کی کوئی وجہ نہیں، تیسرے کو اپنے کام سے کام رکھنا چاہیے، محنت کرنی چاہیے اور ضرورت سے زائد بچت (خدا کے دوسرے ضرورت مند انسانوں پر خرچ کرنی اور ان سے محبت کرنی چاہیے؟

☆☆☆

صورت حال یہ ہے کہ صرف خدا کے ہونے کا عقیدہ رکھنے والوں میں تضادات نہیں ہیں، انسانوں کی ایک بہت بڑی تعداد ہے جو قائل نہیں ہو پائی کہ کوئی خدا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ خدا انسان کا تصور ہے۔ انھوں نے کتابیں لکھ رکھی ہیں کہ خدا کا تصور کب اور کیونکر پروان چڑھا۔ ان کے مطابق پیغمبروں نے انسانی ذہنی ارتقا کے سفر میں کوئی غیر متوقع عمل نہیں کیا ہے، جس کا ثبوت پیغمبروں کو نہ ماننے والے رہے ہیں۔ کوئی وحی یا فرشتہ آتا تو سب کو نظر آنا چاہیے تھا، پتہ چلنا چاہیے تھا۔ اگر کوئی خدا ہے، تو وہ بول پڑتا۔ کیسے ہوسکتا ہے کہ ان کے بیچ میں سے کوئی اٹھے، کہے مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے، میں جو کہوں اس پر ایمان لاؤ اور اس پر ایمان لایا جائے؟ یہ تو خود اپنی آنکھوں اور کانوں پر یقین نہ کرنے والی بات ہے۔ پھر کسی پر کیا بھروسہ؟ بعد میں پیغمبر بھیجے، فرشتے بھیجے، جو خوبیاں خدا انسان میں دیکھنا چاہتا ہے کیا ان خوبیوں کا حامل انسان پیدا نہیں کیا جاسکتا؟ آزمائش...... کیا خدا کو اپنے بنائے انسان کی صلاحیتوں پر شک ہے؟ کیا کوئی پیغمبری کا دعویٰ نہیں کرسکتا تھا کہ سماج میں اس کی معتبری ہوتی؟ پیغمبروں نے تکلیفیں اٹھائیں، کیا نظریات اور بالادستی کے لیے انسان تکلیفیں نہیں اٹھاتے آرہے؟ یہ لوگ ایک ہی پیغمبر کے ماننے والوں کے تضادات کے علاوہ، پنڈتوں' پادریوں' مولویوں حتیٰ کہ خدا، انسان، کائنات سے متعلق پیغمبروں کی دی معلومات و تعلیمات اور مقدسہ کتابوں میں فرق کو بھی سامنے لا رکھتے ہیں۔ ان کا سوال واضح ہے کہ کس بات پر کیونکر یقین کیا جائے؟ وہ پنڈتوں' پادریوں' مولویوں کے کردار کو بنیاد بنا کر پوچھتے ہیں کہ ان پر کوئی اضافی مثبت اثرات کیوں نہیں ہیں؟ گویا، بظاہر جو لوگ خدا کے ہونے کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یقین رکھتے یا دعویٰ کرتے ہیں، درحقیقت وہ یقین نہیں رکھتے۔ بھلے یہ سائنسی فکر لوگ غلط ہوں اور ان کا موقف درست نہ ہو پنڈت، پادری، مولوی ان کو ہم خیال بنانے میں ناکام رہے ہیں۔ سوال یہ ہے، کیا ان سائنسی فکر لوگوں کے ساتھ لڑا جائے جبکہ خدا کو ثابت کرنے کی ذمہ داری اصولاً خدا کا عقیدہ رکھنے والوں کی ہی ہے؟

خدا کو کیسے ثابت کیا جائے؟ سائنسی فکر لوگوں کو مطمئن کرنے کے لیے علم کہاں سے لایا جائے؟ اپنے کردار کا محاسبہ کہاں تک کیا جائے؟ کیا پنڈت، پادری، مولوی کردار کا ایسا نمونہ پیش کر سکتے ہیں کہ خدا کے ہونے کا یقین نہ رکھنے والے یہ سائنسی فکر متاثر ہوں؟ اگر یہ نہیں ہو سکتا۔ پنڈتوں، پادریوں، مولویوں نے معذوروں کا حق کھاتے رہنا ہے اور خدا کی منشا کے دکھاوانہ عمل کا معاوضہ دوسرے انسانوں سے لینا نہیں چھوڑنا۔ جھوٹ بولنا ہے تو کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ان سائنسی فکر لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے؟ معترض نہ ہوا جائے؟ فساد کا سبب نہ بنا جائے؟ حساب کتاب کا معاملہ خدا پر رہنے دیا جائے جو زیادہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے اور طاقت رکھتا ہے؟

☆☆☆

انسانوں کا باہم بہتر تعلق بہت ضروری ہے۔ کیا ایک انسان صرف اس لیے دوسرے انسان کو سڑک پر زخمی تڑپتا چھوڑ کر گزر جائے اور بچنے میں اس کی مدد نہ کرے چونکہ اس کا عقیدہ، فرقہ، مذہب یا نظریہ دوسرے سے مختلف ہے؟ اگر ایک ملک نے میڈیکل سائنس میں ترقی کر لی ہے، طریقہ علاج بہتر جان لیا ہے، یا میڈیسن ایجاد کر لی ہیں جن سے بخار، ٹی بی، پولیو، کینسر یا کسی بھی مرض اور تکلیف سے انسان کو نجات مل سکتی یا تکلیف میں کمی ہو سکتی ہے تو کیا وہ اس سے دوسرے ملکوں کو روشناس نہ ہونے دے چونکہ وہاں لوگوں کے نظریات مختلف ہیں؟ اگر ایک خطہ یا علاقہ میں زلزلہ یا سیلاب سے تباہی واقع ہوئی ہے، خطہ کے لوگ وسائل اور انتظامی صلاحیتوں میں پسماندہ ہیں، وہاں لوگ شدید مشکلات میں ہیں تو کیا دوسرے خطہ والوں کو محض تماشا دیکھتے رہنا چاہیے اور مدد نہیں کرنی چاہیے کہ متاثرہ خطہ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے نظریات ان جیسے نہیں؟

کیا یہ نہیں سوچا جا سکتا کہ جو ابھی تک راہِ راست پر نہیں رہا، کل کو آ سکتا ہے؟ کیا اخلاق، کردار یا خدمت اور علم کسی کو بدلنے کے لیے رو بہ عمل نہیں لائے جا سکتے؟ کیا کسی کا عقیدہ، فرقہ، مذہب یا نظریہ بدلنے کے لیے اخلاق، کردار یا خدمت اور علم کو آخری حربہ نہیں سمجھا جا سکتا؟ کیا جو کسی کے لیے کوئی قربانی دینے پر تیار نہیں اس کو راہِ راست پر لانے میں مخلص ہو سکتا ہے؟ کیا کسی کو بدلنے کے لیے قربانی کا حوصلہ نہیں ہونا چاہیے؟ کیا تعصب اور نفرت رکھتے ہوئے کسی کو راہِ راست پر لایا جا سکتا ہے؟

بعض اوقات کہا جاتا ہے، دکھ یا تکلیف میں کسی کی مدد کی جا سکتی ہے۔ اگر یہ قابلِ قبول ہے کہ دکھ یا تکلیف میں کسی کی مدد کی جا سکتی ہے چاہے وہ مختلف عقیدہ، فرقہ، مذہب یا نظریہ سے ہو تو پھر لڑائی کس سے اور کیوں ہے؟

کیا حالتِ امن میں مختلف عقیدہ، فرقہ، مذہب یا نظریہ برداشت نہیں ہو سکتا؟ کیا مرتے یا کسی کو تکلیف میں دیکھنا زیادہ پسندیدہ عمل ہے؟

یہ امر قابلِ غور ہے کہ بعض اوقات پنڈتوں، پادریوں، مولویوں میں کوئی یہ کہتا دکھائی دیتا ہے کہ اس کے عقیدہ، فرقہ، مذہب یا نظریہ میں سب سے زیادہ انسانیت ہے۔ اس میں غیر نظریہ کے لوگوں کے لیے بھی ہمدردی ہے۔ ثبوت کے طور پر وہ ماضی سے کچھ واقعات یا مثالوں کا سہارا لیتا ہے، وہ بھول جاتا ہے، کہ دوسروں کو زیادہ غلط یا کمتر قرار دینے اور لڑائیاں لڑنے کا ریکارڈ بھی اسی سے متعلق ہے، باوجودیکہ انسانی خدمت کا زیادہ کردار اس سے متعلق نہیں رہا ہوتا اور جب اس سے انسانی خدمت کے ذرائع یا ایجادات کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ پریشان سا ہو جاتا ہے۔

سوال یہ ہے، کیا خدا جو کہ منصف ہے، جو ظالم نہیں، وہ صرف اس لیے کسی انسان کو جنت میں جانے سے روکے گا اور اس کی انسانوں کے لیے خدمات کو نظر انداز کر دے گا چونکہ اسے خدا کے ہونے کا یقین نہیں تھا؟ یا کیا خدا ایک ایسے انسان کو جنت میں جانے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت دے دے گا جس کو خدا کے ہونے کا یقین تھا اگر چہ اس کا بڑا کردار انسانوں میں نفرتیں پھیلانا اور لڑانا رہا؟ کیا خدا کو (معاذ اللہ) خود غرض تصور کیا جاسکتا ہے جسے انسان سے 70 ماؤں سے زیادہ پیار ہے؟ کیا کوئی ماں اس قدر خود غرض ہوسکتی ہے؟

اگر خدا کو انسان سے محبت ہے اور نفی نہیں کی جاسکتی تو وہ کسی انسان کو محض اس لیے جہنم میں نہیں ڈالے گا کہ وہ خدا کے ہونے کے بارے میں غلط فہمی کا شکار رہا تھا۔ خدا کے لیے کوئی چیز اہم ہوسکتی ہے تو وہ انسان کا کردار ہے جس کے لیے عقیدہ یا نظریہ معاون ہوسکتا ہے۔

☆☆☆

مولوی سے مکالمہ

طالبعلم: مولوی صاحب آپ کا عقیدہ یا نظریہ کیا ہے؟

مولوی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، میرا عقیدہ اسلام ہے، الحمدللہ۔

طالبعلم: اگر آپ کسی عیسائی کے گھر میں پیدا ہوتے تو عقیدہ کیا ہوتا؟

مولوی: میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ مسلمانوں کے گھر پیدا ہوا۔

طالبعلم: شکر کا متضاد کیا ہے؟

مولوی: (سوچتے ہوئے) ناشکری، انحراف، منافرت۔

طالبعلم: عیسائیوں اور دوسرے غیر مسلموں کو خدا کے بارے میں کیا رائے قائم کرنی چاہیے؟

مولوی: (خاموش)

طالبعلم: (انتظار کرتے ہوئے) مولوی صاحب! کیا آپ مسلمانوں کے گھر پیدا ہونے میں بااختیار تھے؟

مولوی: (خاموش)

طالبعلم: مولوی صاحب! آپ مسلمانوں کے گھر پیدا ہونے پر خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔ اگر اتفاق سے کسی عیسائی یا ہندو کے گھر پیدا ہوگئے ہوتے تو کیا کرتے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی: (سوچتے ہوئے) میں حق تلاش کرتا اور بالآخر مسلمان ہو جاتا۔

طالبعلم: کیا والدین، عزیز و اقارب، اساتذہ، تعلیم، ماحول آپ کے راستے میں دیواریں نہ ثابت ہوتے؟

مولوی: ہوتے۔

طالبعلم: آپ کی رائے میں جو حق ہے اسے ہندو، یہودی، عیسائی یا دوسرے غیر مسلم کیوں نہیں تلاش کر سکے اور کیوں نہیں تبدیل ہو گئے؟

مولوی: یہ انفرادی معاملہ ہے۔ اس کا جواب وہ خود دے سکتے ہیں۔

طالبعلم: کیا دنیا کی انسانی آبادی میں غیر مسلموں کی تعداد بہت تھوڑی ہے؟

مولوی: نہیں۔

طالبعلم: ......تو یہ معاملہ انفرادی کیسے ہو گیا؟

مولوی: چونکہ عقیدہ تبدیل کرنے کا فیصلہ ہر کسی نے خود کرنا ہے۔

طالبعلم: بجا، لیکن مسلمانوں سے زیادہ اگر غیر مسلم ہوں تو آپ کیسے ثابت کریں گے کہ مسلمان حق پر ہیں اور دوسرے نہیں؟

مولوی: یہ بحث ہے۔

طالبعلم: بحث کے علاوہ کونسا راستہ ہے حق کو تلاش کرنے کا؟

مولوی: پیغمبر اسلام آخری پیغمبر ہیں۔

طالبعلم: کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں، اب انسانی ارتقا رک گیا ہے؟

مولوی: یہ پھر بحث ہے۔

طالبعلم: بحث کے علاوہ کیا حل ہے؟

مولوی: یہ تو یقین اور عقیدہ کی بات ہے۔

طالبعلم: آپ کی دوسروں کے یقین اور عقیدہ کے بارے میں کیا رائے ہے؟

مولوی: میں دوسروں کے بارے میں نہیں کہتا۔ انسان کو حق کا متلاشی ہونا چاہیے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طالبعلم: آپ کیسے جانیں گے کہ کوئی حق کا متلاشی ہے یا نہیں؟

مولوی: وہ بالآخر حق پر آجائے گا، اگر نہیں آیا تو وہ حق کا متلاشی نہیں تھا۔

طالبعلم: کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں وہ بالآخر مسلمان ہو جائے گا؟

مولوی: (اکتاہٹ سے) ظاہر ہے۔

طالبعلم: حق تک پہنچنے یا مسلمان ہونے تک وہ حق کا متلاشی نہیں سمجھا جائے گا؟

مولوی: (خاموش)

طالبعلم: آپ نے دوسروں کے عقیدوں یا نظریات کے بارے میں جاننے پر کتنا وقت صرف کیا ہے؟

مولوی: زیادہ نہیں، لیکن جاننے کی کوشش کی ہے۔

طالبعلم: کیا اسی جوش اور جذبے کے ساتھ، جو آپ اسلام کے بارے میں رکھتے ہیں؟

مولوی: یہ، میں نہیں کہہ سکتا۔

طالبعلم: کیا آپ کبھی کسی ہندو، یہودی یا عیسائی کے پاس گئے کہ وہ آپ کو اپنے عقیدہ یا نظریہ کی تعلیم دے؟

مولوی: نہیں۔

طالبعلم: کیا آپ مسلمان کے پاس گئے؟

مولوی: بالکل، بچپن میں گیا۔ اب بھی ضرورت پڑتی ہے تو ایک دوسرے سے جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

طالبعلم: اگر آپ نے دوسرے عقیدوں یا نظریات کے بارے میں پڑھا نہیں، وقت نہیں دیا تو آپ ان کے بارے میں اچھی رائے کیسے قائم کر سکتے ہیں یا انھیں غلط کیسے قرار دے سکتے ہیں؟

مولوی: یہ کسی حد تک صحیح ہے۔

طالبعلم: کتنی حد تک؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی: (اکتاہٹ سے) کافی حد تک۔

طالبعلم: جب آپ بازار جاتے ہیں، خریداری کرتے ہیں۔ مختلف چیزوں کے معیاری یا غیر معیاری ہونے کا فیصلہ کیسے کرتے ہیں؟

مولوی: ظاہر ہے کہ چیزوں کو دیکھتے ہیں، پرکھتے ہیں۔

طالبعلم: ایسا تو نہیں کرتے کہ ایک چیز دیکھی اور دوسری ساری اور مختلف چیزوں کو غلط قرار دے دیا؟

مولوی: نہیں۔

طالبعلم: کیا ہم مختلف چیزوں کو بلاتعصب اور برابر دیکھ بھال کر فیصلہ کرتے ہیں؟

مولوی: جی ہاں۔

طالبعلم: کیا آپ سمجھتے ہیں کہ عقیدوں یا نظریات کو اپنانے کے لیے بھی ہمیں ان کا بلاتعصب اور برابر مطالعہ کرنا چاہیے۔

مولوی: ایسا ہو نہیں سکتا۔

طالبعلم: کیوں؟

مولوی: گھر والوں کا ماحول......

طالبعلم: کیا میں یہ کہہ سکتا ہوں، آپ کا عقیدہ یا نظریہ آپ کا نہیں آپ کے گھر والوں کا ہے؟

مولوی: (خاموش)

طالبعلم: مولوی صاحب! آپ کا عقیدہ کیا ہے؟

مولوی: (خاموش)

طالبعلم: کیا مختلف عقیدوں یا نظریات کی جانکاری پر آپ کا عقیدہ معترض تو نہیں؟

مولوی: نہیں۔

طالبعلم: کیا آپ سمجھتے ہیں، مختلف عقیدوں، فرقوں، مذاہب اور نظریات کی بلاتعصب جانکاری سے انسانوں کی ایک دوسرے سے نفرتیں اور لڑائیاں کم ہو سکتی ہیں؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی: امکان تو ہے۔ایسا مطالعہ ہونا چاہیے۔حقیقت ہے، اپنی اپنی جگہ سارے خود کو حق پر سمجھتے ہیں۔غلط فہمیاں علم اور مکالمہ سے دور ہو سکتی ہیں۔

☆☆☆

خدا کا انکار نہیں لیکن یہ مانا جا سکتا ہے کہ ہم نے خدا کو نہیں دیکھا۔یہ بھی قبول کیا جا سکتا ہے کہ جس ماحول میں ہم نے پرورش پائی ہے، ہمارا عقیدہ' فرقہ' مذہب یا نظریہ بنا ہے، اس میں کوئی شخص بھی ہمیں نہیں ملا جو یہ دعویٰ کرتا کہ اس نے خدا کو دیکھا تھا۔یہ اعتراف بھی کیا جا سکتا ہے کہ ہم کسی عقیدہ' فرقہ' مذہب یا نظریہ کو درست نہیں سمجھتے سوائے اپنے۔یہ بات بھی ہمارے علم میں ہے کہ سائنسدان ثبوتوں اور حقائق کے متلاشی ہوتے ہیں، ان کا اپنا نظریہ اور سماج میں کردار ہے۔ہم ان سے اختلاف کر سکتے ہیں لیکن ہمارا ان کی آراء اور فیصلوں سے لاعلم رہنا مناسب نہیں۔

علم ہر ممکن زیادہ ہونا چاہیے۔علم کا راستہ روکنا نہیں چاہیے، نہ ایسا کسی کا مشورہ قبول کرنا چاہیے چونکہ لاعلمی یا کم علمی دوسروں کو ناجائز فائدہ اٹھانے کی ترغیب بنتی ہے۔کیا خدا کو انسان کا علم حاصل کرنا ناپسند ہو سکتا ہے؟ اگر نہیں تو آیئے سائنسدانوں کے ایک فیصلہ کے بارے میں جانکاری لیتے ہیں۔یہ فیصلہ بہت پہلے ہوا اور اس پر اب اختلاف نہیں رہا، لیکن شروع میں بحث وتکرار کا موضوع اور وجہ نزاع بنا رہا۔

بائبل مقدس میں ہے، زمین ساکن ہے۔سورج زمین کے گرد گھومتا ہے۔برٹرینڈ رسل:

''یہ کپلر (1571-1630) اور گلیلیو (1564-1642) ہی نے ثابت کیا کہ زمین اور دوسرے کئی سیارے سورج کے گرد گھومتے ہیں۔اس سے پہلے یہ نقطہ نظر کوپرنیکس (1473-1543) اور چند دوسرے یونانیوں کا بھی تھا مگر وہ ان کے ثبوت فراہم نہ کر پائے تھے۔کپلر بلکہ اس سے کہیں زیادہ گلیلیو مکمل طور پر سائنسی طریقہ کار کو اپنائے ہوئے تھے۔انھوں نے اپنے ہم عصروں کو ہلا کر رکھ دیا۔کچھ تو اس سبب سے کہ ان کے اخذ کردہ نتائج اس زمانے کے مروج

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتقادات سے لگا نہیں کھاتے تھے۔ اور کچھ مقتدرہ (Authority) میں اس اندھے اعتقاد نے علما کو محض لائبریریوں میں تحقیق تک محدود کر دیا تھا۔''[4]

''یہ بات تو سبھی جانتے ہیں کہ عمر کے آخری حصہ میں اس (گلیلیو) کا تصادم اور باز پرس اس بنیاد پر ہوئی کہ وہ اس بات پر مصر کیوں ہے کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔ گلیلیو اس وقت گرینڈ ڈیوک کے ہاں دوستی کی سطح پر فلورنس میں مقیم تھا۔ جب باز پرس شروع ہوئی تو نہ صرف تفتیش کے لیے گلیلیو کو روم بلایا گیا بلکہ گرینڈ ڈیوک کو بھی دھمکی دی گئی کہ اگر اس نے گلیلیو کی پشت پناہی کی تو اس کو بھی تکالیف اور جرمانے کے عمل سے گزرنا پڑے گا۔ گلیلیو کی عمر اس وقت 70 سال تھی۔ وہ بہت ہی بیمار تھا اور اس کی بینائی بھی ختم ہو رہی تھی اس نے اس امر کا ایک میڈیکل سرٹیفکیٹ بھجوایا کہ وہ بیمار ہے اور سفر کے قابل نہیں۔ چنانچہ تفتیشی عدالت نے اپنی طرف سے ایک ڈاکٹر بھجوایا اور یہ حکم دیا کہ جب وہ صحت یاب ہو جائے تو اسے زنجیریں پہنا کر پیش کیا جائے۔ جب اس نے یہ سنا کہ ایسا حکمنامہ جاری ہو چکا ہے تو اس نے رضا کارانہ طور پر خود کو ان کے حوالے کر دیا۔''[5]

تاریخ بتاتی ہے کئی بار ہوا جب پنڈتوں، پادریوں، مولویوں نے فتوے دیے کہ فلاں بات مذہب کے منافی ہے، مگر کچھ عرصہ بعد اسے صحیح و جائز مان لیا گیا۔ کیا آج سوچا جا سکتا ہے کہ مولوی کبھی مقدس قرآن کا ترجمہ کرنے کے مخالف رہے کہ قرآن خدا کی زبان ہے، بنا ترجمہ نہیں کرنا اور جب شاہ ولی اللہ نے پہلی دفعہ فارسی میں ترجمہ کیا تو ان کے خلاف فتوے دیئے گئے؟ اسی طرح مولوی میڈیکل کی تعلیم، چھاپہ خانہ، فوٹو اور لاؤڈ سپیکر کے بھی مخالف رہے۔ حسن نثار کے الفاظ میں:

''ترکی میں پہلا میڈیکل کالج یہ فتویٰ دے کر بند کر دیا گیا کہ اس میں مثلہ ہوگا۔ یعنی ڈائی سیکشن جو انسانی بدن کو سمجھنے کے لیے بنیادی ترین سبق ہے۔ پھر چھاپہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خانہ کے پیچھے پڑ گئے کہ اس غیر اسلامی مشین پر آج اگر عام کتابیں چھپ رہی ہیں تو کل مقدس کتابیں بھی چھپیں گی جو ان کی توہین کا باعث ہوگا۔“

”کیا یہ بہت ہی دلچسپ حقیقت نہیں کہ کل تک تصویر کو حرام قرار دینے والی مائنڈ سیٹ کے لیے شناختی کارڈ اور پاسپورٹ ’حلال‘ ہے حالانکہ یہ تصویر کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ ان کے بغیر آپ حج وعمرے کی سعادت حاصل نہیں کر سکتے اور نہ ہی زیارتوں کے لیے تشریف لے جا سکتے ہیں۔ کرنسی نوٹ کسے پسند نہیں؟ ہمارا یتیم سا روپیہ ہو تو اس پر بابائے قوم کی تصویر ہوتی ہے۔ ڈالر ہو تو اس پر امریکن رہنماؤں کی اور یہی حال باقی کرنسیوں کا ہے یعنی تصویریں ہی تصویریں۔“[1]

جنرل اکبر خان رنگروٹ:

”18 اگست کو قیام پاکستان کے بعد پہلی عید تھی۔ قائداعظم نے مجھے فرمایا کہ میں عید گاہ میں نماز پڑھوں گا، مگر میں وہاں اپنے لیے کوئی خاص انتظام نہیں چاہتا جہاں جس کو جگہ مل جائے نماز ادا کرے۔ البتہ میں قوم کو عید مبارک کہنا چاہتا ہوں۔ لہٰذا لاؤڈ سپیکر کا تم انتظام کرنا اور صرف تم مجھے مسجد کی سیڑھیوں پر ملنا۔ میں فلاں وقت پہنچوں گا۔“

”چونکہ مجھے معلوم تھا کہ شائقین پہلی صف میں جگہ لینے کے بہت خواہش مند ہوتے ہیں۔ لہٰذا میں نے اپنے اے۔ ڈی۔ سی اور ایک اردلی کو پہلے ہی مسجد میں بھیج دیا تھا تاکہ میرے اور قائداعظم کے لیے جگہ رکھیں اور لاؤڈ سپیکر کا ٹیسٹ وغیرہ کر لیں۔ پھر بھی قائداعظم کے تشریف لانے سے تقریباً 10 منٹ پہلے وہاں پہنچ گیا۔ جیسے ہی میری درخواست پر امام مسجد نے لاؤڈ سپیکر لا کر رکھا اور اسے ٹیسٹ کرنے کے لیے آدمی آیا تو چند مولوی صاحبان بھاگ کر آئے، مائیکروفون پکڑ لیا اور کہا: ہم شیطانی آلے کو مسجد میں استعمال نہ ہونے دیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے۔ اتنے میں کمپنی کے آدمی نے ٹیسٹ کرنے کے لیے جیسے ہی (کرنٹ) بجلی کی تار لگائی مائیکروفون کی تار نے شارٹ مارا۔ تینوں مولوی صاحبان ایک ایک کر کے دھم سے گرے اور حواس باختہ ہو کر زمین پر بے حس لیٹ گئے۔ میں ڈرا کہ کہیں شاک سے مر نہ گئے ہوں، مگر انھیں کچھ نہ ہوا تھا۔ یا تو وہ سہمے ہوئے تھے یا پھر ڈرامائی انداز کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ بہر حال میرے کہنے پر وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ پھر کوئی مزاحمت نہ کی۔''7

جو بات سمجھ میں آتی ہے، یہ ہے کہ پنڈتوں، پادریوں، مولویوں نے تاریخ کا مطالعہ نہیں کیا، علم محدود اور متعصّبانہ ہے، ان پر ذمہ داری نہیں کہ سماج کی ضرورتیں کیا ہیں اور انھیں کس طرح پورا کرنا ہے؟ وہ محدود زاویہ نگاہ کے اندر سوچتے ہیں۔ یہ قابل فہم بات ہے۔ جب کوئی بچہ یا نوجوان مذہبی مدرسہ میں داخلہ لیتا ہے تو اس کی یا اس کے والدین کی ذمہ داری نہیں رہتی کہ بچے نے کھانا پینا کہاں سے ہے؟ کپڑے کہاں سے لینا ہیں؟ رہنا کہاں ہے؟ بجلی، پانی، سوئی گیس حتیٰ کہ اکثر اوقات بچے کے جیب خرچ کا حل نکالنا بھی مدرسہ انتظامیہ کا کام ہوتا ہے۔ مقتدر، مدرسہ انتظامیہ کو موقع دیتا ہے کہ وہ پبلک کے جذبات ابھارے اور چندہ لے۔ اس سے مقتدر کا بوجھ کم ہو جاتا ہے۔ مدرسہ انتظامیہ پبلک کے جذبات ابھارتی ہے کہ بچے نیکی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مدرسہ میں اتنے بچے ہیں۔ اتنے اساتذہ ہیں۔ اتنے دیگر اخراجات ہیں۔ کفالت اور ضرورتیں پوری کرنا معاشرے کے مخیّر حضرات کا فرض ہے۔ اس سے مخیّر حضرات نیکی میں شریک ہو جاتے ہیں۔ خدا انھیں اجر دیتا ہے۔ جو بات نہیں بتائی جاتی، یہ ہے کہ بچے معذور نہیں ہیں۔ ان کے والدین معذور نہیں ہیں۔ جنھوں نے ان بچوں کو جنا ہے ان کی ذمہ داری ختم نہیں ہوگئی۔ بچے نیکی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں یا والدین انھیں نیکی کی تعلیم دلانا چاہتے ہیں تو یہ ان کی صوابدید یا ان کے لیے ہے۔ اساتذہ اگر پڑھا رہے ہیں کہ نیکی کا کام ہے تو نیکی ان کے لیے ہے۔ اس کا معاوضہ معاشرے کے افراد سے لینا معیوب ہے یا یہ کہ بچے کم پیدا کرنا گناہ نہیں۔ الغرض نیکی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ذمہ داری معاشرے پر ڈال دی جاتی ہے۔ مقتدر اور پنڈت یا پادری یا مولوی دونوں مطمئن ہو جاتے ہیں۔ معاشرے کے لوگ اس بوجھ کو بخوشی اٹھا لیتے ہیں چونکہ وہ کم علم ہوتے ہیں۔ وہ مدرسہ کو اس سوچ کے ساتھ پالنے لگتے ہیں کہ کمائی میں ناجائز کاری سے جو گناہ ہوتا ہے اس کا ازالہ نیکی میں شرکت سے ہو جاتا ہے۔ یوں نیکی میں شرکت ناجائز کاری کا رستہ بن جاتی ہے۔ پنڈت' پادری یا مولوی انھیں باور اسی طرح کراتا ہے۔ پنڈت' پادری یا مولوی انھیں ناجائز کمائی سے منع نہیں کرتا، نہ سمجھاتا ہے کہ نیکی جائز کمائی سے معذور کی مدد کرنا ہے یا جائز کمائی سے حقیقی ضرورت مندوں کی وقتی ضرورت پوری کرنے میں ان سے تعاون کرنا ہے۔ غیر معذور یا صحت مند افراد کو معذور بنا دینا نیکی نہیں بلکہ دوہرا گناہ اور جرم ہے۔ سماج سے کھانے کا حق سماج کی فکر کرنے 'سوچنے' کام کرنے والوں اور معذوروں کا ہے۔

مدرسہ بچوں کو صرف غیر ذمہ دار نہیں بناتا، یہ بھی پڑھاتا ہے کہ دنیا میں صرف وہ صحیح راستہ پر ہیں۔ دوسرے عقیدہ' فرقہ' مذہب یا نظریہ کے لوگ بھٹکے ہوئے ہیں۔ وہ انھیں سختی سے سمجھاتا ہے کہ ان کے ذہن ابھی کچے ہیں۔ انھیں دوسرے عقیدہ، فرقہ، مذہب یا نظریہ کی کتابیں پڑھنا چاہئیں نہ ان کی باتوں پر دھیان دینا چاہیے ورنہ بھٹک سکتے ہیں۔ وہ سماجی تعلیمی اداروں کے طالبعلموں کے بارے میں ان کے ذہن میں بات ڈالتا ہے کہ وہ دنیا دار ہیں۔ دنیا عارضی ہے۔ اخبارات، ٹی وی، انٹرنیٹ بچوں کے سامنے واہیات قرار پاتے ہیں۔ یہ صرف بچوں کا قصور نہیں رہ جاتا جب وہ بڑے ہو کر پنڈت' پادری یا مولوی بنتے ہیں اور کم علم اور متعصب ہوتے ہیں۔ کم علمی اور تعصب جب عملی زندگی میں ڈھلتے ہیں تو اس سے خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اگر یہی پنڈت، پادری، مولوی زیادہ ہو جائیں تو......؟ کیا اس امر کا امکان پیدا نہیں ہوتا کہ وہ سماج کے آگے بڑھنے میں رکاوٹ ڈالیں گے؟

☆☆☆

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پادری سے مکالمہ

طالبعلم: یورپ میں پوپ کا اقتدار ختم ہونے سے کیا فرق پڑا ہے؟

پادری: پوپ کا اقتدار ختم ہونے سے نئی طرز کا اقتدار سامنے آیا ہے۔ یہ طرز اقتدار کسی کے ذاتی عقیدہ، فرقہ، مذہب یا ذاتی نظریہ کی بنیاد پر نہیں، بلکہ اجتماعیت کی بنیاد پر ہے۔ اس میں سب کے لیے برابر گنجائش ہے۔ کسی کی برتری نہیں۔ کوئی کسی کو ملیامیٹ نہیں کر سکتا۔ ہر کسی کو اپنے ذاتی عقیدہ، فرقہ، مذہب یا ذاتی نظریہ کے ساتھ جینے، رہنے اور اس کی تعلیم دینے کا حق ہے لیکن کوئی کسی پر کچھ ٹھونس نہیں سکتا۔ درحقیقت اس طرز اقتدار میں مقتدر یا ریاست نے کسی انسان کے ذاتی عقیدہ، فرقہ، مذہب یا ذاتی نظریہ کو اس کی ذات کا یا اس کے خدا یا دیوتا سے اس کا معاملہ مان لیا ہے اور خود کو انسانوں کے اجتماعی مفاد، سہولتوں اور بہتر زندگی کی کاوشوں کے لیے مختص کیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ یورپ میں فرقہ واریت ختم ہوئی ہے، ترقی ہوئی ہے اور پھر اس ترقی اور رہنمائی سے دوسرے خطوں اور علاقوں میں بھی ترقی کی راہیں کھلی ہیں۔

طالبعلم: عیسائیت کی تعلیم و ترویج میں کوئی رکاوٹ نہیں آئی؟

پادری: نہیں۔ اس لیے کہ مذہب کو ختم کرنا نئے مقتدروں کا مقصد نہیں تھا۔ دوسرے لفظوں میں لوگوں نے یہ سمجھا کہ کلیسا سے اقتدار بہتر طور پر نہیں چلایا جا رہا۔ عیسائیت یا پوپ میں کوئی، یا دونوں ہی ترقی میں رکاوٹ سمجھے جا رہے تھے تو انھوں نے اقتدار خود سنبھال لیا۔ مذہب اور پوپ کا اقتدار ختم ہو گیا۔ اب مذہب ہر کسی کا ذاتی معاملہ طے پایا ہے۔ اس کے باوجود نئے مقتدروں کے اقدامات سے صرف سماجی ترقی نہیں ہوئی۔ مذہب کے لیے بھی سہولتیں پیدا ہوئی ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی سے تبلیغ و تدریس آسان ہو گئی ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ پوپ کے دور میں اس قدر عیسائیت کی تبلیغ و تدریس نہیں ہوئی جس قدر نئے مقتدروں کے دور میں ہوئی تو غلط نہ ہوگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختصراً نئے مقتدر زیادہ باصلاحیت ثابت ہوئے۔

طالبعلم: کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ پوپ کا اقتدار عیسائیت کی عظمت کی علامت تھا؟

پادری: یہ کہا جاسکتا ہے، لیکن صحیح یہ کہنا ہے کہ اقتدار سے پوپ کے عہدہ کی زیادہ عظمت تھی جس میں اب کمی آئی ہے۔ ویسے اب بھی پوپ کا احترام ہے۔ اسے وسائل ملتے ہیں۔ لوگ اس سے مذہبی معاملات میں رہنمائی لیتے ہیں۔ پوپ حکومت کو تجاویز دے سکتا ہے۔ بس حکم نہیں چلا سکتا۔ حکومتی معاملات اس کی دسترس سے باہر ہو گئے ہیں۔ میرا خیال ہے، نئے طرزِ اقتدار سے امن بحال ہوا ہے۔ مذہب کی تبلیغ میں فرق نہیں پڑا۔ ترقی ہوئی ہے تو اسے مستحسن کہنا چاہیے۔

طالبعلم: کیا آپ بالکل نہیں چاہتے کہ پوپ کا یورپ میں دوبارہ اقتدار قائم ہو؟

پادری: بالکل نہیں چاہتا چونکہ اس کی افادیت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بالفرض ایسا ہوتا ہے تو آپ کے علم میں ہی ہے پاکستان جیسے ملکوں میں عیسائیوں اور دوسرے غیر مسلموں پر کیا اثرات پڑیں گے؟

طالبعلم: جب پاکستان جیسے ملکوں میں مولوی اسلامی نظام کا مطالبہ کرتے ہیں، مظاہرے کرتے ہیں تو غیر مسلم کیا اثر لیتے ہیں؟

پادری: خوف ہوتا ہے کہ کسی وقت کچھ بھی ہوسکتا ہے۔ اگر یہ خوف نہ ہو اور غیر مسلموں کو مذہبی آزادی ہو اور ترقی کے مواقع ملیں تو انھیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ وہاں نظام کیا ہوتا ہے۔ انھیں اقتدار میں حصہ کی بھی پروا نہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عیسائی یا غیر مسلم مولویوں کے اقتدار کے حق میں ہیں۔ عیسائی تو خوف زدہ ہو گئے ہیں۔ مطلب یہ کہ انھیں اطمینان رہے گا۔ اس لحاظ سے مولوی بھی سوچ سکتے ہیں کہ انھیں مذہب یا عقیدہ پر عمل کرنے میں کوئی رکاوٹ تو نہیں۔ بس اسے اقتدار کی جنگ ہی میں کہوں گا جیسی کہ یورپ میں کلیسا نے ہاری ہے۔

طالبعلم: مسلمانوں، عیسائیوں اور یہودیوں کا باہمی تعلق غیر اہل کتاب کی نسبت زیادہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے پاکستان جیسے ملکوں میں عیسائیوں کو کیا فائدہ پہنچا ہے؟

پادری: (سوچتے ہوئے) ایسی کوئی چیز عملاً میرے سامنے نہیں ہے۔

طالبعلم: آپ نے کبھی کسی پاکستانی مولوی سے ذکر کیا کہ پاکستان میں عیسائیوں اور دوسرے غیر مسلموں سے بدسلوکی یورپ و امریکہ وغیرہ میں مقیم مسلمانوں سے بدسلوکی کا جواز بھی بنائی جا سکتی ہے۔ وہاں کے عیسائی مشتعل بھی ہو سکتے ہیں۔ مولوی یورپ و امریکہ میں مقیم مسلمانوں کے بارے میں کیوں نہیں سوچتے؟

پادری: سچی بات یہ ہے کہ مولوی ہو یا پادری، ساتھ والے مولوی یا پادری کے بارے میں بھی نہیں سوچتا۔ وہ سوچتا ہے تو اپنے مفاد کے بارے میں۔ حقیقتاً مذہب انسان کا ذاتی معاملہ ہے۔ حکومت یا ریاست کو انسان کے ذاتی معاملہ سے تعلق ہونا ہی نہیں چاہیے بلکہ اجتماعی مفاد کو مدِ نظر رکھنا چاہیے۔

طالبعلم: کیا آپ جذباتی تو نہیں ہیں؟

پادری: میں پادری ہوں۔ سچ بھی بولنا چاہیے۔

☆☆☆

انتہائی وسیع و عریض زمین، پہاڑ، جنگل، صحرا، سمندر، آسماں، سورج، چاند، تارے، بادل، بارش، اولے، بجلی، ہوا، طوفان، دریا، ندی نالے، کیڑے مکوڑے، پرندے، پھلدار اور بغیر پھل درخت، پانی کے اندر باہر انتہائی خوبصورت، بھدے اور خطرناک جانور، دھوپ چھاؤں، گرمی سردی، دن رات کیسے بنے؟ کسی نے بنائے یا خود بخود بن گئے؟ کیا یہ سب خود بخود بن سکتا ہے؟ نہیں تو پھر کون ہے، کس نے یہ سب بنایا ہے؟ کون یہ سب کر رہا ہے، دن رات کو پلٹ پلٹ کر لا رہا ہے، موسموں کو بدل رہا ہے؟ انسان مر کیوں جاتا ہے؟ انسان زندہ بچا کیوں نہیں رہ سکتا؟ انسان جو مر جاتا ہے، جانور کھا جاتے ہیں، مٹی میں مل جاتا ہے، سوتے میں کیسے نظر آ جاتا ہے؟ کیا وہ پھر کہیں سے، روپ دھار لیتا اور جی اٹھتا ہے؟ انسان سوتے میں کبھی کبھی خود کو جاگتے کی طرح چلتا پھرتا کام کاج کرتا کیونکر دیکھتا ہے؟ یہ کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کارستان ہے؟ کیا یہ سب کرنے والا ایک ہے یا بہت سے ہیں؟ یہ تاریخ ہے، اس قسم کے سوالات انسانوں کے ذہنوں میں مختلف علاقوں میں پیدا ہوتے رہے ہیں اور وہ خود ہی ان کے جوابات دینے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اب بھی انسانوں کے ذہنوں میں سوال ابھرتے اور انسان ہی جواب دیتے ہیں۔ انسانوں نے ہی مظاہرِ فطرت کو دیوتا و دیوی قرار دیا۔ مختلف کاموں کو مختلف دیوتاؤں و دیویوں سے منسوب کیا اور پھر انسان خود ہی ان دیوتاؤں و دیویوں کے آگے جھکتے یا اپنے انداز سے پوجا پاٹ کرتے اور چڑھاوے چڑھاتے آ رہے ہیں۔ دیوتاؤں و دیویوں کے بت بنا کر ان کی بھی پوجا کی جاتی رہی۔ بعض انسان دیوتا و دیوی اور پوجا پاٹ کے نظریے سے لاتعلق بھی رہے۔

انسانی ارتقا میں فکر و فلسفہ اور منطق کا ابتدائی دور کہا جا سکتا ہے جس میں پیغمبر ہوئے جن کے پیروکار ہیں۔ تب آبادی بڑھنے کے بعد انسان باقاعدہ زمین آباد کر چکا تھا۔ ریاست وجود میں آ چکی تھی۔ حکمران تھے جن کا رعب و دبدبہ تھا۔ فلسفی و دانشور تھے جو بادشاہ کو مشورے دیتے، عوام کے ذریعے طاقتور یا بادشاہ بننا اور معاشرے میں بہتری لانا چاہتے تھے۔ دیوتاؤں و دیویوں پر سوالات ہوتے تھے، آیا وہ کوئی نفع و نقصان پہنچا سکتے تھے یا نہیں؟ دیوتاؤں و دیویوں کی تائید و تردید کا عمل جاری تھا کہ پیغمبر نے، جس کا پہلے کسی کو علم نہیں تھا، جو انسانوں میں انسانوں کی طرح پیدا ہوا اور پلا بڑھا، بتانا شروع کیا: دیوتا یا خدا ایک ہے۔ وہ پیغمبر ہے۔ خدا نے یہ سب کچھ بنایا ہے۔ وہی یہ نظام چلا رہا ہے۔ دن رات کو پلٹ پلٹ کر لا رہا ہے۔ یہ اس کی نشانیاں ہیں۔ خدا کے پاس فرشتے ہیں جن کے ذریعے وہ یہ سب کام کرتا ہے۔ اسے خدا کی طرف سے فرشتے کے ذریعے وحی (ہدایت) آتی ہے۔ فرشتے تم نہیں دیکھ سکتے۔ دیوتا یا خدا وہ نہیں جو نظر آتا ہے۔ خدا بہت ہی اوپر آسمان پر ہے۔ آسمان ایک سے زیادہ ہیں۔ خدا کے پاس جنت ہے اور جہنم بھی۔ انسان مرنے کے بعد جیتا ہے۔ مرنے کے بعد اس کو جنت ملے گی جو خدا اور اس کے پیغمبر کی یعنی اس کی بات مانے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے جو اس کی بات نہیں مانے گا۔ جنت بڑی خوشگوار ہے اور جہنم بڑا دردناک۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا ہر چیز پر قادر ہے اور عادل ہے، مگر وہ معاف کر سکتا ہے۔ تم بھٹکے ہو۔ راہِ راست پر آجاؤ۔ خدا معاف کر دے گا۔ خدا کی عبادت کرو۔

پیغمبر نے عبادات کے قدرے نئے طریقے بتائے۔ سادگی و صفائی پر زور دیا۔ کچھ چیزیں حلال اور کچھ حرام، کچھ جائز اور کچھ ناجائز قرار دیں۔ اخلاقیات و قوانین دیے، جن سے انسانی زندگی اور معاشرہ میں نسبتاً بہتری آتی اور آخرت میں خوشگوار زندگی کی امید بندھتی، لیکن پیغمبر کو پیغمبر نہیں مانا، یا بہت کم مانا گیا۔ وحی پر سوالات کیے گئے۔ مذاق اڑایا گیا۔ تکلیف دی گئی۔ حتیٰ کہ پیغمبر کو جان سے مار دیا گیا۔ کسی پیغمبر کو علاقہ چھوڑنے پر مجبور کیا گیا۔ کہا گیا کہ پیغمبری اقتدار حاصل کرنے کا 'فلسفہ' ہے۔ جعلی پیغمبر نمودار ہوئے۔ لوگوں کو فرق کرنے میں مشکل پیش آئی۔ حقیقی اور جعلی پیغمبر اپنے اپنے حامیوں کے ہمراہ باہم لڑے۔ پیغمبر مختلف اوقات اور مختلف علاقوں میں ہوئے۔ مختلف حالات پیش آئے۔ پیغمبروں نے جہاد کیے اور غلبہ پاکر احکاماتِ صالحہ (شرعی) کا نفاذ کرنے کی کوشش کی یا نفاذ کیا۔ حالات کے مطابق اخلاقیات اور قوانین شرعی میں فرق ہوا۔

خدا یا خداؤں یا دیوتاؤں کے بارے میں انسانوں کے تصورات' عقائد اور عبادت کے طریقوں میں فرق کیوں ہے؟ کیا واقعی خدا ہے اور پیغمبروں نے وحی کے ذریعے انسانوں کی رہنمائی فرمائی؟ یا پیغمبروں نے زمینی حالات کے مطابق حتی المقدور اقتدار کی کوشش کی اور استحصال کیا؟ اگر انسان مختلف عقائد اور نظریات سے جڑے ہیں تو ان کا باہم رویہ کیسا ہونا چاہیے، خصوصاً جب سائنس، ٹیکنالوجی اور آمد و رفت کے ذرائع نے انسانوں میں فاصلے کم کر دیئے ہیں؟ انسان ان باتوں پر غور کر رہے ہیں۔

■ ■ ■

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 2

تبدیلی

پنڈتوں، پادریوں، مولویوں نے جو بات اب تک نہیں مانی یا بہت دیر بعد مان پائے، یہ ہے کہ پیغمبر معاشرے کا فرد ہوتا تھا، معاشرے کے مزاج' روایات اور مسائل سے واقف ہوتا تھا۔ پیغمبر کے مانے جانے یا غلبہ کا مقصد، معاشرے کے اجتماعی مفاد کا نقصان نہیں تھا۔ پیغمبر معاشرے کی بہتری چاہتا تھا۔ پیغمبر کا کردار اور صلاحیتیں افرادِ معاشرہ کے سامنے ہوتی تھیں۔ پیغمبر غور و فکر کے بعد رائے قائم کرتا یا کہتا تھا۔ وحی حالات کے مطابق ہوتی تھی۔ پیغمبر کے کہے پر عمل نسبتاً آسان تھا۔ اس کے باوجود پیغمبر کو بہت کم لوگوں نے مانا۔ پیغمبر کو شدید قسم کے اختلافِ رائے کا سامنا کرنا پڑا۔ اقتدار پسند کہا گیا۔ ماننے والے پیغمبر کو رائے دیتے رہے۔ پیغمبر رائے لیتے رہے۔ کئی بار پیغمبر اپنی رائے تبدیل بھی کر لیتے رہے۔ پیغمبر نے ایک وقت میں ایک بات کہی، دوسرے وقت میں دوسری کہہ دی، اس کے باوجود پیغمبر رہا۔ ایک پیغمبر کے بعد دوسرے پیغمبر کے ظہور کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ پہلے پیغمبر کے بعد حالات تبدیل ہو جاتے تھے یا حالات مختلف ہوتے تھے۔ مختلف غور و فکر' مختلف آراء' مختلف جدوجہد یا مختلف فیصلوں کی گنجائش ہوتی تھی۔

اگر ایک پیغمبر نہ رہتا، حالات کو من وعن اسی جگہ روک لیا جاتا، تبدیلی نہ آنے دی جاتی۔ کوئی ایجاد نہ ہوتی۔ لوگوں کا علم تھم رہتا۔ تب بھی معاملات کو چلانے اور فیصلوں کے لیے ایک ایسی شخصیت کی ضرورت ہوتی جسے دوسرے پیغمبر کی طرح ہی سمجھتے۔ وہ شخصیت اگر پیغمبر کے احکامات پر عمل کراتی، تب امکان تھا کہ عمل جاری رہتا۔ کیا بالکل پہلے کی طرح؟ یہ پھر بھی سوال رہتا، اس لیے کہ ہر شخصیت کی اپنی نفسیات ہوتی ہے اور اپنا مزاج ہوتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغمبر کے بعد کسی پنڈت، پادری، مولوی نے حالات میں تبدیلی کو نہیں روکا۔ کسی نے بھی نہیں روکا۔ حالات میں تبدیلی کو روکا نہیں جا سکتا۔ پیغمبر کے بعد کوئی ایسی شخصیت بھی نہیں ہوئی جسے پیغمبر کی طرح سمجھا جاتا۔ پیروکاروں نے کسی کو منتخب کیا یا کوئی زبردستی سربراہ بنا۔ کردار اور متاثر کرنے کا پلڑا بالکل ہلکا رہ گیا۔ پیغمبر کا طریق مختلف تھا۔ پیغمبر کو کسی نے منتخب کیا نہ وہ زبردستی پیغمبر بنا۔ پیغمبر سے جو متاثر ہوا۔ وہ اسے پیغمبر مانتا۔ پیغمبر کے بعد جو بھی کوئی ہوتا اسے اس لحاظ سے زیادہ تنقید کا سامنا کرنا پڑتا۔ اس کے لیے ضروری ہوتا کہ وہ پیغمبر کے احکامات پر خود بھی عمل کرتا اور دوسروں سے بھی کراتا۔ یہ قریباً ناممکن کام ہوتا۔

پیغمبر کے بعد کتنا عرصہ پیغمبر کے احکامات کا تکلف رہا اور پھر طاقتور نے بلا تکلف اقتدار حاصل کیا؟ حامی، کتنا عرصہ ڈٹے کہ وہ پیغمبر کے احکامات نافذ کیے جانے تک مقتدر کی اطاعت قبول نہیں کرتے، مدرسے بنانے میں مراعات نہیں لیتے یا فتوے کی حد تک اقتدار میں شریک نہیں ہوتے؟ بہت کم ہوتا ہے کہ آپ کسی کو کردار سے متاثر کر کے اطاعت پر مجبور کر دیں۔ طاقتوروں نے پیغمبری احکامات کے حامیوں سے بھلائی برتی کہ انھیں مدرسہ کے لیے مراعات دیں اور فتویٰ کی حد تک اقتدار و اختیار میں شریک کر لیا۔ یہ اقتدار کی بقا، تسلسل اور امن کے لیے بھی مناسب تھا، لیکن پھر عوام کو ان 'دو' حلقوں کا خوب استحصال سہنا پڑا۔ حامی، پیغمبر کے احکامات کی نئی نئی تعبیر و تشریحات کر کے مقتدر کے اقتدار کو صحیح قرار دیتے اور بدلے میں مقتدر سے انعامات و مراعات سمیٹتے۔ تیرہویں صدی کے آغاز تک پیغمبر کے احکامات کی اتنی تعبیر و تشریحات اور تضادات سامنے آ چکے تھے کہ عام آدمی کو بھی سمجھ آنے لگی۔ پنڈت، پادری مولوی قدرتاً ایجادات کے مخالف ہوتے ہیں۔ خاص طور پر یورپ کے عیسائی عوام نے بادشاہ اور پیغمبری احکامات کے حامی پادری کے خلاف لڑائی میں پہل کی۔ وہ عرصہ سے استحصال کا شکار ہو رہے تھے۔ ایک طویل لڑائی میں بادشاہ و پادری کو شکست ہوئی اور جمہوری نظام تشکیل پایا۔ یورپ سے پھر یہ نظام تمام مغربی اور دنیا کے دوسرے ملکوں کے عوام نے سمجھا اور قائم کیا۔ مسلمان عوام اس قدر باشعور نہیں تھے کہ جمہوری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظام قائم کرتے۔

☆☆☆

مسلم عوام کی جمہوری عمل میں پسماندگی کا بظاہر بڑا سبب یہی بنا کہ پیغمبر اسلام کی وفات کو بہت عرصہ نہیں گزرا، بنیادی اور اصل وجہ یہ ہوئی کہ خطہ عرب میں فکر و فلسفہ یا تعلیم و مکالمہ کبھی نہیں رہا جیسا دوسرے خطوں خصوصاً یورپ میں رہا۔ طالیس مائیلین' انا کسی مینڈر' ہیری قلیتس' فیثا غورث' امپی ڈوکل' بقراط' ڈیموقریطس' سقراط' افلاطون' ارسطو سمیت کئی فلسفی تھے جنہوں نے یورپی عوام کا شعور بڑھایا۔ پیغمبرِ مسیحیت کا انصاف اور انسانی ہمدردی پر زور مبنی بر زمینی حقائق رہا۔ پیغمبرِ مسیحیت کو حکمران نے مصلوب کیا۔ امّی پیغمبر اسلامؐ، نے چھوٹے چھوٹے عرب قبائل اور آبادیوں کو فتح کیا، ریاست تشکیل دی اور قیادت سنبھالی۔ جہاد جنگ کیا۔ پیغمبر اسلامؐ نے دوسرے خطوں کے مقابل عرب میں تعلیم کی کمی شدت سے محسوس کی۔ 'علم حاصل کرو چاہے تمھیں چین (دور دراز) جانا پڑے۔' —— 'گود سے گور تک علم حاصل کرو' —— 'ا ب ت پڑھنے سے 30 نیکیاں ملتی ہیں۔' پیغمبر اسلامؐ کے دور میں عرب میں تعلیم کی کیا صورتحال رہی یا مزید کیا بہتری آئی؟ بعد میں پیغمبر اسلامؐ کے مقتدر ساتھیوں نے جہاد جنگ کے ذریعے فتوحات کیں، سرحدیں پھیلائیں، مال غنیمت، لونڈیاں اور غلام جمع کیے، مسلم عوام کو صرف جہاد جنگ کے لیے تیار کیا جاتا رہا یا تعلیمی ادارے، سکول و کالج وغیرہ بھی کھولے گئے؟ یورپ اور باقی دنیا میں پیغمبرِ مسیحیت کے بعد بھی بے شمار فلسفی اور دانشور ہوئے جنہوں نے مل جل کر آگے سائنس اور ٹیکنالوجی کو بنیاد مہیا کی، مسلمانوں میں اگر کوئی تعلیمی نظام تھا تو کس قسم کی تعلیم دی جاتی تھی؟

بظاہر مسلمان مقتدروں نے سرحدیں پھیلانے سے پہلے، عرب میں فکر و فلسفہ یا تعلیم کی زیادہ ضرورت محسوس نہیں کی۔ اسی طرح کسی علاقہ یا خطہ کو فتح کیا جہاں کچھ فکر و فلسفہ تھا یا تعلیم و مکالمہ کا رجحان تھا تو اس کی حوصلہ افزائی نہیں کی۔ جنگجوئی کی حوصلہ افزائی کی گئی جس سے وہاں بھی جنگجوئی در آئی۔ جہاد جنگ کی تیاریوں اور فتوحات نے مسلمان مقتدروں کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے فکر و فلسفہ یا تعلیم کی اہمیت عملاً گھٹا دی تھی۔ مسلم عوام کو بتایا جاتا: پیغمبر اسلامؐ نے زندگی کا مکمل نمونہ پیش کر دیا ہے۔ مسلمانوں نے جہاد جنگ کے ذریعے پوری دنیا پر حکومت کرنی اور اسلامی نظام نافذ کرنا ہے۔ جہاد جنگ کا اجر حساب کتاب کے بغیر جنت ہے۔ اگر مسلمان مقتدر یا بادشاہ میں خامی ہے تو اس سے درگزر کرنا چاہیے۔ مسلمان مسلمان کے خلاف جہاد نہیں کرتا۔ مسلم عوام کو جو بات اہم نہیں بتائی گئی، یہ تھی کہ پیغمبر اسلامؐ نے تعلیم کی بھی بہت اہمیت اور ضرورت بیان فرمائی تھی۔ عرب ریاست کی تشکیل کے جلد بعد پیغمبر اسلامؐ رحلت فرما گئے تھے۔

یہ تعلیم تھی، جس نے یورپی عیسائی عوام کو اس قابل بنایا کہ انھوں نے اصولوں کو جانا۔ اصولوں سے انحراف کو جانا۔ پادری اور بادشاہ کے بیانات' تعلیم اور کردار پر نظر رکھی۔ تضادات کا حساب رکھا۔ بادشاہ اور پادری کے مفادات کو سمجھا۔ اپنے استحصال کو محسوس کیا اور سب سے بڑھ کر پادری کی قیادت کے بغیر جنت جانے کے امکان پر اکتفا، یا جنت پر شبہ کیا۔

مسلم عوام کی تعلیمی بنیاد ہوتی، ان کا شعور بیدار ہوتا تو وہ یورپی اور دوسری دنیا کے تجربات سے فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ مولوی کے اس بیان کو نظر انداز کر سکتے تھے کہ عیسائی اور دوسرے، پیغمبر کی سیاسی رہنمائی سے محروم رہے۔ پیغمبر اسلامؐ نے مسلمانوں کی سیاسی رہنمائی کی۔ اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اسلام اور سیاست الگ الگ نہیں۔ مسلم عوام پیغمبروں و مذاہب کو درجہ بندی میں دیکھنے لگے۔ ان میں اتنی اہلیت نہیں تھی کہ مقتدر اور مولوی کے تضادات، ان کے باہمی مفادات اور اپنے استحصال کو سمجھتے اور پھر کوئی بڑا فیصلہ کرتے۔

مغربیوں نے جمہوری نظام قائم کرنے کے بعد سائنس اور ٹیکنالوجی پر توجہ دی۔ سہولیات زندگی کی چیزوں کے ساتھ دفاعی سامان تیار کیا۔ مسلم سلطنتوں کو شکستیں دینے، قبضے کرنے اور تقسیم کر کے کمزور بادشاہتیں اور نیم جمہوری ریاستیں بنانے کے بعد آزادی دی۔ مسلمان مقتدروں کا غرور ختم کر کے اصلاح کا موقع دیا۔ پیغمبر اسلام آخری پیغمبر ہیں، پیغمبر اسلامؐ کی شریعت کا ایک منفرد اور اہم پہلو جہاد جنگ اور غلبہ ہے جس پر پیغمبر اسلامؐ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد مسلمانوں نے نسبتاً زیادہ عمل کیا ہے۔ مسلمان ایک عرصہ تک فاتح و غالب سمجھے جاتے رہے ہیں۔ مغربیوں نے فکر و فلسفہ اور سائنس و ٹیکنالوجی سے مدد لے کر مسلمانوں کو مغلوب کیا ہے۔ اب مسلمان علمی، فکری، سائنسی، سماجی، سیاسی، معاشی، دفاعی الغرض ہر میدان میں مغربیوں کی بالادستی تسلیم کر چکے ہیں اور ان سے ہمدردی و تعاون کے طالب رہتے ہیں۔ اگر مسلمان تعلیم اور جمہوریت کی طرف آتے ہیں، سائنس و ٹیکنالوجی پر توجہ دیتے ہیں تو پیغمبر اسلامؐ کی ایک نظر انداز کی گئی ہدایت یا حدیث پر عمل ہو گا۔ نیز یہ ایک بڑی اور مثبت تبدیلی مانی جا سکتی ہے۔ اس سے مسلمانوں کی نہ صرف اندرونی حالت بہتر ہو گی، عالمی برادری میں ان کا وقار بڑھے گا جو انسان دوستوں کے لیے حوصلہ افزا ہے۔

☆☆☆

کیا صورتحال کے اندازہ کے لیے یہ سوال کیا جا سکتا ہے، آیا مسلمانوں میں اس وقت کوئی بادشاہ یا مقتدر ایسا ہے جو جہاد جنگ کے ذریعے غیر مسلموں کی ریاست پر غلبہ پانے اور اسلامی نام سے کوئی نظام لانے کے لیے کوشاں ہے؟ کیا مسلمانوں کے اندر، کوئی ایسی ریاست ہے جہاں ماضی کی طرح لشکر کشی یا جنگ کے ذریعے، بادشاہ بننے کی کوشش ہو رہی ہے؟ کوئی ایسا علاقہ یا تنظیم ہے جو تعلیم اور جمہوریت میں کشش محسوس نہیں کرتی اور ان کے اثرات سے بچی ہوئی ہے؟ اس آخری سوال کے جواب میں کمزور سی 'ہاں' مل سکتی ہے لیکن یہ کمزور سی ہاں کمزور سی تنظیم یا کسی کم اہم علاقہ کے لیے ہی ہماری رہنمائی کر سکے گی جس کا وجود ہمارے زیادہ ذکر کا مستحق نہیں ہے۔

درحقیقت گرد و پیش کے حالات اور دباؤ نے مسلم عوام کی آنکھیں کھولی ہیں۔ اب انھیں سمجھ آ رہی ہے۔ جن کو وہ پیرو سمجھتے رہے ہیں، ان سے بڑی فاش غلطیاں ہوئی ہیں۔ غلبہ اور جہاد جنگ کا مقصد انسانوں کی بہتری سے ہٹ کر یا صرف شان و شوکت نہیں تھا۔ پیغمبر اسلامؐ نے تعلیم پر زور دیا تھا۔ (اب ت پڑھنے سے 30 نیکیاں ملنے سے مراد یہ بھی تھی کہ عرب تعلیم کی طرف راغب ہوتے۔ پیغمبر اسلامؐ کی طرف سے انسانی بہتری اور تعلیم پر زور کو نظر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انداز کیے جانے کا نتیجہ ہے کہ پیغمبر اسلام کا نظام نافذ کرنے کے داعی، مذہبی سرکردہ یا مولوی سائنس وٹیکنالوجی سے نابلد ہیں۔ کوئی مذہبی سرکردہ علمی، فکری، سماجی، سیاسی، معاشی، سائنسی میدان میں تحقیق یا ایجاد پیش نہیں کرسکتا۔ مولویوں نے مدرسوں اور مسجدوں کو ذریعہ معاش بنایا اور عام مسلمانوں کو آپس میں لڑایا ہے۔ یہ عام مسلمانوں کی آنکھیں کھلنے اور شعور کا نتیجہ ہے کہ مسلمان بادشاہتوں میں رویے تبدیل ہورہے ہیں۔ نیم جمہوری ملکوں میں نیم جمہوری ادارے مزید جمہوری ہورہے ہیں۔ نوجوان جمہوری سیاست میں ابھر رہے ہیں۔ مذہبی تنظیمیں، جن مسلمان ملکوں کے آئین کم جمہوری ہیں، اسلامی نظام لانے کی داعی ہیں اور انتخابات میں حصہ لے رہی ہیں۔ مذہبی تنظیمیں دعویٰ کررہی ہیں کہ اسلامی نظام میں جمہوریت ہے۔ انھوں نے 'اسلامی جمہوریت' کی اصطلاح اختراع کی ہے۔ مذہبی تنظیمیں ملکی جمہوری یا نیم جمہوری آئین کے تحت رجسٹرڈ ہیں، ان کے ڈھانچوں میں اور اندر محدود سطح پر جمہوریت ہے۔

یہی نہیں، مسلمانوں کی تعلیم کی طرف پیش قدمی میں مضبوطی آرہی ہے۔ مسلمان غیر مسلموں کی تیار اشیائے ضروریہ استعمال کررہے ہیں۔ مسلمانوں کی غیر مسلموں سے بیگانگی کم ہورہی ہے۔ مسلمان غیر مسلموں سا طرزِ زندگی، رہائش، لباس، خوراک، اخلاقیات اپنا رہے ہیں، بہت سے مسلمان مسلم ملکوں کو چھوڑ کر غیر مسلم ملکوں میں جا بس رہے ہیں، مزید بہت سے غیر مسلم ملکوں میں جانے اور بسنے کے مواقع چاہ رہے ہیں، جہاں سیاست کو عقیدہ، فرقہ، مذہب یا نظریہ سے الگ کیا گیا ہے، جہاں عقیدہ، فرقہ، مذہب یا نظریہ انسان کا ذاتی یا خدا سے معاملہ ہے ریاست کو سروکار نہیں، جہاں ریاست بلا تفریق عقیدہ، فرقہ، مذہب، نظریہ، رنگ، نسل، زبان تمام شہری انسانوں کا برابر خیال رکھتی اور سرپرستی کرتی ہے، جہاں انصاف نظر آتا ہے، جہاں جمہوریت ہے، جہاں سہولیات ہیں، خوشحالی ہے، امن ہے اور ترقی کے مواقع ہیں۔

سب اچھا نہیں ہے، مسلمانوں میں فکری و تحقیقی تعلیم کی کمی ہے۔ مسلمانوں کو جمہوریت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح طور پر سمجھنے اور رویے جمہوری بنانے میں کافی وقت لگ سکتا ہے۔ مسلم بادشاہتوں میں بادشاہوں کے پاس وسیع اختیارات ہیں، کوئی ادارہ روک ٹوک کے لیے نہیں۔ نیم جمہوری ملکوں میں بعض مولوی اسلامی نظام لانے کے لیے جہاد کی سوچ پر مبنی کارروائیوں میں مصروف ہیں اور مخالف فرقوں' مذہبی اقلیتوں اور دوسرے ملکوں کے عوام کو نشانہ بنایا جاتا ہے، فرقی و مسلکی مدرسے بے شمار اور چندے پر ہیں، عام آدمی مولویوں' مدرسوں اور قابلِ کار، مفت بر مدرسہ طالبعلموں کو معیشت پر بڑا بوجھ اور مسئلہ سمجھنے کی بجائے سرمایہ کاروں، صنعتکاروں، تاجروں، نیم جمہوری سیاستدانوں، زمینداروں پر تنقید کرتا رہتا ہے جو نسبتاً تعمیری کاموں میں مصروف ہیں۔ مولوی کہتے رہتے ہیں: مسلمانوں کی ذلت اسلام سے دوری کے سبب ہے۔ جب مسلمان اسلام پر قائم رہے سربلند تھے۔ جہاد چھوڑنا مسلمانوں کا اصل زوال ہے۔ مجرمانہ ذہن جرنیل بار بار اقتدار پر قبضے کر لیتے ہیں۔ عوام میں بہت سے مولویوں کو جنت کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

■ ■ ■

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 3

جنت

کیا انسان کی زندگی کا مقصد جنت کا حصول ہے؟ کیا انسان کی زندگی جنت کی جدوجہد میں گزرنی چاہیے؟ کیا یہ طے ہو گیا ہے، خدا کتنے اور جنتیں کتنی ہیں؟

کیا پنڈت، پادری یا مولوی جنت میں لے جا سکتا ہے؟ کیا پنڈت، پادری یا مولوی مخلص ہو سکتا ہے؟ مقدس کتابیں موجود ہیں، ان کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کر دینا کافی تھا۔ اگر ترجمہ کافی نہیں تھا، چند لوگ بیٹھ کر متفقہ تشریح کر سکتے تھے۔ اگر پھر بھی کام نہیں چلتا، لوگوں کی آسانی کے لیے سادہ زبان میں 'جنت جانے کا طریقہ' ایسی کتاب لکھی جا سکتی تھی۔ اگر عوام میں بہت زیادہ انپڑھ ہیں تو زور اس بات پر دیا جا سکتا تھا کہ عوام کو تعلیم مفت اور لازمی دی جاتی۔

کیا پنڈت، پادری یا مولوی کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو وہ اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے تاکہ عوام اس کے پیچھے پیچھے رہیں اور اس کا معاش چلتا رہے؟ جنت جانے کے لیے کیا کیا جا سکتا ہے؟ یہ جنت جانے کے ہر خواہشمند کو خود سوچنا چاہیے! خدا کو انسانیت کی خدمت سے زیادہ کیا پسند ہو سکتا ہے؟ یہ بھی سوال ہے کہ پنڈت، پادری یا مولوی عوام کو کیوں نہیں بتاتا کہ خود عبادت و قیادت کریں، اس کی ضرورت نہیں، اس کا وجود خاص نہیں ہے؟

کیا پنڈت، پادری یا مولوی عوام کی مذہبی رہنمائی بلا معاوضہ محض خدا کی رضا کے لیے کر سکتا ہے؟ کیا پنڈت، پادری یا مولوی کو پیغمبر کے نام پر پیغمبر کے احکامات میں ترمیم و تنسیخ یا اضافہ کا مجاز مانا جا سکتا ہے؟ اگر مقدس کتاب کے ترجمہ و تشریح پر اتفاق و اجتہاد نہیں ہو سکتا، مزید کس بات پر اور کیونکر اتفاق و اجتہاد کی امید کی جا سکتی ہے؟ کیا یہ غیر معقول بات ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت کا فیصلہ خدا پر رہنے دیا جائے، اپنے من کو جو عبادت لگتی ہو، کی جائے۔ نفرت ختم اور انسانیت کی بلا امتیاز خدمت کی راہ اپنائی جائے؟

فرض کریں پنڈت، پادری اور مولوی تسلیم کر لیتے ہیں کہ کسی جماعت کا قائد بھی یہ نہیں چاہتا کہ اس کے کارکن یا پیروکار تقسیم و تفریق ہوں، کسی پیغمبر نے بھی یہ نہیں چاہا کہ اسے پیغمبر ماننے والے تفرقہ میں پڑیں، خدا بھی یہ نہیں چاہتا کہ انسان تفرقہ میں پڑیں اور لڑیں؛ پنڈت، پادری، مولوی یہ بھی تسلیم کر لیتے ہیں کہ خدا کو انسانوں سے محبت ناپسند نہیں۔ خدا کمزور کی مدد کرنے سے منع نہیں کرتا؛ پنڈت، پادری، مولوی یہ بھی تسلیم کر لیتے ہیں کہ خدا محنت کرنے والے کو برا نہیں کہتا، خدا ترقی ناپسند نہیں کرتا۔ خدا صرف عبادت گاہوں کی تعمیر و زیبائش سے خوش نہیں ہو جاتا تو کیا اس سے ان کا جنت جانا خطرہ میں پڑ جائے گا؟ کیا اس سے کچھ وسائل کمزوروں، محروموں، بیماروں، ضرورت مندوں تک پہنچنے کا رستہ ہموار ہوتا ہے تو یہ نامناسب ہے؟

فرض کریں ایک بہت عالیشان عبادت گاہ تعمیر ہو رہی ہو۔ قریب ایک بھوکا دم توڑ رہا ہو۔ عبادت گاہ نے مزید تفرقہ کا کام دینا ہو اور خدا یہ سب دیکھ رہا ہو تو......؟

فرض کریں ایک بڑی عالیشان عبادت گاہ زیرِ تعمیر ہے۔ شدید سردی ہے۔ عبادت گاہ کے بند دروازے سے باہر ایک طرف کوئی غریب سردی سے ٹھٹھر تا رات کو مر جاتا ہے۔ صبح عبادت کے لیے آنے والے لاش پڑی دیکھتے اور جا کر عبادت میں مصروف ہو جاتے ہیں تو......؟

فرض کریں پنڈت، پادری، مولوی کو معلوم ہو جاتا ہے کہ عبادت گاہ کی تعمیر کے لیے جو پیسہ و سامان جمع ہو رہا ہے، کسی کے استحصال کا نتیجہ ہے۔ کسی غریب محنت کش کو مزدوری کم دی گئی ہے۔ کسی کے ساتھ فراڈ کیا گیا ہے۔ بجلی و ٹیکس چوری کیا گیا ہے۔ پنڈت، پادری، مولوی پیسہ و سامان لانے والے کے علم میں نہیں لاتا کہ وہ غلطی پر ہے تو......؟

کیا یہ غلط ہے کہ دنیا میں بے شمار عبادت گاہیں استحصال، فراڈ اور چوری کی دولت سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بی ہیں ۔ان سے مجرموں کو مزید جرائم کا حوصلہ ملتا ہے۔وہ جنت کی امید کرتے رہتے ہیں۔ پنڈت، پادری، مولوی ان کو غلط رستہ پر ڈالتے اور پھر دیکھتے رہتے ہیں۔کیا جنت کے خیال کے بغیر جنت ملنے کا امکان رہ پاتا ہے؟ کیا مثبت کردار ضائع بھی ہو جاتا ہے؟ کیا یہ نہیں ہوسکتا، پیغمبر عملوں کا دارومدار نیتوں پر سمجھتے ہوں۔ جنت ہو ہی نہ، پیغمبروں نے انسانوں اور سماج کی بہتری اور امن کے لیے حکمت عملی کے طور پر جنت کا خواب دیا ہو اور ان کے سامنے ایک ایسی دنیا کا تصور رہا ہو جہاں انسان من چاہی زندگی گزار سکے؟

☆☆☆

تعلیم و تحقیق اور مکالمہ کی ضرورت ہے۔انسان ایک آئیڈیل زندگی گزارنے کے قابل ہوسکتا ہے۔انسان کی عمر بڑھ سکتی ہے۔اس کی جنسی صلاحیت بڑھ سکتی ہے۔خوشگوار ماحول بن سکتا ہے۔ مسلمانوں کو ابھی سیاست مذہب سے الگ کرنے کا مرحلہ درپیش ہے۔ مسلمان پسماندہ ہیں۔ مسلمانوں کو تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔تعلیم و تحقیق اور مکالمہ میں اقدامات کرنے چاہئیں۔

تعلیم و تحقیق کے ذریعے انسانی کامیابیاں ان گنت ہیں۔ پنڈت، پادری، مولوی کو ڈارون کی تحقیق میں دلچسپی نہیں۔مذہبی عقیدوں میں ہے کہ خدا نے جواں سال آدمؑ وحواؑ کو زمین پر اتارا، الگ الگ، کس حالت میں؟ ننگے؟ کیا اس سے پہلے کپڑا بننے کی مشین اتاری گئی تھی؟ کپڑا موجود تھا؟ آدمؑ و حواؑ نے اپنے مبارک جسموں کو کس طرح ڈھانپا؟ کیا کسی مقدس صحیفہ یا مقدس کتاب میں کپڑا بُننے کا طریقہ کار موجود ہے؟ کیا کسی مقدس صحیفہ یا مقدس کتاب میں عمارتی سامان اور رہائش تیار کرنے کا طریقہ کار موجود ہے؟ کیا کسی مقدس صحیفہ یا مقدس کتاب میں خوراک' انواع واقسام کے کھانے اور مشروبات تیار کرنے کے بارے میں بتایا گیا ہے؟ کیا کسی مقدس صحیفہ یا مقدس کتاب میں سفری سہولت کے لیے کاروں' بسوں' ٹرینوں' بحری وہوائی جہازوں کی تیاری کا طریقہ کار بیان کیا گیا ہے؟ کیا کسی مقدس صحیفہ یا مقدس کتاب میں بیماروں کے لیے دواؤں اور علاج کا طریقہ کار موجود ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغمبروں کا لباس' رہائش' خوراک' آمد و رفت' علاج معالجہ کیسے تھے؟ کیا پیغمبروں کے پاس شدید گرمی یا شدید سردی سے بچنے کے لیے بہت نفیس آلات یا ذرائع موجود تھے؟

اگر سینکڑوں یا ہزاروں سال پہلے کا کوئی انسان یادداشت کے ساتھ آج اچانک جی اٹھے، یورپ و امریکہ دیکھے تو کیا اس مغالطہ میں نہیں پڑسکتا کہ وہ جنت میں آگیا ہے؟ آج سے سینکڑوں یا ہزاروں سال پہلے کا انسان جنت میں جن وسائل یا لوازمات کا تصور کرسکتا تھا، آج کا یورپ یا امریکہ اس سے کتنا پیچھے ہے؟ کیا آج یورپ و امریکہ میں بے شمار لوگ ایسے نہیں جو بہت خوش ہیں۔ جنھیں جنت کے لیے مرنے میں کوئی دلچسپی نہیں؟ تعلیم و تحقیق کا سفر جاری ہے اور اسے مزید تیز ہونا ہے۔ مسلمانوں نے تعلیم و تحقیق سے الگ نہیں رہنا۔ مسلمانوں نے بھی حصہ ڈالنا ہے۔ آئندہ کتنے سالوں تک انسان جنت کے لیے لڑنا یا مرنا پسند کرے گا؟

ڈاکٹر عطاالرحمٰن سائنسدانوں کی کچھ نئی کامیابیوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں جو اگرچہ جنت کے بارے میں عقیدہ کو مضبوط نہیں کرتیں، لیکن یہ معلومات ہیں۔ ڈاکٹر عطاالرحمٰن:

"امریکی صدر بل کلنٹن نے انسانی جرثومے کی ساخت کے بارے میں 2003ء میں اعلان کیا۔ یہ امریکی شعبہ توانائی اور ادارہ صحت کے بین الاقوامی پروجیکٹ US Department of Energy and the National Institute of Health کی تیرہ سالہ (1990ء تا 14 اپریل 2003ء) کاوشوں کے نتیجے میں ظہور پذیر ہوا۔ جس کی بدولت انسانی DNA میں موجود تقریباً 3 ارب 'حروف' (Molecules) کی ترتیب معلوم کرلی گئی۔ اس دریافت میں 01 کھرب ڈالر اور کافی سالوں کی محنت شامل تھی۔"[1]

"3 ارب حروف (سالمے – Molecules) انسانی جینوم میں موجود ہوتے ہیں۔ حیرت انگیز طور پر یہ ترتیب بندروں کے جینیات میں موجود ترتیب سے 99 فیصد مماثلت رکھتی ہے۔ تقریباً 2.985 ارب حروف انسانوں اور بندروں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں یکساں پائے گئے ہیں جبکہ بندروں کے جینوم میں صرف ایک فیصد فرق پایا گیا۔ بلاشبہ یہ بہت سے لوگوں کے لیے ناقابلِ یقین ہوگا کہ بندروں کی ظاہری ساخت، شکل وصورت، ہاتھوں کی بناوٹ، ذہانت، قوت گویائی سے محرومی وغیرہ جیسے فرائق بآسانی دیکھے جاسکتے ہیں۔ جینوم کا ایک حصہ دماغ کی ساخت و حجم کے لیے مختص ہوتا ہے، جبکہ دوسرے حصے جسمانی خدو خال، نشاستہ ہضم کرنے کی صلاحیت، کسی بھی اوزار کو پکڑنے کا طریقہ اور دیگر مخصوص انداز سے تعلق رکھتے ہیں۔''[2]

''ہاورڈ میڈیکل سکول میں David Sinclair اور ان کے ساتھی پودوں میں پایا جانے والا ایک ایسا مرکب حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں جو واقعی عمر بڑھنے کے عمل کو روکتا ہے۔ جب اس مرکب کو بوڑھے چوہوں پر استعمال کیا گیا تو وہ حیرت انگیز طور پر دوبارہ جوان ہوگئے، بلکہ اس مرکب کو کھانے کے بعد بوڑھے چوہوں میں کافی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ ان کی شریانیں شفاف ہوگئیں۔ دل زیادہ صحت مند اور مضبوط ہوگیا۔ یہ سب ایک انیزائم SIRTI کے متحرک ہونے کی وجہ سے ہوا جو کہ عمر سے متعلق بیماریوں کے علاج کے لیے کافی مفید مانا جاتا ہے۔''

''Salk Institute for Biological Studies اور جامعہ کیلیفورنیا کے محققین نے بھی حال ہی میں یہ دریافت کیا ہے کہ اگر پھلوں والی مکھی کی آنت کے خلیوں میں موجود اس جین (DPGC-1) میں کچھ ردوبدل کی جائے تو ان مکھیوں کی اوسط عمر میں 50 فیصد اضافہ ہوجاتا ہے۔ لہٰذا جینیاتی رد وبدل کیڑوں کی عمر دراز کرسکتا ہے۔ یہی جین انسانوں میں بھی موجود ہوتا ہے۔''[1]

''King College لندن کے سائنسدانوں نے کچھ ایسے جینز کی شناخت کی ہے جن کا تعلق انسانوں میں عمر رسیدگی کے عمل سے ہے۔ ان کے مطابق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر ان جینز کے عمل میں رکاوٹ ڈال دی جائے اور کچھ بیرونی عوامل جیسا کہ غذا اور ماحول میں تبدیلی کر دی جائے تو لمبی اور صحت مند زندگی کی چابی ہمارے ہاتھوں میں ہوگی۔ یہ دریافت پروفیسر Tim Spector اور Dr. Jordana Bell نے مختلف عمر کے کئی سو جڑواں لوگوں کی جینیاتی ساخت میں مشابہت اور فرق کی باریک بینی سے جانچ پڑتال کے بعد پیش کی۔ ان کے مطابق چار اہم جینز صحت مند عمر اور امکانی عمر درازی پر اثر انداز ہوتے ہیں جو کہ کولیسٹرول، پھیپھڑوں کی کارکردگی اور مادری عمر درازی کے عمل سے تعلق رکھتے ہیں۔''[1]

''ایک اور حیران کن دریافت ہے کہ اب بینائی سے محروم افراد اپنی زبان کے ذریعے دیکھ سکتے ہیں۔ ان کے چشموں میں ایک کیمرہ نصب کر دیا جاتا ہے جو کہ اردگرد کے ماحول کی تصاویر لیتا ہے اور ان کو ایک چھوٹے سے آلے کی مدد سے برقی خاکوں میں تبدیل کرتا ہے جو کہ بصارت سے محروم افراد کے منہ میں لگے لالی پاپ جیسے آلے تک پہنچتے ہیں جس میں محرک قبول (Sensors) موجود ہوتے ہیں جو کہ ان خاکوں کو زبان کے اعصابی نظام سے دماغ تک پہنچاتے ہیں اور دھندلی بصارت حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ ٹیکنالوجی امریکی کمپنی وائی کیب (Wicab) جو Wisconsin میں واقع ہے، وہاں تیار کی گئی ہے اور اب تجارتی طور پر بھی دستیاب ہے..... چیزوں کو اپنی سوچ کے تابع ادھر سے ادھر کرنے کی ٹیکنالوجی بھی دریافت ہوگئی ہے۔ ایک ٹوپی جس میں محرک قبول (Sensors) موجود ہوتے ہیں اسے پہننے سے مکمل اپاہج یا فالج زدہ شخص جو کہ انگلی تک نہ ہلا سکتا ہو محض اپنی سوچ کے بل بوتے پر مطلوبہ جگہ تک پہنچ سکتا ہے۔ اس کی سوچوں کے ذریعے احکامات کو ٹوپی میں لگے سینسرز شناخت کر کے کمپیوٹر تک پہنچاتے ہیں اور کمپیوٹر ان احکامات کو وہیل چیئر میں نصب ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوٹی سی موٹر تک پہنچاتا ہے جو کہ وہیل چیئر کو سوچ سے ملنے والے حکم کے مطابق سمت کی طرف لے جانے میں مدد کرتی ہے۔ اس ٹیکنالوجی کی مدد سے گزشتہ سال جرمنی میں BMW گاڑی چلائی گئی۔''[5]

''چینی سائنسدان ایسی گائیں بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں جن کا دودھ انسانی دودھ سے مماثلت رکھتا ہے۔ اس کے لیے انسانی دودھ کے جینز کو گائے کے مضغہ (Embryo) میں جینیاتی پیوند کاری کے ذریعے داخل کیا گیا۔ پھر اسے دوسری مددگار گائے میں داخل کیا گیا۔ اس عمل کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچھڑے بعد میں انسانی دودھ جیسی خصوصیات رکھنے والا دودھ پینے کے قابل تھے۔''[6]

''20 مئی 2010ء کو Craig Venter اور ان کے ساتھیوں نے اعلان کیا کہ وہ ایک زندہ خلیہ بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں جو مکمل طور پر مصنوعی ہے۔ انھوں نے کمپیوٹر کے ذریعے DNA کی مصنوعی ساخت ترتیب دی۔ پھر اس ساخت کو لیبارٹری میں استعمال کرتے ہوئے لاکھوں Nuclic Acids کو ایک دوسرے سے جوڑتے ہوئے DNA تیار کر لیا اور جب اسے خالی خلیے میں ڈالا گیا تو اس مصنوعی جینوم نے فوری طور پر اپنی ذمہ داری سنبھالتے ہوئے خلیے کی لاکھوں کی تعداد میں کاپیاں بنانا شروع کر دیں۔ تولیدی صلاحیت کی موجودگی ہی زندگی کی علامت ہے۔ اب جبکہ سائنسدان مصنوعی جینوم بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں تو اگلا قدم یہ ہو گا کہ ان ننھے خلیوں کو ننھے کارندوں اور انجینئروں کے بطور استعمال کیا جائے تاکہ وہ حیاتیاتی ایندھن، ادویات و ضروریات کے مطابق اینزائم تیار کر سکیں۔''[7]

تعلیم و تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ سماج کی بہتری اور ترقی میں خدا کے ہونے کا یقین نہ رکھنے والے فلسفیوں، دانشوروں، سائنسدانوں کے ساتھ یقین رکھنے والوں خصوصاً پیغمبروں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا بڑا کردار رہا ہے۔ پنڈت، پادری، مولوی تعلیم و تحقیق کے خلاف پُر جوش رہتے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے وہ مذہب و عقیدہ سے مفادات جوڑ لیتے ہیں اور تعلیم و تحقیق کے نتائج مذہب و عقیدہ سے مختلف بھی برآمد ہوتے ہیں۔ یہ اتفاق ہے کہ سائنسدانوں کے حاصل نتائج صرف مقدس بائبل سے اختلاف تک محدود نہیں رہے۔ مقدس قرآن سے بھی بعض نتائج مختلف دکھائی دیتے ہیں۔ مثالیں:

1۔ ''پھر تم دیکھتے ہو کہ اس بادل کے خول میں سے بارش کے قطرے ٹپکتے ہیں اور وہ (اللہ) آسمان سے اولوں کے پہاڑ برساتا ہے۔''

القرآن ۲۴/النور: ۴۳

2۔ ''بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے اور وہی بارش کرتا ہے اور وہی جانتا ہے جو ماؤں کے پیٹوں میں ہے۔''

القرآن ۳۱/لقمان: ۳۱-۳۴

(ii) ''اللہ ہی جانتا ہے جو کچھ ہر ماں پیٹ میں اٹھائے پھرتی ہے اور ارحام کی کمی بیشی بھی۔''

القرآن ۱۳/الرعد: ۱۳-۸

3۔ ''وہ خدا وہی ہے جو رات کو تمھاری روح قبض کر لیتا ہے اور دن میں جو کارروائی تم کر چکے ہوا سے بھی وہ جانتا ہے اور پھر دن کو وہ تمھیں دوبارہ اٹھاتا ہے کہ مقرر کیا ہوا وقت پورا ہو جائے۔''

القرآن ۶/انعام: ۶۰

(ii) ''اللہ جانوں کو ان کی موت کے وقت لے لیتا ہے اور جو نہیں مرے ان کی جان جب سو رہے ہوتے ہیں تو لے لیتا ہے پس جن پر موت کا حکم صادر ہو چکا ان کو تو روکے رکھتا ہے اور دوسروں کو ایک وقت معین تک کے لیے واپس بھیج دیتا ہے۔''

القرآن ۳۹/الزمر: ۴۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ مناسب نہیں کہ سائنسدانوں کے خلاف احتجاج شروع کر دیا جائے کہ انھوں نے یہ ظاہر کیوں کیا ہے، آسمان پر اولوں کے پہاڑ نہیں؟ یا کیوں جاننا ممکن بنایا ہے کہ ماں کے پیٹ میں نر ہے یا مادہ؟ یا کیوں بتایا کہ سونے کے دوران بھی انسان بعینہ زندہ رہتا ہے؟ نہ اس کا یہ مطلب ہے کہ تعلیم و تحقیق روک دی جائے۔ احسن یہ ہے کہ سائنس اور خدا کے کلام یا کاموں کو الگ رکھ کر غور کیا جائے۔

■ ■ ■

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 4

حدود واخلاقیات

(1)

غیر عرب یا غیر مسلم خصوصاً مغربی، اپنے علمی، فکری، مذہبی اور معاشرتی پس ہائے منظر کی بدولت وقت گزرنے کے ساتھ اب جن حدود و اخلاقیات پر عمل پیرا ہیں، جن کو عرب اور غیر عرب مسلم نظر انداز نہیں کر پا رہے اور مولوی نالاں و معترض ہیں، وہ حدود و اخلاقیات مختصراً یوں بیان کی جاسکتی ہیں:

- عقیدہ، فرقہ، مذہب یا ذاتی نظریہ انسان کا جو بھی ہے، وہ اس کا پرچار یا اظہار کر سکتا ہے، اظہارِ رائے کی آزادی ہے، وہ اس کی بنیاد پر معزز یا ملعون نہیں۔
- وسائل بڑھانے کی کوشش رہتی ہے۔ انسانی زندگیوں کو محفوظ، پر آسائش اور دلچسپ بنایا جاتا ہے۔ انسانوں میں مشکلات کا سامنا کرنے، نئی نئی تحقیقات اور ایجادات کے لیے جذبہ اور حوصلہ پیدا کیا جاتا ہے۔ انسانی خدمات میں آگے بڑھنے والوں کی اضافی عزت اور قدر کی جاتی ہے۔
- مرد و عورت برابر ہیں۔ برابر حقوق رکھتے ہیں۔ کسی کو فطرتاً ناقص العقل یا برتر العقل نہیں مانا جاتا۔
- انسانوں کے ساتھ حتی الوسع دوسرے جانداروں، چرند پرند، پانی میں رہنے والوں کی زندگیوں کو بھی تحفظ دیا جاتا ہے۔ اسی طرح درختوں، قدرتی حسن، تاریخ اور آثارِ قدیمہ کو بھی محفوظ بنایا جاتا ہے
- اس بات کو قابلِ فخر یا باعث شرم نہیں مانا جاتا کہ کوئی انسان کس علاقہ یا نسل میں پیدا ہوا۔ اس کا رنگ یا اس کی زبان یا اس کا عقیدہ، فرقہ، مذہب یا ذاتی نظریہ کیا ہے اور وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نر (مرد) ہے یا مادہ (عورت)۔ اس کو آگے بڑھنے، ترقی کرنے اور ترقی میں دوسروں کا ہاتھ بٹانے کے برابر مواقع ملتے ہیں۔

■ لونڈی اور غلام بنانا انسان کی تذلیل اور ظلم مانا گیا ہے۔ مرتکب افراد کو مجرم گردانا اور سزا دی جاتی ہے۔

■ وراثت رہے۔ بچے ماں، باپ کی وراثت پائیں۔ بچوں کو ترقی کے مواقع برابر ریاست مہیا کرے۔

■ مرد و عورت باہمی رضامندی سے نکاح کر سکتے ہیں یا نکاح کے بغیر اکٹھے رہ اور بچے پیدا کر سکتے ہیں۔ ہم جنس بھی باہمی رضا سے جیسے چاہیں تعلقات پیدا کر سکتے ہیں۔

■ کسی مرد یا عورت کا کسی دوسرے سے زبردستی جنسی ضرورت پوری کرنا یا ایسا کرنے کی کوشش کرنا زیادتی و جرم مانا جاتا ہے۔

■ انسان کی خرید و فروخت جرم ہے۔

■ ترقی اور وسائل کے حامل افراد دوسروں کی مدد کر سکتے ہیں، عطیات دے سکتے ہیں، قرض دے سکتے ہیں، قرض پر اضافی (سود) کی تجویز ظاہر کر سکتے ہیں اور باہمی رضامندی سے معاہدہ کے تحت اضافی (سود) لے دے سکتے ہیں۔ مل کر مدد، عطیات، قرض اور قرض مع اضافی (سود) کے ادارے بنا سکتے ہیں۔ قرض اور اضافی (سود) مکمل یا اس کا کچھ حصہ معاف کر سکتے ہیں۔ چوری، ڈکیتی یا کسی اور ذریعہ سے مالک کی مرضی کے خلاف اس کے مال و اسباب پر قابض نہیں ہوا جا سکتا۔

■ اقتدار یا حکمرانی کسی خاندان یا قبیلہ کے لیے مختص نہیں۔ مقتدر یا حکمران کوئی فرد از خود طاقت سے یا قتل و غارت کے ذریعے نہیں بن سکتا، نہ ایسا مقتدر قبول کیا جاتا ہے۔ اقتدار ریاست کے بلا امتیاز تمام لوگوں سے وابستہ ہے اور لوگوں کا اثاثہ ہے۔ عوام میں سے کچھ لوگ خود کو پیش کرتے ہیں کہ وہ اجتماعی تحفظ اور آسائشوں کی اور دیگر معاشرتی خدمات بجا لانے کو حاضر ہیں۔ دوسرے توقعات یا رائے سے نوازتے ہیں۔ اکثریتی رائے پانے والے عوام کے بااختیار نمائندوں کا درجہ پا لیتے ہیں، جن کے ذمہ ریاستی نظم و نسق چلانے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرورت کے مطابق قوانین بنانے کے ساتھ ساتھ عوامی توقعات پر پورا اترنا ہوتا ہے۔عوامی نمائندے مقررہ مدت جو عموماً 3 یا 4 سال تک ہے، کے لیے منتخب ہوتے ہیں۔یہی جمہوریت اور حکومت ہے۔یعنی عوام سے، عوام کے ذریعے اور عوام کے لیے۔مقررہ مدت کے بعد پھر انتخابات ہوتے ہیں اور ایک طرح سے دیکھا جاتا ہے کہ نمائندوں کو عوامی اکثریتی تائید حاصل رہی ہے یا نہیں اور آیا عوام دوسروں کو تو موقع نہیں دینا چاہ رہے؟ اس طرح نئے انتخابات کے ذریعے از سر نو حکومت بنتی ہے۔

■ عوام کے باہمی تنازعات یا حکومت کے کسی فرد یا حکومت سے متعلقہ عوامی اعتراضات پر فیصلہ حکومت میں شامل کوئی فرد یا حکومتی سربراہ نہیں کرتا، اس کے لیے الگ ادارہ انصاف ہے جو حکومتی سربراہ تک سے جوابدہی کر سکتا ہے۔سنگین جرم پر اسے حکومتی عہدہ چھوڑنے پر مجبور کر سکتا ہے اور اس کے خلاف سزا سنا سکتا ہے۔انصاف کے معاملہ میں متعلقین میں کوئی امتیاز نہیں برتا جاتا۔

■ انسانوں کی طرح دوسرے جانداروں چرند پرند، پانی میں رہنے والوں، درختوں، قدرتی حسن، تاریخ یا آثار قدیمہ سے متعلقہ قوانین کی خلاف ورزی پر مجرموں کو قید و جرمانے ایسی سزائیں ہوتی ہیں۔

■ کسی جرم پر انسان کے ہاتھ یا پاؤں یا کان نہیں کاٹے جاتے، نہ انسان کو معذور بنایا جاتا ہے۔البتہ جرم کی نوعیت کے مطابق قید، کم یا زیادہ دی جاتی ہے۔جرمانہ کیا جاتا ہے۔قید کے دوران بہتر انسان بننے میں مدد کی جاتی ہے اور تربیت کی جاتی ہے۔

■ کسی دوسرے ملک یا خطہ سے کوئی انسان تعلیم، صحت، روزگار، یا سیاحت کے لیے آنا چاہے تو اس کو ممکنہ طور پر اجازت دی جاتی ہے۔اگر کوئی اپنے ملکی حالات سے مایوس شہریت کی درخواست کرتا ہے تو اس پر بھی ہمدردانہ غور کیا جاتا اور ممکنہ طور پر درخواست قبول کی جاتی ہے اور اسے ملکی شہریت کی صورت برابر حقوق دیئے جاتے ہیں۔

■ کوئی ریاست دوسری پر قبضہ نہیں کر سکتی۔ریاستوں اور قوموں کے تنازعات کے علاوہ ریاست کے اندر قومیتوں کے تنازعات طے کرنے اور عالمی انسانی ترقی کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقوام متحدہ کا ادارہ بنایا گیا ہے جس کے ذیلی کئی ادارے اور تنظیمیں ہیں۔ اقوام متحدہ کے قریباً تمام ملک ممبر ہیں، جبکہ اس کی تشکیل اور قیام میں بنیادی کردار مغربیوں نے ہی ادا کیا ہے۔

(2)

اسلامی حدود و اخلاقیات کو مختصراً یوں بیان کیا جاتا ہے:

- یہ ضروری نہیں کہ لوگوں کے لیے کوئی قابل اطمینان امر ہو جس سے وہ خدا یا پیغمبر کے ہونے کا یقین کریں، یا دستور ہو جس کے لیے انھوں نے براہِ راست یا بالواسطہ رضامندی ظاہر کی ہو، یا تحریری یا غیر تحریری واضح دستور پہلے سے موجود ہو جس پر سب برابر عمل کریں۔ دستور موقع بہ موقع نافذ، معطل اور تبدیل کیا جا سکتا ہے یا اس میں ترمیم کی جا سکتی ہے اور یہ فرد واحد کے ذریعے ہو سکتا ہے۔ خدا یا حضرت محمد کا طریق عمل (محمد کا طریق عمل مسلمانوں کے لیے بہترین ہے) یہی رہا۔ محمدؐ باور کرا دیتے، یہ فرشتہ کے ذریعے وحی آئی ہے، اس کے بعد وہ قانون بن جاتا۔ دوسری وحی سے پہلی وحی یا قانون میں ترمیم ہو جاتی یا قانون منسوخ بھی ہو جاتا۔[1]

- جو شخص خدا کے ہونے یا واحد معبود ہونے کو اور حضرت محمد کو خدا کا پیغمبر یا رسول نہیں مانتا، بالفاظ دیگر حضرت محمد کی اطاعت نہیں کرتا، وہ کافر ہے۔ اللہ کی اطاعت حضرت محمد کی اطاعت ہے۔ حضرت محمد کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور حضرت محمدؐ کے امیر کی اطاعت حضرت محمد کی اطاعت ہے۔ حضرت محمد پیغمبر کے علاوہ سربراہ مملکت ہیں۔ حضرت محمدؐ کے بعد خلافت تیس (30) سال تک رہے گی پھر بادشاہت اور سرداری شروع ہو جائے گی۔ خلافت یا سرداری حضرت محمدؐ کے قبیلہ قریش میں رہے۔ مسلمان قریش کے تابع ہیں۔ انصار سے بھی کوئی خلیفہ یا سردار نہیں بن سکتا، جنھوں نے حضرت محمد کی مدینہ آمد پر بے شمار قربانیاں دیں۔ جنگی قیدیوں (مرد و خواتین) سمیت لوٹ کا تمام مال اللہ و پیغمبر کا ہے، پیغمبرؐ جس طرح چاہیں تقسیم کریں یا اپنے لیے مختص کریں۔ پانچواں حصہ تو ہے ہی۔ حضرت محمد کی بیویوں سے آپؐ کے بعد نکاح نہیں ہو سکتا۔ حضرت محمد کی بیٹی فاطمہؓ جنت کی عورتوں کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سردار ہیں۔ حضرت محمدؐ کے داماد علیؓ سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ حضرت محمدؐ کے نواسے حسنؓ، حسینؓ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ حضرت محمدؐ کی بیوی عائشہؓ کی مثال دنیا کی تمام بیویوں میں ایسی ہے جیسی کھانوں میں ثرید (روٹی گوشت) کی۔ حضرت محمدؐ نے راہ ہدایت پر لانے کا مسلمانوں سے معاوضہ نہیں لیا، حضرت محمدؐ کے قرابت داروں سے محبت لازم ہے۔ اسلام میں نئی چیز داخل کرنا بدعت اور گمراہی ہے۔[2]

■ کافر، اور کافر جن (خداؤں، دیوتاؤں یا دیوتا) کو پوجتے ہوں، ان کے خلاف منفی الفاظ استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ کافروں کو اپنے عقائد بدلنے، حضرت محمدؐ کو پیغمبر ماننے اور اسلامی حدود و اخلاقیات قبول کرنے کے بارے میں کہنا چاہیے۔ اگر کافر اس عمل پر مشتعل ہوں، لڑیں تو ان سے لڑا، جہاد کیا جائے یا وہاں سے ہجرت کی جائے ___ کافروں کے خلاف جہاد اس قدر ہے کہ فتنہ ختم ہو جائے، واحد معبود خدا کا دین (اسلام) غالب ہو جائے اور کافر مکمل طور پر حضرت محمدؐ کی اطاعت میں آ جائیں ___ شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔ کافر و مشرک مشرکانہ عقائد چھوڑ کر حضرت محمدؐ کی اطاعت (اسلام) قبول نہ کریں، لیکن محکوم بن کر جزیہ دیں تو بھی ٹھیک ہے۔ پھر ان کے ساتھ نرمی برتی جا سکتی ہے۔ کافر حضرت محمدؐ اور حضرت محمدؐ کے پیروؤں (مسلمانوں) کے زیر غلبہ علاقہ اور پناہ میں رہ سکتے ہیں۔ اس صورت میں انھیں اپنے مشرکانہ عقائد پر عمل پیرا رہنے کی آزادی بھی دی جا سکتی ہے؛ انھیں تحفظ بھی دیا جا سکتا ہے۔ بس انھیں جنگ و امن میں حضرت محمدؐ اور مسلمانوں کا وفادار رہنا ہوگا۔ نیز ان کی حیثیت ایسی ہے کہ انھیں کسی وقت جلاوطنی کے احکامات دیے جا سکتے ہیں ___ اگر کافر حضرت محمدؐ کی اطاعت کریں نہ محکوم بن کر جزیہ دیں، برابری یا مقابلہ کریں تو انھیں قتل کرنا، ان کا مال اسباب لوٹنا، ان کی فصلوں کو کاٹنا و جلانا، ان کا علاقہ چھین کر مسلم ریاست کا حصہ بنانا اور انھیں جلاوطن ہونے پر مجبور کرنا، مرد و خواتین و بچوں کو قیدی بنانا، قیدی عورتوں سے چاہے ان کے مرد دیکھ رہے ہوں جماع کرنا، قیدیوں کا رہائی کے لیے فدیہ طلب کرنا، قیدیوں کو قتل کرنا اور مرد و خواتین و بچوں کو غلام و لونڈی بنا کر رکھنا، سب جائز ہے۔ جو کوئی اسلام قبول کر کے چھوڑ دے، بدلے، مرتد ہو اس سے سلوک کافروں کے برابر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔[3]

■ غلام ولونڈی ہاتھ کا مال ہے۔لونڈی پردہ نہ کرے، معزز مسلمان عورت کرے تاکہ پہچان رہے اور آتے جاتے معزز عورت کو چھیڑا نہ جائے۔ غلام ولونڈی اسلام قبول کرلیں تو بھی آزاد ہوں گے نہ ان کی حیثیت بدلے گی تاوقتیکہ مالک خود اپنی مرضی سے آزاد کریں۔ غلام ولونڈی کا مالک کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوسکتا۔اگر غلام ولونڈی بھگوڑے ہو جائیں تو کافر ہوئے، ان کی عبادت قبول نہیں۔ غلام ولونڈی آزاد ہوکر مریں تو ان کا ترکہ آزاد کرنے والا (مالک) لے گا۔ غلام ولونڈی ان گنت رکھے جاسکتے ہیں۔گھوڑے اور غلام و لونڈی پر زکوٰۃ نہیں۔ غلام ولونڈی سے مشقت کرائی جاسکتی ہے۔غلام ولونڈی کو بیچا جا سکتا ہے۔ غلام ولونڈی سے گانا بجانا کرایا جاسکتا ہے۔ غلام ولونڈی کے ساتھ ہمدردی، احسان یا پیار کیا جاسکتا ہے۔غلام لونڈی سے جنسی ضرورت پوری کی جاسکتی ہے۔غلام ولونڈی سے نکاح کیا جاسکتا ہے۔غلام ولونڈی سے فحبگی کا ناپسندیدہ کام لیا جاسکتا ہے(فحبگی کی سزا نہیں)۔غلام ولونڈی کو سخت مارا جاسکتا ہے۔[4]

■ کافروں ومشرکوں کو دھوکے فریب سے قتل کیا جاسکتا ہے۔[5]

■ مسلمانیت اور مسلم سلطنت کو پھیلایا جائے۔ وسعت دی جائے۔ زمین کے مالک خدا کے صالح بندے (مسلمان) ہیں۔حکومت ان کی ہے۔یہ خدا کا وعدہ ہے۔[6]

■ موت کے بعد، خدا نے صالحین کے لیے، جنت تیار کر رکھی ہے اور کافروں و مشرکوں کے لیے جہنم۔شہید بغیر حساب کتاب، کے جنت جائے گا۔ جنت میں انسانی تصورات سے بالاتر مراعات، سہولتیں اور نہ ختم ہونے والی زندگی ہے۔علاوہ ازیں مردوں کے لیے ان چھوئی خوبصورت ترین جواں سال لاتعداد حوریں ہیں اور جہنم میں کافروں کے لیے انتہائی اور مسلسل دردناک عذاب۔[7]

■ امیر کی خوشی یا ناخوشی ہر حالت میں اطاعت لازم ہے۔امیر مشورہ لے سکتا ہے مشورہ کا پابند نہیں۔امیر کی جوابدہی نہیں کی جاسکتی۔امیر حق تلفی کرے تو بھی تابع رہیں یا خدا سے سوال کریں۔بس امیر گناہ کے لیے کہے تو اس حکم کی تعمیل نہ کی جائے۔[8]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- جب ایک امیر بن جائے اس کے بعد کوئی (چاہے مسلمان) سازباز یا تگ و دو کرے، اسے قتل کردیا جائے۔[9]
- قرابت داروں کے حقوق عام لوگوں سے زیادہ ہیں۔اقربا پروری کی جائے۔ عام مسکین کو صدقہ دینا صرف صدقہ ہے، مسکین رشتہ دار کو دیا جائے تو صدقہ کے ساتھ صلہ رحمی بھی ہے اور ثواب دوگنا ہے۔ صلہ رحمی کرنے سے عمر بڑھ جاتی ہے۔ عام غریبوں اور مسکینوں کے حقوق الگ ہیں۔ان کا الگ خیال رکھنا چاہیے۔[10]
- مسلمان آپس میں بھائی بند ہیں۔ مسلمان متحد رہیں، تفرقہ میں نہ پڑیں۔تفرقہ کفر ہے۔مسلمانوں کی مثال ایک جسم کی ہے کہ اگر ایک عضو کو تکلیف ہو تو پورا جسم بے چین ہوتا ہے۔مسلمان ہمسائے (مسلمان بھائی) کا خیال رکھے۔ یہ نہیں کہ ایک مسلمان پیٹ بھر کر سوئے اور دوسرا بھوکا رہے۔ مسلمان ایک دوسرے کے مال ناجائز طریقے سے نہ کھائیں، نہ چوری کریں۔ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان تحفظ محسوس کریں۔ مسلمان مسلمان کا مذاق اڑائے نہ الٹا سیدھا نام دھرے۔ مسلمان مسلمان کی غیبت کرے، بہتان باندھے نہ دل آزاری کرے۔ مسلمان مسلمان سے تین دن سے زیادہ لاتعلقی نہ رکھے۔اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو صلح کرادیں۔کوئی فریق صلح نہ مانے، بضد رہے، چڑھائی کرے تو اس کے خلاف مل کر لڑیں اور روکیں۔ مسلمان مسلمان کو گناہ یا برائی کرتا دیکھے تو پردہ ڈالے۔ مسلمان والدین، بڑوں اور استادوں کا احترام اور چھوٹوں سے شفقت کریں۔ مسلمان باہم عدل کریں۔ مسلمان غیر مسلموں سے دوستی ناطہ نہ رکھیں۔عدل کا ترازو غیر مسلموں کے مقابل مسلمان کی طرف جھکایا جائے۔[11]
- مسلم اور غیر مسلم برابر نہیں۔ مسلمان، غیر مسلم (ذمی وغیرہ) کو قتل کردے تو بدلے میں مسلمان قتل نہیں ہوگا۔ ایک مسلمان کے مقابل پوری انسانیت کا قتل بے معنی سا ہے۔ مسلمان جنت میں جائے گا اس کا کردار جیسا بھی رہا ہو، چاہے وہ زنا یا چوری کرتا رہا ہو۔ مسلمان کے علاوہ جنت میں کوئی نہیں جائے گا۔[12]
- امیر، طاقتور اور کمزور برابر نہیں۔ امیر، طاقتور مومن کمزور مومن کی نسبت افضل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ امیر، طاقتور فدیہ دے کر روزہ کی مشکل سے بچ سکتا ہے۔ بادشاہ زمین پر خدا کا سایہ ہے۔ طاقتور کی مزید حوصلہ افزائی کی جائے۔ غنیمت (لوٹ کے مال) سے گھڑ سوار کو تین حصے دیئے جائیں۔ دو گھوڑے کے، ایک اس کا اپنا۔ پیدل کو ایک حصہ دیا جائے۔[53]

- قریش اور غیر قریش، عرب اور غیر عرب برابر نہیں۔ مملکت عرب میں یہودی اور عیسائی کو رہنے کی اجازت نہیں۔[54]

- مرد عورت برابر نہیں۔ مرد بیک وقت کئی (چار...... عام چار...... پیغمبر اسلامؐ نے بیک وقت ۹ بیویاں منکوحہ رکھیں) عورتیں منکوحہ رکھ سکتا ہے۔ علاوہ ازیں لونڈیوں اور متعہ کے ذریعے دوسری عورتوں سے جنسی عمل کر سکتا ہے۔ عورت ایک شوہر پر اکتفا کرے، عورت کے ادھر ادھر تانک جھانک کرنے پر مرد اسے جسمانی سزا دینے میں با اختیار ہے، بس اس طرح نہ مارے جیسے لونڈیوں کو مارا جاتا ہے۔ مرد بیویوں سے سلوک میں فرق کر سکتا ہے، مگر ایک کی طرف اتنا نہ جھکے کہ دوسری لٹکتی رہ جائیں۔ مرد کسی ایک یا ایک سے زائد بیویوں کو چار ماہ تک بستر سے علیحدگی ولاتعلقی کی سزا دے سکتا ہے۔ مرد کے بلانے پر بیوی بستر پر نہ آئے تو اللہ اور فرشتے صبح تک اس (بیوی) پر لعنت بھیجتے ہیں۔ مرد غیر مسلم (اہل کتاب) عورت سے نکاح کر سکتا ہے، عورت کو غیر مسلم (اہل کتاب) سے نکاح کی اجازت نہیں۔ مرد جب چاہے بیوی کو طلاق دے کر نیا نکاح کر لے۔ مرد کے لیے طلاقوں اور نکاحوں کی حد مقرر نہیں۔ عورت مرد کو طلاق نہیں دے سکتی، مرد کی رضامندی حاصل کر کے خلع لے سکتی ہے۔ خلع کی رضامندی کے عوض عورت کو مرد کا دیا حق مہر لوٹانا پڑ سکتا ہے۔ خلع لینے والی عورت اچھی نہیں منافق ہے۔ بچے مرد کے ہیں عورت کے نہیں۔ عورتیں مردوں کی کھیتیاں ہیں۔ مرد بیوہ بہت امیر اور صاحب حیثیت ہو تو نکاح کرے ورنہ کنواری چنے تا کہ کھیلے۔ بانجھ سے نکاح سے اجتناب کرے چاہے نیک ہو اور اچھی لگے۔ مرد آزاد ہے عورت پردہ کرے۔ مرد (لڑکے) کا عورت (لڑکی) کی نسبت وراثت میں حصہ دگنا ہے۔ مرد کی نسبت عورت کی گواہی آدھی ہے۔ مرد کے برابر عورت رستہ کے بیچ میں نہ چلے کنارہ پر چلے۔ مرد ریاست کا سربراہ بنے عورت کبھی نہیں۔ اگر مرد مر جائے تو بیوہ چار ماہ دس دن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوگ کرے، بیوی مرے تو مرد کے لیے سوگ نہیں۔ مرد بیویوں کے حق میں وصیت کر جائیں کہ بیوگی میں ان کو ایک سال تک خرچہ دیا جائے گا اور گھروں سے نہ نکالی جائیں گی۔ مرد کی فرمانبردار اور اس کے بچوں اور مال کی نگران عورت بہترین ہے۔ عورت کم عقل، منحوس اور فتنہ ہے۔ عورت ہے کہ مرد لطف پائے۔[15]

■ اگر مرد عورت کو طلاق دے تو عورت تین ماہ انتظار (عدت) کے بعد دوسرا نکاح کرے پہلے نہیں۔ اگر مرد طلاق کے بعد دوبارہ اسی عورت سے رجوع (نکاح) کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، مگر مطلقہ (عورت) کو پہلے کسی اور مرد سے نکاح کر کے ٹھیک سے جنسی عمل (حلالہ) کرنا ہوگا۔[16]

■ نکاح کے لیے عمر کی حد مقرر نہیں۔ 6 سال کی لڑکی کا 10 گنا بڑی عمر کے مرد سے (چاہے وہ پہلے نکاح شدہ ہو، یا رہا ہو) نکاح ہو سکتا ہے اور 9 سال تک کی لڑکی کی رخصتی کی جا سکتی ہے۔ رخصتی پر لڑکی کو جہیز دیا جائے۔[17]

■ یہ ممکن ہے کہ کوئی کسی کو بیٹا (متبنّیٰ) بنائے، بیٹوں جیسا سلوک کرے۔ محرم نامحرم کی تفریق نہ رہے۔ پھر وہ بیٹا بوجوہ بیوی کو طلاق دیدے اور باپ اس سے شادی کرے۔[18]

■ وراثت جائز ہے۔ وراثت میں امیر کی اولاد امیری اور مفلس کی اولاد مفلسی پائے۔[19]

■ سچ بولنا اچھا ہے، خدا کو پسند ہے لیکن اگر سچ نہ بولا جائے اور بے فائدہ جھوٹی قسمیں بھی کھائی جائیں تو پکڑ نہیں۔ قسم کی بنیاد پر فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ فائدہ کے لیے کھائی گئی جھوٹی قسم کا کفارہ دس (10) بھوکوں کو کھانا کھلانا یا دس (10) مسکینوں کو کپڑا پہنانا یا ایک غلام (مسلمان) آزاد کرنا یا تین روزے رکھنا ہے۔ دو مسلمانوں میں صلح کے لیے جھوٹ بولا جا سکتا ہے۔[20]

■ قرعہ ڈالا جا سکتا ہے۔ شرط لگائی جا سکتی ہے۔ کھیل جس میں چاہے انسان برچھیوں سے لڑیں، دیکھا جا سکتا ہے۔ عورتیں بھی دیکھ سکتی ہیں۔[21]

■ حلال جانور اللہ کا نام لے کر ذبح کریں، کھائیں۔ ذبح لکڑی، پتھر یا جس چیز سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خون نکلے، کیا جاسکتا ہے۔ دانت اور ناخن سے ذبح جائز نہیں۔ تیز چھری بہترین ہے تا کہ جانور کو تکلیف کم وقت تک ہو۔ سانپ، کوا، چوہا، کتا (غیر شکاری) گرگٹ اور چیل قتل کیے جائیں۔ جس نے سانپ کو ڈر کر چھوڑا وہ مسلمان نہیں۔[22]

- جس گھر میں کتا یا تصویر ہو، اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔[23]
- دنیا کافروں کے لیے ہے اور مومنوں کے لیے جنت ہے۔ کم رزق پر خود سے کمزور کو دیکھا جائے۔[24]
- خدا کارساز ہے۔ وہی ہوتا ہے جو خدا چاہتا ہے۔ خدا کی مرضی کے بغیر ایک پتا تک نہیں ہل سکتا۔ انسان کا مقدر اس کی پیدائش سے پہلے لکھا جا چکا ہوتا ہے۔[25]
- بوقت ضرورت مشرکوں یا کافروں سے مدد لی جاسکتی ہے، ان کے پاس پناہ لی جاسکتی ہے۔ مشرکوں کو معاہدوں کی پیشکش کی جاسکتی ہے۔ مشرکوں سے معاہدے کیے جاسکتے ہیں۔[26]
- کافروں و مشرکوں سے بدگمانی کی جاسکتی ہے۔ بدگمانی کی بنا پر معاہدے توڑے جا سکتے ہیں۔ سخت سے سخت کارروائی کی جاسکتی ہے۔ حتیٰ کہ قتل، لوٹنا، علاقہ بدر یا جزیہ دینے پر مجبور کیا جاسکتا ہے۔[27]
- شراب پینا، جوا کھیلنا، پانسے پھینکنا ناپاک اور شیطانی کام ہیں۔[28]
- اگر کوئی قرض کی درخواست کرے تو اضافی (سود) کی توقع کریں نہ اضافی (سود) کی توقع پر قرض دیں۔ اصل کے برابر رقم یا مال لیں ورنہ قرض نہ دیں۔ قرض دینا لازم نہیں۔ اضافی (سود) حرام اور خدا اور رسولؐ سے جنگ ہے، چاہے سائل اضافی (سود) دینے پر رضامند اور مطمئن ہو یا ضرورت کے لیے اسے بلا اضافی (سود) قرض نہ مل رہا ہو۔[29]
- جادوگر قابل قتل ہے۔[30]
- غیر مسلم ہجو کرے تو غلط، اسے قتل کر دیا جائے۔ مسلمان کرے تو ٹھیک، اور جائز ہے۔[31]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

■ چوری کرنے والے مرد وعورت کے ہاتھ کاٹے جائیں، چاہے چوری معمولی چادر یا رسی کی سی ادنیٰ ہو۔[32]

■ زنا کی سزا مرد اور عورت کے لیے سو (100)، سو (100) کوڑے ہیں، اور سال بھر کے لیے جلاوطن کرنا یا سنگسار کرنا ہے۔ اگر مرد وعورت زنا کریں اور اظہار نہ کریں، نہ سزا کے لیے اصرار کریں تو خیر ہے۔ اگر مسلمان کو پتہ چلے کہیں دوسرا مسلمان بدکاری یا زنا کر رہا ہے تو ٹوہ نہ لگائی جائے، نظرانداز کر دیا جائے، پردہ ڈالا جائے۔ زانی مرد زانی عورت سے نکاح کرے، دوسری سے نہیں۔ اگر کسی نے مرد وعورت پر زنا کا الزام لگایا اور قابل اعتبار چار چشم دید مرد یا قابل اعتبار دو چشم دید مرد اور قابل اعتبار چار چشم دید عورتیں یا اس کے مساوی گواہ نہ لایا تو اس نے بہتان لگایا۔[33]

■ مرد وعورت پر زنا کا بہتان لگانے والے کی سزا اسّی (80) کوڑے اور آئندہ اس کی گواہی قبول نہ کرنا ہے۔[34]

■ مسلمان کا مسلمان سے لڑنا جائز نہیں، اگر لڑا تو زخم کا بدلا زخم، آنکھ کا بدلا آنکھ، ناک کا بدلا ناک، کان کا بدلا کان، دانت کا بدلا دانت، قتل کا بدلا قتل یا ایک مسلمان کا آزاد کرانا اور خون بہا ہے جو مقتول کے ورثا کو دیا جائے گا (البتہ مدعی معاف کر سکتا ہے)۔ اسی طرح اگر ایک مسلمان قبیلہ دوسرے مسلمان قبیلہ سے لڑا اور قتل کیا تو قتل چاہے کسی فرد کے ہاتھ سے ہوا، قبیلے کے آزاد مرد کا بدلہ آزاد مرد، غلام کا بدلا غلام، عورت کا بدلا عورت قتل یا ایک مسلمان کو آزاد کرانا اور خون بہا ہے جو مقتول کے ورثا کو دیا جائے گا (البتہ مدعی معاف کر سکتا ہے)۔ اگر کسی مسلمان نے ایسی قوم کے مسلمان (آزاد، قیدی) کو قتل کیا، جس سے معاہدہ ہے تو ایک مسلمان کو آزاد کرانا اور خون بہا ہے جو مقتول کے ورثا کو دیا جائے گا، جس کی یہ استطاعت نہ ہو تو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے۔ اگر کوئی ایک سے زائد قتل کردے تو قصاص میں قاتل کو قتل کرنے کے ساتھ دیت میں قاتل کے ورثا سے بردہ (برائے قتل فرد، غلام، لونڈی وغیرہ) ہے جو مقتول کے ورثا کے حوالے کیا جائے گا۔[35]

■ اگر مرنے سے پہلے مقتول نے اشارہ سے بھی کسی پر الزام لگایا ہو تو کافی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- برائی کا بدلا برائی اور دغا کا بدلا دغا۔[27]
- بغاوت یا فساد کرنے والے کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر اور اس کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر کر اسے تپتی زمین پر پھینکا جاسکتا ہے تا کہ وہ تڑپ تڑپ کر مرے۔[28]
- مسلمان پر علم حاصل کرنا لازم ہے چاہے چین (دور دراز) جانا پڑے۔[29]

پیغمبرؐ اسلام کی رحلت (وفات) مسلمانوں کے لیے بہت بڑا سانحہ ثابت ہوئی۔ اقتدار نہ ختم ہونے والے اختلافات اور طویل لڑائیوں کا باعث بنا۔ انصار نے اپنی قربانیوں کی بنیاد پر سعد بن عبادہؓ کو خلیفہ چن لیا جن کو ابوبکرؓ، عمرؓ اور ابوعبیدہ بن جراحؓ نے بہت سختی سے دبایا اور فرمایا کہ قریش غیر قریش کی سیادت وحکومت قبول نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد ابوبکرؓ خلیفہ بنے۔ علیؓ چچازاد، داماد اور سب سے چہیتی بیٹی فاطمہؓ کے شوہر کی حیثیت سے پیغمبر اسلامؐ کو بہت عزیز رہے، لیکن پیغمبر اسلامؐ نے ابوبکرؓ یا عمرؓ یا عثمانؓ یا کسی اور کے سامنے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ میرے (پیغمبر اسلامؐ) بعد خلیفہ علیؓ یا بنو ہاشم سے ہی ہو۔ پیغمبر اسلامؐ نے یہ واضح فرما دیا تھا کہ خلیفہ قریش میں سے ہوں۔ علیؓ نے پیغمبر اسلامؐ کے بعد خلافت اپنا حق سمجھتے ہوئے چھ ماہ تک ابوبکرؓ کی بیعت نہ کی۔ عمرؓ خلیفہ بنے، عثمان خلیفہ بنے تو بھی ناخوش رہے جس کا اظہار علیؓ نے اپنے دورِ خلافت میں زیادہ کھل کر کیا۔ عثمانؓ کا تعلق بنوامیہ سے تھا۔ قتل کا الزام علیؓ پر بھی آیا۔ اس طرح قریش کے اندر بنوامیہ اور بنو ہاشم میں لڑائیاں طویل عرصہ چلیں اور آج بھی شیعہ سنی تضاد اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ وقت کے ساتھ فتوحات، خانہ جنگیوں اور پھر فرقہ واریت میں کروڑہا انسان شہید ہوئے یا مارے گئے۔

■ ■ ■

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 5

تعلیم

تعلیم صرف یہی نہیں کرتی کہ اخلاقیات کو تبدیل کر دیتی ہے۔ تعلیم اخلاقیات کو بہتر کرتی ہے۔ تعلیم انسانوں کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ اخلاقیات کو مشاورت سے قوانین کی شکل دیں اور قوانین پر سب برابر عمل کریں۔ اس کے ساتھ تعلیم انسان کی سماجی زندگی پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ تعلیم انسان کو سہولیت دیتی ہے اور اوروں کے مقابل باوقار بناتی ہے۔ نذیر ناجی:

''امریکہ اس لیے سپر پاور نہیں کہ وہ قدرتی وسائل یا صنعتی اعتبار سے ترقی یافتہ ہے۔ امریکہ کی طاقت سائنسی ریسرچ میں ہے۔ دنیا کے تمام ممالک مل کر جتنی ایجادات کرتے ہیں، تنہا امریکہ ان سے کئی گنا زیادہ ایجادات کرتا ہے۔ امریکہ میں تخلیقی ملکیت کی رجسٹریشن کے لیے روزانہ قریباً ایک ہزار درخواستیں موصول ہوتی ہیں۔ جس ملک میں ایجادات اتنے بڑے پیمانے پر ہو رہی ہوں، اس سے کون آگے نکل سکتا ہے؟''[1]

نصرت مرزا:

''امریکہ میں 100 کے قریب تھنک ٹینک ہیں جس نے امریکہ کو سپر طاقت بنا دیا۔''[2]

رضا علی عابدی:

''انگریزوں کی ایک بات مجھے بہت پسند ہے۔ ہر واقعے کے بعد ایک میٹنگ کرتے ہیں اور بیٹھ کر سوچتے ہیں کہ اس سے ہم نے کیا سیکھا۔ کون سی کمی رہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئی، کیا نہ کرنا چاہیے تھا اور اگلی بار کیا ضرور کرنا چاہیے۔''[3]

محمد بلال غوری:

''معروف مفکر جین آسٹن کہتا ہے، کتاب سے قیمتی متاع کوئی نہیں۔ اگر میرے پاس عالیشان گھر اور بے پناہ اثاثے ہوں لیکن ذاتی لائبریری نہ ہو تو میں خود کو مفلوک الحال شخص سمجھوں گا۔ رومی فلسفی سسرو کے مطابق کتابوں کے بغیر کمرہ ایسے ہی ہے جیسے روح کے بغیر جسم...... لاہور میں (فروری 2014ء) جاری کتاب میلے کے دوران جے کے رولنگ کی کتاب نظر آئی تو میں حسد اور رشک کی رو میں بہتے ہوئے بہت دُور نکل گیا۔ یہ برطانوی مصنفہ قلمی مزدوری کے باعث اپنے ملک کی پانچویں امیر ترین خاتون ہیں اور انھیں ہر مطبوعہ لفظ کے عوض 340 پونڈ معاوضہ ملتا ہے۔ یعنی اس کالم میں اگر 1300 الفاظ ہوں اور یہ جے کے رولنگ نے لکھا ہوتو اسے رائلٹی کے طور پر 7 کروڑ 77 لاکھ روپے ادا کیے جائیں گے...... یہ اس خاتون کی محنت کا ہی ثمر ہے کہ آج دنیا کے کسی کونے میں ہیری پوٹر کا نام لیں تو کوئی یہ نہیں پوچھے گا کہ یہ کیا شئے ہے۔ اس سیریز کی ساتوں کتابوں نے فروخت اور مقبولیت کے نئے ریکارڈ قائم کیے اور پھر ان کتابوں کی روشنی میں بننے والی فلموں نے بھی خوب بزنس کیا۔ ہیری پوٹر سیریز کی چھٹی کتاب ہاف بلڈ پرنس شائع ہونے سے پہلے ہی اس کی 5 ملین کاپیاں خریدی جا چکی تھیں۔ کتاب منظر عام پر آئی تو صرف ایک ملک امریکہ میں ایک گھنٹے کے دوران 2.5 لاکھ کتابیں فروخت ہوئیں۔ جے کے رولنگ کی آخری کتاب ڈھلی بالوز کی اشاعت سے قبل برطانیہ میں 2.7 ملین جبکہ امریکہ میں 8.3 ملین نسخے پیشگی خرید لیے گئے اور اب (آغاز مارچ 2014ء) تک اس کتاب کی 34 کروڑ نقول بک چکی ہیں۔ جے کے رولنگ کی تصنیفات کی مجموعی پذیرائی کا جائزہ لیا جائے تو اب تک اس کی ایک ارب 32 کروڑ کتابیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فروخت ہو چکی ہیں..... یہ رجحان صرف ایک ہی مصنفہ تک محدود نہیں بلکہ ان مہذب و متمدن معاشروں میں تمام اچھے قلمکاروں کی پذیرائی کا یہ عالم ہے ...... مصنف عرق ریزی اور جانفشانی کے ساتھ موضوع پر مکمل تحقیق اور غور فکر کے بعد کتاب مرتب کرتے ہیں ...... معروف مصنف اور معلم Austin Phelps نے کہا تھا، بھلے کوٹ پرانا پہنو لیکن کتاب نئی خریدو۔''[4]

''چند روز قبل (بمطابق دسمبر 2013ء) سائنسی جرنلز کی درجہ بندی اور تحقیق کا معیار جانچنے والے ایک ادارے SJR نے رپورٹ جاری کی۔ امریکہ میں گزشتہ 16 برس کے دوران 70 لاکھ تحقیقی مقالے شائع ہوئے اور سائنسی جرائد کی تعداد کے لحاظ سے بھی امریکہ سب سے آگے ہے۔ اس لیے اس کے رینکنگ پوائنٹس 1380 ہیں۔ دوسرے نمبر پر چین، تیسرے نمبر پر برطانیہ جبکہ چوتھے اور پانچویں نمبر پر جرمنی اور جاپان ہیں۔ اگر امریکہ کے بعد سرِ فہرست چاروں ممالک کے تحقیقی مقالوں کی تعداد جمع کر لی جائے تو بھی امریکہ کے مقابلے میں کم ہے۔ 1996ء سے 2012ء تک کے دوران 20 لاکھ تحقیقی مقالے کی اشاعت کے ساتھ چین دوسرے نمبر پر ہے جبکہ جرنلز کی تعداد کے لحاظ سے چین کی کریڈٹ رینکنگ 385 ہے۔''

''بھارت میں گزشتہ 16 سال 2012ء کے دوران 750777 مقالے شائع ہوئے جبکہ پاکستان میں صرف 58133۔ سائنسی جرائد کی اشاعت کے حساب سے بھارت کی ریٹنگ چین سے قریب تر ہے، یعنی چین کی 385 اور انڈیا کی 301 مگر پاکستان کی ریٹنگ 111 ہے۔ دنیا بھر میں عالمی سائنسی جریدوں کی تعداد 202807 ہے۔ ان میں سب سے زیادہ امریکہ سے شائع ہوتے ہیں جن کی تعداد 5605 ہے۔ معیار کے لحاظ سے امریکن جریدہ 'سائنس' 739 انڈیکس کے ساتھ پہلے نمبر پر ہے۔ ہمارے ہمسایہ ملک بھارت سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

369 سائنسی جریدے نکلتے ہیں جبکہ سب سے معیاری جرنل 'کرنٹ سائنس' کا انڈیکس ریٹ 63 ہے۔ پاکستانی جرنلز کی تعداد صرف 85 ہے اور سب سے بہترین جرنل 'جرنل آف پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن (JPM'A)' کا انڈیکس ریٹ 23 ہے۔''[1]

وسعت اللہ خان:

''ہم میں سے بھلا کون ہے جو بچپن سے نہیں سن رہا کہ علم حاصل کرو بھلے چین جانا پڑے، یا حصول علم ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے، یا غور و تدبر کرو اور کائنات مسخر کرو وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ جب طلوع اسلام کے لگ بھگ دو سو برس بعد سماجی و سائنسی علوم کی یونانی کلید مسلمانوں کے ہاتھ آئی تو انھوں نے کئی ایسے انسانی و کائناتی عقدے حل کیے جن کی بنیاد پر یورپ میں جدیدیت کی عالمانہ عمارت کھڑی ہوئی اور بلند سے بلندتر ہوتی چلی گئی۔''

''آج کیا حالات ہیں آج کا تھوڑا بہت اندازہ دی ٹائمز ہائر ایجوکیشن ورلڈ یونیورسٹی کی تازہ ترین ریٹنگ سے ہوسکتا ہے۔ سال 2015ء کی ریٹنگ کے مطابق دنیا کی چوٹی کی 19 معیاری یونیورسٹیوں میں صرف امریکہ اور برطانیہ کی یونیورسٹیاں شامل ہیں۔ امریکہ کی ہاورڈ یونیورسٹی 13 برس سے پہلے پائدان پر ٹکی ہوئی ہے۔ اگر دنیا کی چوٹی کی ایک 100 یونیورسٹیاں دیکھی جائیں تو ان میں سے 51 امریکی، 9 برطانوی، کینیڈا، جرمنی، سوئٹزر لینڈ کی 4،4، آسٹریلیا اور فرانس کی 3،3، سویڈن، ڈنمارک اور اسرائیل کی 2،2، بلجیئم، روس، فن لینڈ اور ناروے کی 1،1 یونیورسٹی شامل ہے، جبکہ دنیا کی 500 چوٹی کی یونیورسٹیوں میں بھی آپ کو امریکہ، برطانیہ، کینیڈا، جرمنی، سوئٹزر لینڈ، آسٹریلیا، فرانس، سویڈن، ڈنمارک، بلجیئم، آئر لینڈ، سپین، پرتگال، یونان، چیک ری پبلک، روس، آسٹریا، اٹلی، فن لینڈ، آئس لینڈ، ناروے، جاپان،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چین، مکاؤ، ہانگ کانگ، تائیوان، جنوبی کوریا، نیوزی لینڈ، تھائی لینڈ، بھارت، اسرائیل، برازیل، چلی اور جنوبی افریقہ چھائے ہوئے ملیں گے۔ مسلمان ممالک کی تعداد 50 سے زائد بتائی جاتی ہے لیکن ٹاپ 500 یونیورسٹیوں میں بس 2 مسلمان ممالک یعنی ترکی کی 5 اور ایران کی ایک یونیورسٹی شامل ہے...... ٹاپ فائیو ہنڈرڈ کی فہرست میں آنے والی جتنی بھی یونیورسٹیاں ہیں ان میں جہاں وسائل، کوالیفائیڈ فکلٹی اکیڈمک خودمختاری کا کلیدی کردار ہے، وہیں یہ قدر بھی مشترک ہے کہ ان یونیورسٹیوں میں مکھی پر مکھی مارنے کے رواج کی بجائے منطقی انداز سے علمی عقدوں کو کھولنے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔''[1]

حذیفہ رحمان:

''دنیا میں یہودیوں کی کل آبادی ایک کروڑ چالیس لاکھ کے قریب ہے۔ یہ تعداد امریکہ میں 70 لاکھ، ایشیائی ممالک میں 50 لاکھ، افریقہ میں ایک لاکھ اور یورپ میں 20 لاکھ کے قریب ہے۔ جبکہ دنیا میں مسلمانوں کی کل آبادی ایک ارب 50 کروڑ سے زیادہ ہے، جن کی امریکہ میں تعداد 60 لاکھ، ایشیا اور مشرق وسطی کے ملکوں اور ریاستوں میں تقریباً ایک ارب، افریقی ملکوں میں 40 کروڑ اور یورپ میں 4 کروڑ 40 لاکھ ہے۔ اس وقت دنیا کی 20 فیصد آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ دنیا میں اس وقت ایک ہندو کے مقابلے میں دو مسلمان ہیں جبکہ بدھ مت میں بھی یہی تناسب ہے مگر ایک یہودی شخص کے مقابلے میں ایک سو سات مسلمان ہیں مگر اس کے باوجود صرف ایک کروڑ 40 لاکھ یہودی ڈیڑھ ارب سے زائد مسلمانوں سے زیادہ طاقتور کیوں ہیں؟ حقائق یہ بتاتے ہیں کہ یہ کوئی عجوبہ یا معجزہ نہیں ہے بلکہ ہماری اپنی کوتاہیاں ہیں...... گذشتہ 105 سالوں میں مٹھی بھر یہودیوں نے 180 جبکہ مسلمانوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف 4 نوبل انعام حاصل کیے ہیں۔ ہم توجیہ تو دے دیتے ہیں کہ نوبل انعام کی جیوری پر یہودیوں کا غلبہ ہے مگر کیا ہم نے ایسا کوئی اقدام کیا ہے جس سے مثبت نتائج کی توقع ہو۔ ان سب ناکامیوں کے اگر اسباب پر غور کیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ علم سے دوری نے مسلمانوں سے اقتدار کی عظمتیں چھین لی ہیں۔ تعلیمی درسگاہوں سے دوری اس تنزلی کی اصل وجہ ہے۔ قارئین حیران ہوں گے کہ تمام اسلامی ممالک میں 500 جبکہ صرف امریکہ میں 5758 اور بھارت میں 8407 یونیورسٹیاں ہیں، جبکہ ایک چھوٹے سے اسرائیل میں جامعات اور کالجوں کی تعداد 1134 ہے۔"

"اگر پڑھے لکھے لوگوں کی شرح تناسب کو دیکھا جائے تو مغربی ملکوں میں 90 فیصد پڑھے لکھے لوگ ہیں، جبکہ مسلمان ممالک میں یہی تناسب صرف 40 فیصد ہے۔ اسرائیل میں پڑھے لکھے لوگوں کی شرح تناسب 95 فیصد سے زیادہ ہے۔ مغربی ملکوں میں 15 ممالک ایسے ہیں جہاں پڑھے لکھے لوگوں کی شرح تناسب 100 فیصد ہے جبکہ مسلمانوں کا کوئی ایک بھی ایسا ملک نہیں ہے۔ مغربی ممالک میں پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کا تناسب 98 فیصد ہے جبکہ مسلمان ممالک میں یہی تناسب 50 فیصد ہے۔ مغرب میں یونیورسٹیوں میں داخلے کی شرح تناسب 40 فیصد ہے جبکہ مسلمان ممالک میں یہی تناسب صرف 2 فیصد ہے۔"[2]

عابد محمود عزام:

"اہل مغرب نے تحقیق وجستجو کے بل بوتے پر نہ صرف دنیا بھر میں اپنی فوقیت کا لوہا منوایا ہے، بلکہ ان کی ایجادات سے موجودہ دور میں انسان کو ہر قسم کی سہولت بھی میسر آئی ہے۔ افسوس! تعلیم وتحقیق پر عدم توجہ کے باعث دنیا کے تمام مسلمان ممالک مل کر بھی سائنس کے میدان میں مغرب والوں کی گرد کو بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں چھو سکتے۔ مسلم ممالک سائنس کی ترقی میں مغرب سے میلوں پیچھے ہیں۔''[8]

ڈاکٹر عطا الرحمٰن:

''مضبوط قومی معیشت کے قیام میں قدرتی وسائل کی اہمیت اب کافی حد تک کم ہوگئی ہے۔ اس کی جگہ تخلیقی صلاحیتوں سے آراستہ معیاری افرادی قوت نے لے لی ہے اسی لیے تیزی سے ترقی کی جانب رواں ترقی پذیر ممالک اپنا بجٹ دیگر شعبہ جات سے گھٹا کر تعلیم، سائنس اور جدت طرازی کے فروغ کے لیے مختص کر رہے ہیں تاکہ وہ اس نئے چیلنج کا سامنا ڈٹ کر کر سکیں، یہی وجہ ہے کہ سنگاپور جیسا ایک چھوٹا سا ملک جو کسی بھی قسم کے قدرتی وسائل سے آراستہ نہیں ہے لیکن اس کی برآمدات پاکستان کی برآمدات سے 20 گنا زیادہ ہیں۔ سنگاپور کو یہ کامیابی تعلیم اور اعلیٰ ٹیکنالوجی کی صنعت میں بھاری پیمانے پر سرمایہ کاری سے حاصل ہوئی ہے۔ ان کی تعلیم اور سائنس کی جانب ترجیح کا اندازہ قومی سنگاپور جامعہ کے بجٹ سے ہی ہو جاتا ہے کہ صرف اس ایک جامعہ کا بجٹ پاکستان کی کل 160 جامعات کے بجٹ سے کئی گنا زیادہ ہے۔''[9]

''علم ہی سماجی و اقتصادی ترقی کا اہم عنصر ہے۔ وہ ممالک جنھوں نے اپنے بچوں کو اپنی ترقی کا راز سمجھ لیا ہے اور ان کی تعلیم' انجینئر نگ' سائنس و جدت طرازی کے لیے وسیع پیمانے پر سرمایہ کاری کر رہے ہیں وہ سماجی و اقتصادی ترقی کی دوڑ میں بہت آگے نکل گئے ہیں۔''[10]

ابرار بختیار:

''ستیہ نارائن نڈیلا کی بطور چیف ایگزیکٹو مائیکروسافٹ تنخواہ 12 لاکھ ڈالر سالانہ ہوگی جبکہ مجموعی پیکج بشمول بونس اور اسٹاک ایوارڈ ایک کروڑ 80 لاکھ ڈالرز (ایک ارب 12 کروڑ روپے بھارتی اور تقریباً سوا 2 ارب روپے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستانی) ہوگا...... کمپیوٹر کی دنیا میں اعلیٰ ترین منصب پر پہنچنے والے ستیہ نڈیلا واحد بھارتی نہیں بلکہ ان سمیت 13 بھارتی باشندے انفارمیشن ٹیکنالوجی سے وابستہ کمپنیز میں اہم اور بڑے عہدوں پر فائز ہیں۔ یہ کامیابیاں بلاشبہ ان لوگوں نے حاصل کی ہیں، مگر اس میں بھارت کے تعلیمی و معاشی نظام کا بھی بڑا دخل ہے۔ اس کے علاوہ سیاسی استحکام حکمرانوں کے ملک کی ترقی کے لیے عزم و خلوص کا بھی بڑا حصہ ہے۔ بھارت، آج آئی ٹی کا مرکز بن چکا ہے۔ اس کا شمار دنیا کی بڑی معیشتوں میں ہوتا ہے۔ بھارتی جامعات عالمی سطح کی تعلیم فراہم کر رہی ہیں اور تعلیم کی شرح بڑھ رہی ہے۔ تعلیمی لحاظ سے 66 برس قبل کے بھارت کے مقابلے میں آج کا بھارت کئی گنا آگے ہے۔''[1]

ڈاکٹر شاہد حسن صدیقی:

''انڈونیشیا سے مراکش تک پھیلی ہوئی 57 مسلم ریاستیں نہ صرف مادی و انسانی وسائل سے مالا مال ہیں بلکہ عالمی تجارت کے اہم ترین بحری راستوں کو بھی اپنے جلو میں لئے ہوئے ہیں۔ 2012ء میں کرۂ ارض کی آبادی 7.05 ارب تھی جس میں مسلمان ملکوں میں رہائش پذیر 1.60 ارب نفوس بھی شامل تھے جو کہ دنیا کی کل آبادی کا تقریباً 23 فیصد بنتے ہیں۔ یہ حقیقت بھی اپنی جگہ برقرار ہے کہ اول، اسلامی ممالک مجموعی طور پر بیرونی ملکوں اور عالمی مالیاتی اداروں کے 1115 ارب ڈالر کے مقروض ہیں جبکہ اس سے کئی گناہ زیادہ رقوم مسلمان مملکتوں اور ان کے مالدار شہریوں نے مغربی ملکوں میں بینکوں میں رکھی ہوئی ہیں۔ دوئم، دنیا کے قدرتی وسائل میں 50 فیصد سے زائد حصہ ہونے کے باوجود دنیا کی مجموعی ملکی پیداوار (جی ڈی پی) میں مسلمان ملکوں کی مجموعی جی ڈی پی کا حصہ صرف 8.6 فیصد ہے۔...... 2010-2000ء کی مدت میں دنیا بھر میں تحقیق و ترقی کی مد میں جی ڈی پی کا 2.1 فیصد خرچ کیا گیا تھا جبکہ اس مد میں مسلمان ملکوں کے اخراجات نہ ہونے کے برابر رہے۔''[2]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن نثار:

''ڈاکٹر شوکت درجنوں مسلمان ممالک کی فہرست سامنے رکھ کر کہتے ہیں کہ گندگی و بیماری، ناداری، جہالت، آبادی میں بے لگام اضافہ، بے چینی، بے زاری، خانہ جنگی، سمگلنگ ، بے ایمانی، کام چوری، مغرب کے کندھوں پر انحصار، دونمبر حکمران اوران کی لوٹ مار، اسلام کے پردے میں بنیادی انسانی حقوق کی پامالی، عورت کا استحصال، گھٹیا سکول، اجڑے ہوئے ہسپتال، رشوت، غرضیکہ یہ سب کچھ ان میں قدر مشترک ہے۔ حکمران بھی ہر جگہ ایک سے ہی ہیں اور ہر جگہ یہی رٹا رٹایا بہانہ کہ ہماری ہر پستی کے پیچھے اغیار اور کفار کی سازش ہے ورنہ ہمارا تو جواب ہی نہیں اور کفار نے ہمارا اثاثہ چھین کر ترقی کی ہے۔ قابلِ قدر بات یہ بھی ہے کہ بیشتر مسلمان ممالک میں ٹی بی، ہیپاٹائٹس اور ایڈز وغیرہ بھی تیزی سے پھیل رہی ہیں...... علم کے میدان میں کسی بھی جدید تحقیق تخلیق، کتاب پر مسلمان کا نام نظر نہیں آتا، جبکہ یورپی، امریکی، جاپانی بھرے پڑے ہیں۔ آپ ساری سائنسز' ایڈونچرز اور ایجادات کا مطالعہ کر لیں، سب ٹھنڈے علاقے کے لوگوں کی ہیں۔ اگر مسلمان ملکوں سے آئل نہ نکلتا تو جو تھوڑی بہت لش پش کہیں کہیں دکھائی دیتی ہے وہ بھی عنقا ہوتی۔''[13]

ڈاکٹر مجاہد کامران:

''ترقی یافتہ اقوام کل قومی پیداوار کا دو سے تین فیصد ریسرچ اینڈ ڈویلمنٹ پر خرچ کر رہی ہیں۔''[14]

''دنیا میں ڈیڑھ ارب مسلمان ہیں، لیکن موجودہ دَور کی علمی پیش رفت میں ان کا کوئی کردار نہیں۔''[15]

رانا محمد اقبال خان:

''تعلیم کسی بھی معاشرے کے لیے روح کی حیثیت رکھتی ہے۔ آج ترقی یافتہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قومیں تعلیم کی بدولت ہی جانی پہچانی جاتی ہیں۔''[16]

ڈاکٹر صفدر محمود:

''یہ دور تحقیق اور ریسرچ کا ہے اور ریسرچ کا تعلق مطالعے اور غور وفکر سے ہے۔ قومیں ریسرچ کے ذریعے آگے بڑھ رہی ہیں اور ہم ہر لمحہ پیچھے کی طرف لڑھک رہے ہیں۔ اس وقت امریکہ میں ہر سال سب سے زیادہ تحقیقی مضامین لکھے جاتے ہیں۔''[17]

پروفیسر رشید احمد گنگوہی:

''تعلیم میں ترقی ہی انسان کی ترقی کہلاتی ہے اور تعلیم میں پیش قدمی نہ کرنے والی قومیں تاریخ کا ملبہ بن کر رہ جاتی ہیں۔''[18]

جاوید چودھری:

''ملاحظہ کیجیے۔ سعودی عرب نے 2010ء میں حجاز مقدس کے دفاع کے لیے 60ارب ڈالر کے دفاعی معاہدے کیے۔ یہ معاہدے کس کے ساتھ ہوئے؟ اس ملک کا نام امریکہ تھا۔ سعودی عرب نے 2014ء میں امریکہ سے ساڑھے 6ارب ڈالر کے ہتھیار خریدے۔ امریکہ نے پچھلے سال عرب ممالک کو ساڑھے 8ارب ڈالر، فرانس نے 5ارب ڈالر اور برطانیہ نے 4ارب ڈالر کے ہتھیار فروخت کیے۔ سعودی عرب نے پچھلے سال لبنان کو بھی فرانس سے 3ارب ڈالر کے ہتھیار خرید کر دیئے۔ آپ مزید ملاحظہ کیجیے، سعودی فضائیہ خطے میں اسرائیل کے بعد سب سے بڑی فضائیہ ہے۔ سعودی عرب کے پاس امریکہ، فرانس اور برطانیہ کے جدید ترین طیارے ہیں۔''

''آپ انٹرنیٹ پر جائیے اور سعودی عرب سمیت پوری دنیا کا دفاعی نظام دیکھئے۔ آپ کو اس نظام پر امریکہ، برطانیہ، فرانس، جرمنی یا چین کا نام ملے گا۔ یہ حقیقت کیا ثابت کرتی ہے۔ یہ حقیقت ثابت کرتی ہے کہ ہم آج اپنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدس زمینوں کی حفاظت کے لیے بھی ان قوموں کے علم اور ٹیکنالوجی کے محتاج ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: یہ لوگ تمھارے دوست نہیں ہو سکتے...... کیونکہ یہ لوگ، یہ قومیں علم، ٹیکنالوجی اور معیشت میں ہم سے بہت آگے ہیں، اتنے آگے کہ ہمیں حجاز مقدس کی حفاظت کے لیے ان کے جہازوں، ان کے ٹینکوں، ان کے میزائل اور ان کے ہیلی کاپٹروں کی ضرورت ہے۔''[19]

شاہد جتوئی:

''اٹھارہویں صدی میں برطانوی سائنسدانوں کے ایک وفد نے مصر کی جامعہ الازہر کا دورہ کیا تاکہ وہ علم فلکیات سے متعلق اسلامی دنیا میں ہونے والے کام سے آگاہی حاصل کر سکیں۔ وہ یہ جاننا چاہتے تھے کہ قرآن اور احادیث میں علم فلکیات کے حوالے سے کیا کہا گیا ہے۔ آئمہ اور علما نے متعلقہ قرانی آیات کی روشنی میں مزید کیا کام کیا ہے۔ جامعہ الازہر کو اس وقت علم وحکمت کا مرکز تصور کیا جاتا تھا جبکہ یورپ قرون وسطیٰ کے جمود کو توڑ کر علم وحکمت کی طاقت سے دنیا کو فتح کرنے کے لیے نکل پڑا تھا۔ برطانوی وفد کو بتایا گیا کہ وہ ہندوستان جائے اور وہاں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے ملے جو ان کے تمام سوالوں کا بہتر طور پر جواب دے سکتے ہیں۔ یہ وفد وہاں سے ہندوستان آیا اور حضرت شاہ ولی اللہ سے ملاقات کی۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے اس وفد کے ارکان سے کہا کہ وہ وسطیٰ سندھ کے علاقہ مظفر گڑھ جائیں اور وہاں ایک نوجوان عالم شیخ عبدالعزیز پرہاروی سے ملے۔ الغرض یہ وفد سفر کی سہولتیں نہ ہونے کے باوجود مظفر گڑھ پہنچا۔ وفد کے ارکان نے شیخ عبدالعزیز پرہاروی کو اپنی آمد کا مدعا بیان کیا اور انھیں ایک سوالنامہ پیش کیا۔ نوجوان شیخ عبدالعزیز پرہاروی کی عمر دیکھ کر برطانوی سائنسدانوں کو یقین ہی نہیں آ رہا تھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ ان کے سوالوں کا جواب دے سکیں گے......"

"کچھ مقامی علما بھی ان (شیخ عبدالعزیز پرہاروی) کے پاس ایک سوالنامہ لے کر آئے تھے۔ جسے پڑھتے ہی شیخ پرہاروی نے ان علمائے کرام کو نہایت ادب کے ساتھ بتایا کہ ان کا سوالنامہ درست نہیں ہے۔ سوالنامہ درست نہ ہونے کے اسباب بیان کرتے ہوئے کہا کہ جن تصورات کی بنا پر سوالات کیے گئے ہیں وہ تصورات ہی درست نہیں ہیں۔ یہی وہ عہد تھا جب یورپ کے لوگوں کے تصورات درست تھے اور حقائق جاننے کے لیے ان کے ذہنوں میں سوالات جنم لے رہے تھے جبکہ ہم مغالطوں کا شکار ہو رہے تھے اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ یورپ علم و فن اور صنعت و حرفت میں تیزی سے ترقی کر رہا تھا۔ اسی عہد میں روسو، والٹیئر، گوئٹے، ڈارون اور دیگر لوگ پیدا ہوئے جنھوں نے فرسودہ تصورات پر کاری ضربیں لگائیں اور نئے افکار کی بنیاد ڈالی۔"[20]

یاسر پیرزادہ:

"1953ء میں دو امریکی سائنسدانوں سٹینلے ملر اور ہیرلڈ پورے نے شکاگو یونیورسٹی میں ایک حیرت انگیز تجربہ کیا۔ اس تجربے میں ان سائنسدانوں نے لیبارٹری میں مصنوعی طور پر ایسا ماحول، درجہ حرارت اور مختلف گیسوں کی آمیزش سے وہ مخصوص حالات پیدا کیے جن کے بارے میں سائنسدانوں کا اندازہ تھا کہ آج سے تین چار ارب سال قبل کرۂ ارض پر ویسے ہی حالات پیدا ہوئے ہوں گے، اس تجربے میں انھوں نے پانی، میتھین، ایمونیا اور ہائیڈروجن کا استعمال کرتے ہوئے ان کیمیائی اجزا کو وہ مخصوص ماحول فراہم کیا جو زمین پر چار ارب سال پہلے میسر تھا۔ دو ہفتوں کے بعد اس تجربے کے حیرت انگیز نتائج برآمد ہوئے اور سائنس دانوں نے مشاہدہ کیا کہ اس مخصوص ماحول میں گیسوں اور کیمیائی اجزا کے ملاپ سے امینو ایسڈ "Amino Acid" پیدا ہو گئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جو زندہ اجسام میں پروٹین بناتے ہیں اور یوں انھیں زندگی کا بنیادی جزو سمجھا جاتا ہے۔اس تجربے سے 20 کے قریب امینو ایسڈ پیدا ہوئے جو ایک غیر معمولی بات تھی اور اس بات نے سائنسدانوں کو ششدر کر دیا۔ یہ تاریخ کا ایک عجیب وغریب تجربہ تھا۔اس تجربے سے پہلی دفعہ انسان کو علم ہوا کہ کرۂ ارض پر ممکنہ طور پر کیسے زندگی کا ظہور ہوا ہوگا۔''[2]

☆☆☆

محمد بلال غوری:

''ترقی یافتہ معاشروں میں لگ بھگ 70 سال پہلے حادثات سے بچاؤ کے لیے گاڑیوں میں ائر بیگز لگانے کے تصور نے جنم لیا۔سب سے پہلے ایک جرمن انجینئر والٹر لنڈرر (Walter Linderer) نے یہ تصور پیش کیا اور پھر ایک جاپانی سائنسدان نے ائر بیگز کی کمرشل بنیادوں پر تیاری کے لیے 14 ممالک میں پیٹنٹ رجسٹر کروایا۔گذشتہ دو دہائیوں سے متمدن معاشروں میں ائر بیگز گاڑیوں کا جزو لاینفک بن چکے ہیں۔ جب بھی گاڑی حادثے کا شکار ہوتی ہے تو تصادم سے چند سیکنڈ پیشتر گاڑی میں لگے سنسر کی مدد سے ائر بیگز کسی غبارے کی مانند کھل کر ڈھال بن جاتے ہیں اور مسافر چوٹ لگنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ چونکہ جاپان آٹو موبائل انڈسٹری کا بے تاج بادشاہ ہے اس لیے ائر بیگز کی صنعت میں بھی ایک جاپانی کمپنی سرفہرست ہے جو آٹو موبائل پارٹس بنانے والی سب سے بڑی کمپنی ہے۔ چند سال قبل ایسی شکایات سامنے آئیں کہ متعدد گاڑیوں میں حادثے کے وقت ائر بیگز مکمل طور پر کھل نہیں سکے یا پھر پھٹ گئے اور یوں کئی افراد زخمی ہو گئے اور متعدد واقعات میں انسانی زندگیاں بھی ضائع ہوئیں۔فوری طور پر تحقیقات کا آغاز ہوا۔تمام کار ساز کمپنیوں نے خراب ائر بیگز تبدیل کرنے کے لیے گاڑیاں واپس منگوانا شروع کیں۔ کسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرکاری ادارے نے ان کا احتساب نہیں کیا۔ کسی عدالت نے ان کمپنیوں کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں دیا مگر آٹو موبائل کی مذکورہ کمپنی نے حفظ ماتقدم کے طور پر گذشتہ چند سال میں تیار کیے گئے تمام کے تمام 33.8 ملین ائر بیگز کو ناکارہ قرار دے دیا۔ اس فیصلے کی وجہ سے اس کمپنی کو 29.6 ارب ین خسارہ برداشت کرنا پڑا۔ جاپان کے تیسرے بڑے کارساز ادارے کو 45 لاکھ گاڑیاں واپس منگوانا پڑیں جس سے 300 ملین ڈالر کا نقصان ہوا، جبکہ سالانہ منافع میں 14 فیصد کمی واقع ہوئی......"

"ہمارے ہاں تو چیز بیچتے وقت لائف ٹائم وارنٹی دی جاتی ہے، باقاعدہ لکھ کر دیا جاتا ہے کہ خراب ہونے کی صورت میں کمپنی ذمہ دار ہوگی، مگر جب کلیم کرنے جائیں تو کوئی بات نہیں سنتا...... ہمارے ہاں وارنٹی محض تسلی و تشفی کا کام کرتی ہے، مگر یہ کافر بھی کس قدر بیوقوف ہیں جن کسٹمرز نے شکایت نہیں کی۔ انھیں بھی خود پیغام بھیج کر بلوا رہے ہیں کہ آئیں اور گاڑی کے ائر بیگز تبدیل کروائیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ گاڑی کو کمپنی کے ویئر ہاؤس تک لانے کے لیے جو اخراجات ہوں گے، وہ بھی کمپنی برداشت کرے گی۔"

"حال ہی میں بھارت کے فوڈ سیفٹی ادارے نے پانی کی ایک مشہور کمپنی کے تیار کردہ نوڈلز کا سیمپل لیا تو اس میں مونوسوڈیم گلوٹامیٹ کی مقدار معمول سے زیادہ تھی، لہٰذا مذکورہ بالا کمپنی نے پابندی سے بچنے کے لیے 5 کروڑ مالیت کے نوڈل مارکیٹ سے اٹھا کر تلف کیے...... برطانیہ کے معروف بزنس مین رچرڈ کوبڈن (Richard Cobden) نے کہا تھا: جہاں کہیں ساکھ کا بحران ہوتا ہے وہاں معیشت کا بحران ہوتا ہے۔ دنیا بھر کی تجارتی منڈیوں میں نیک نامی، اچھی شہرت اور کاروباری ساکھ ہاتھوں ہاتھ بکتی ہے مگر ہمارے ہاں یہ جنس مفقود ہے تو عالمی تجارت کیسے ہو؟ ہم ہیرا پھیری سے کمائے گئے کالے دھن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے زکوٰۃ، صدقات اور فطرانہ دے کر یہ سمجھتے ہیں کہ اب پچھلا حساب کلیئر ہوا، اب نئے سرے سے لوٹ مار شروع کی جائے۔''[22]

ڈاکٹر علی اکبر الازہری:

''ٹرانسپرنسی انٹرنیشنل' نے سالانہ گلوبل کرپشن رپورٹ 2009ء پیش کی جس کے بہت سے پہلو پاکستان اور عالم اسلام دونوں کے لیے قابل غور ہیں۔ دنیا کے 180 ممالک کی یہ جائزہ رپورٹ دراصل عالم اسلام کے لیے ایک عبرت نامہ ہے۔ اس میں دنیا کے دیانتدار ممالک کی لمبی قطار میں سب غیر مسلم مغربی ممالک نظر آتے ہیں جبکہ اسلامی دنیا کے بیشتر ممالک دوسری پست ترین انتہا پر کھڑے ہیں۔''[23]

مولانا وحید الدین خاں:

''میں نے ترقی یافتہ ملکوں کا بار بار سفر کیا ہے۔ میں نے پایا ہے کہ ان ملکوں میں کچھ چیزوں کا خاص اسٹینڈرڈ بن گیا ہے۔ یہ اسٹینڈرڈ اتنا مقدس ہے کہ کوئی کرپٹ آدمی بھی اس کو چھونے کی کوشش نہیں کرتا۔ مثلاً انفراسٹرکچر (Infrastructure) یعنی بنیادی اقتصادی سہولتیں جیسے سڑک، بجلی، ٹیلی فون، ٹرانسپورٹ وغیرہ، ان ملکوں میں آپ سفر کریں تو ہر جگہ اعلیٰ معیاری حالت میں نظر آئیں گی۔ پولیس کا محکمہ آپ کے ساتھ ہمدرد اور معاون جیسا معاملہ کرے گا۔ سرکاری دفتروں میں رشوت کے بغیر کام ہوگا۔''[24]

ڈاکٹر صفدر محمود:

''اگر آپ کو مغربی ممالک میں کچھ عرصہ رہنے کا موقع ملا ہے تو آپ نے مشاہدہ کیا ہوگا کہ یہاں ہر چہرہ آپ کو دیکھ کر ہلکا سا مسکراتا ہے۔ 'ہائے' یا گڈ مارننگ کہتا ہے اور آگے بڑھ جاتا ہے۔ یہ ان کی تربیت یا عادت ہوتی ہے، جیسے آپ شخصیت کا ناگزیر یا (In buit) حصہ کہہ سکتے ہیں ...... پاکستان اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے مسلمان ممالک میں آپ کو مسکراہٹ یا مسکرا کر استقبال کے مناظر بہت کم نظر آئیں گے۔"

"طویل عرصہ قبل جب میں آکسفورڈ میں حصول تعلیم کی خاطر گیا تو پہلی چھٹی آتے ہی لندن جانے کا ارادہ کیا۔ دل وطن سے اداس تھا، سوچا لندن میں کچھ ہم وطنوں سے مل کر اداسی کا علاج کروں گا۔ ہوسٹل سے نکلا تو بس سٹاپ پر جانا تھا، لیکن بس سٹاپ کا راستہ معلوم نہیں تھا۔ ہائی سٹریٹ کے فٹ پاتھ پر چلتے ہوئے ایک بوڑھی انگریز عورت کے پاس سے گزرا تو ہمت کر کے پوچھا: مم، معاف کرنا کیا آپ مجھے بس سٹاپ کا راستہ بتا سکتی ہیں؟ اس نے بزرگانہ مسکراہٹ سے میری طرف دیکھا اور بتایا کہ سیدھے چلتے جاؤ۔ تین بلاک چھوڑ کر دائیں طرف گلی میں مڑ جانا، سیدھے چلتے جانا تم بس سٹاپ پر پہنچ جاؤ گے۔ میں نے ایک سطحی سی مسکراہٹ زور لگا کر چہرے پر پیدا کی، شکریہ ادا کیا اور چلنے لگا۔ چند منٹوں کے بعد تین بلاک کا سفر طے کر کے دائیں جانب مڑنے لگا تو اچانک پیچھے مڑ کر دیکھا۔ وہ بزرگ خاتون وہیں کھڑی تھی اور اس کی نگاہیں، میرا تعاقب کر رہی تھیں۔ اس نے پھر مسکرا کر ہاتھ کے اشارے سے یہ پیغام دیا کہ تم ٹھیک راستے پر جا رہے ہو۔ اسے آپ خوش اخلاقی کی انتہا کہیے کہ اس خاتون کو یہ خدشہ تھا کہ میں اجنبی ہوں، کہیں غلط موڑ نہ مڑ جاؤں۔"

"میں آج کل (بمطابق 29 اپریل 2016ء) امریکہ کے قصبے میں مقیم ہوں۔ یہ پہاڑوں کے درمیان نہایت سرسبز و شاداب علاقے میں واقع ہے اور قدرتی حسن سے مالا مال ہے۔ چند روز قبل میں اونچی اونچی سڑکوں پر سر شام واک کر رہا تھا کہ تھک کر سڑک کے کنارے ایک چٹان پر بیٹھ گیا۔ میں جتنی دیر بیٹھا رہا۔ میرے پاس سے گزرنے والے ہر مرد و عورت نے مسکرا کر مجھے 'ہائے'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا۔ ہر گزرنے والی کار میں سے مجھ پر مسکراہٹ کے پھول برسائے گئے اور ہاتھ کے اشارے سے سلام کیا گیا۔ یوں یہ چند منٹوں کا قیام ایک خوشگوار اور دلفریب یاد بن کر میری زندگی کا حصہ بن گیا۔ خوشگوار یادیں زندگی کو خوبصورت بناتی ہیں جبکہ ناخوشگوار یادیں زندگی میں بیزاری پیدا کرتی ہیں۔ اس سے قومی رویے بنتے اور معاشرے تخلیق پاتے ہیں۔''[25]

''میں نے یورپ کے جمہوری ممالک کے اکثر وزرا کو عام ٹرینوں سے بغیر کسی شان وشوکت کے سفر کرتے دیکھا ہے اور میں نے انھیں نہ صرف عام لوگوں کی مانند زندگی بسر کرتے دیکھا ہے بلکہ جب وہ اقتدار سے نکلتے ہیں تو عام طور پر 'فقرے' پائے جاتے ہیں جن کے بنک اکاؤنٹ میں پندرہ دن مہینہ کے خرچ سے زیادہ کچھ نہیں ہوتا ...... جمہوری ممالک نے سرکاری سطح پر سخت احتساب' کڑی نگرانی اور مستقل جوابدہی کا نظام رائج کیا ہوا ہے۔ سیاستدان ہمہ وقت اس نظام کے کٹہرے میں کھڑے رہتے ہیں۔ قومی خزانے کو مقدس امانت کا درجہ حاصل ہے۔''[26]

''پرانی بات ہے لیکن سن لیجئے ہماری کرکٹ ٹیم نے میچ جیتا تو ہمارے اس وقت کے وزیراعظم جناب میاں نواز شریف نے کھڑے کھڑے تقریب میں ٹیم کے لیے 50 ہزار پونڈ کے انعام کا اعلان کر دیا۔ وہاں جان میجر بھی موجود تھا۔ اس نے حیرت زدہ ہو کر کہا:

"Mr Prime Minister, do you mean it?"

''جناب وزیراعظم، کیا آپ سچ مچ 50 ہزار پونڈ دے رہے ہیں؟ مجھے تو پانچ ہزار پونڈ دینے کے لیے بھی منظوری لینا پڑتی ہے'' ...... برطانیہ کی خاتون آہن طویل عرصے تک وزیراعظم رہنے والی مارگریٹ تھیچر نے لکھا ہے کہ وزیراعظم ہاؤس 10 ڈاؤننگ سٹریٹ کے پلنگ پرانے ہو کر چوں چوں کرتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صوفے سیٹ پرانے اور نہایت میلے تھے، لیکن پارلیمنٹ فرنیچر کی خرید اور دوسرے سازوسامان کے لیے 40 پچاس ہزار پونڈ کی منظوری دینے کی راہ میں روڑے اٹکاتی تھی۔''[27]

''1945ء میں جب ہندوستانی وائسرائے لارڈ ویول نے ہندوستانی رہنماؤں کو شملہ کانفرنس کے لیے بلایا تو شدید گرمی کے سبب ان کے لیے ٹرین میں ٹھنڈے کمروں کا انتظام کیا گیا۔ گاندھی نے عام ڈبے میں سفر کو ترجیح دی۔ امریکی پریس کا نمائندہ پرسٹن گروور گاندھی کے دورے کو کور کر رہا تھا۔ اس سے گاندھی کی حالت دیکھی نہ گئی تو اس نے ایک چٹ لکھ کر گاندھی کو بھجوائی ''آپ گزشتہ چوبیس گھنٹوں سے سو نہیں سکے۔ شملہ پہنچ کر آپ کام نہیں کر سکیں گے۔ تھوڑی دیر کے لیے ٹھنڈے کمرے میں جا کر آرام کر لیں، جہاں ہر اسٹیشن پر استقبال کرنے والا ہجوم آپ کو ڈسٹرب نہ کر سکے گا۔'' گاندھی نے جواباً لکھا ''شکریہ! مجھے گرمی میں پگھلنے (Melt) دیجیے۔ میں اپنے عوام کے قریب رہنا چاہتا ہوں۔''[28]

جاوید چودھری:

''1956ء میں لال بہادر شاستری بھارت میں ریلوے کے وزیر تھے۔ ان کے دور میں جنوبی بھارت میں ریل کا حادثہ ہوا۔ اس حادثے میں 33 لوگ مارے گئے۔ لال بہادر شاستری نے حادثے کی ذمہ داری قبول کی اور وزارت سے استعفیٰ دے دیا۔ ان کے استعفے کے ایک برس بعد 29 ستمبر 1957ء کو ساہیوال (پاکستان) میں بھی ریل کا ایک حادثہ ہوا جس میں 250 لوگ جاں بحق ہو گئے۔ اس دور میں مسلم لیگی رہنما پاکستان ریلوے کے وزیر تھے۔ قومی اسمبلی میں کسی رکن نے لال بہادر شاستری کا واقعہ بیان کیا اور وفاقی وزیر سے مستعفی ہونے کی درخواست کی۔ محترم وزیر اس وقت ایوان میں موجود تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ فوراً اپنی نشست پر کھڑے ہوئے اور بولے: میں الحمد اللہ مسلمان ہوں اور کسی مسلمان کو کسی ہندو کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔''[29]

ارشاد احمد عارف:

''امریکہ میں ارکانِ اسمبلی کو اپنی پارٹیوں اور قیادت سے اختلاف کا حق حاصل ہے۔ وہ اپنی ہی پارٹی کے پیش کردہ بل کی مخالفت میں ووٹ دے سکتے ہیں۔ امریکہ میں ایک آنے کی بے ضابطگی اور اپنے عہدہ و منصب کے ناجائز استعمال پر صدر کا مواخذہ ہوتا ہے۔ صدر کلنٹن کو اس بات پر جوابدہی کا سامنا کرنا پڑا کہ وہ اپنے ایک دوست کو صدارتی طیارے سے چین لے کر گئے جبکہ اس دوست کا چین میں ذاتی کاروبار تھا۔''[30]

ڈاکٹر عبدالقدیر خان:

''اپنے دَور میں انھوں (امریکی صدر ہیری ٹرومین) نے جس طرح اہم فیصلے کیے کسی اور امریکی صدر نے نہیں کیے۔ اپنی ریٹائرمنٹ کے بعد جوان کا طرزِ زندگی تھا وہ سب کے لیے قابلِ تقلید ہے۔ جب وہ ریٹائر ہوئے تو ریاست میسوری میں رہائش اختیار کی۔ یہ وہ گھر تھا جوان کی بیگم کو اپنے والدین سے ورثے میں ملا تھا اور سوائے صدارتی دَور کے وہ تمام عمر اس مکان میں رہے تھے۔ جب وہ 1952ء میں صدارت سے ریٹائر ہوئے تو ان کی پنشن سالانہ تقریباً 13507.72 ڈالر تھی۔ کانگریس کو جب علم ہوا کہ وہ اس پنشن میں سے ہی اپنے ڈاک کے اور دوسرے اخراجات برداشت کر رہے ہیں تو ان کی پنشن ریٹائرمنٹ کی تاریخ سے 25000 ڈالر مقرر کر دی۔ جب صدر آئزن ہاور نے صدارت کا حلف اٹھایا تو سابق صدر ٹرومین اور ان کی بیگم بیس خود گاڑی چلا کر میسوری واپس گئے۔ سکیورٹی کا کوئی آدمی ان کے ساتھ نہ تھا۔ جب وہ ریٹائر ہوئے تو بڑی بڑی کمپنیوں نے انھیں بڑی بڑی تنخواہیں آفر کیں لیکن انھوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ آپ کو میری ضرورت نہیں بلکہ آپ صدر امریکہ کی خدمات چاہتے ہیں۔ وہ میری ملکیت نہیں ہے وہ امریکی عوام کی ملکیت ہے اور وہ برائے فروخت نہیں ہے۔ بعد میں جب 6 مئی 1971ء کو کانگریس نے ان کو 87 ویں سالگرہ کے موقع پر میڈل آف آنر دینا چاہا تو انھوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ میں نہیں سمجھتا تھا کہ میں نے کوئی ایسا کام کیا ہے کہ جس کی وجہ سے یہ انعام دیا جائے۔ جب وہ صدر تھے تو وہ ہمیشہ اپنے سفر، کھانے کے اخراجات خود اٹھاتے تھے۔''[31]

قمر الدین خان:

''چند برس پہلے (فروری 2010ء سے) اٹلی میں ریلوے اسٹیشن پر پولیس کے سپاہی کا سامنا ایک مطلوب دہشت گرد سے ہوگیا۔ وزیر داخلہ نے پارلیمنٹ میں جو ابتدائی بیان دیا اس کے مطابق مطلوب مسلح تھا، اس بنا پر سپاہی نے اس پر پہلے گولی چلا کر ہلاک کر دیا۔ ایک ہفتہ بعد وزیر داخلہ نے پھر پارلیمنٹ میں کھڑے ہو کر انتہائی شرمساری کے ساتھ بتایا کہ مزید تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ مطلوب غیر مسلح تھا، سپاہی نے بلا جواز اسے ہلاک کیا ہے اور وزیر داخلہ نے اس کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے پارلیمنٹ میں اپنا استعفیٰ پیش کر دیا۔''[32]

ایم طفیل:

''ہر مہذب اور ترقی یافتہ معاشرے میں انصاف کی ضرورت واہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ دوسری جنگ عظیم کے دوران جب جرمنی نے برطانیہ کو بُری طرح اپنا ہدف بنایا اور جنگی طیاروں کے ذریعے شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تو ایک موقع پر ملک بھر کے وکلاء اور عوامی نمائندوں نے ایک احتجاجی ریلی کی صورت میں اس وقت کے وزیر اعظم ونسٹن چرچل کی رہائش گاہ کے باہر زبردست مظاہرہ کیا اور جنگی طیاروں کی تباہ کاریوں کے خلاف شدید

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احتجاج کیا۔سر ونسٹن چرچل نے رہائش گاہ سے باہر آ کر احتجاج کرنے والوں سے خطاب کرتے ہوئے استفسار کیا کہ ''کیا لوگوں کو عدالتوں سے انصاف مل رہا ہے؟'' یہ بے موقع محل ایک استفسار تھا لیکن مظاہرین نے اس کا مثبت جواب دیا اور کہا کہ ہاں ہر شہری کو عدالتوں سے انصاف مل رہا ہے۔اس پر سر ونسٹن چرچل نے کہا کہ پھر آپ مطمئن رہیں کامیابی ہمارا مقدر ہے۔''[33]

تنویر قیصر شاہد:

''میرا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ امریکہ میں رہنے والے پر امن مسلمان شہریوں کو ملک بھر میں جتنی شاندار مذہبی آزادیاں حاصل ہیں،شاید ان امریکی مسلمانوں کو ان کے آبائی مسلمان ممالک میں بھی اتنی قابلِ قدر آزادیاں حاصل نہیں۔''[34]

منو بھائی:

''انسانی ترقی کے انڈکس میں دنیا کے بہترین قرار دیے جانے والے ملک ناروے میں ابتدائی تعلیمی اداروں میں بچوں کے داخلے کی عمر کم از کم چھ سال رکھی گئی ہے جس پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے۔یعنی چھ سال سے کم عمر کے بچوں کو داخل کرنا قابلِ مواخذہ جرم ہے۔دیگر یورپی اور مہذب کہلانے کے مستحق ملکوں اور معاشروں میں تعلیمی اداروں میں داخلے کی عمر چھ یا سات سال سے کم نہیں ہو سکتی۔آسٹریلیا میں گیارہ سال سے کم عمر کے بچوں کا امتحان یا ٹیسٹ نہیں ہو سکتا......مشرقی جرمنی کے سوشلسٹ معاشرے میں والدین پر پابندی تھی کہ وہ بچے کے پیدا ہونے کے بعد تعلیمی ادارے میں اندراج کروا دیں لیکن بچے کی پیدائش کے پورے چھ سال بعد تعلیمی ادارہ بچے کو سکول کے ہاسٹل میں داخل کروانے کے لیے بچے کے گھر بھی پہنچ جاتا تھا۔''

''برطانیہ کے 'مونٹی سری' اور امریکہ کے 'ہیڈ سٹارٹ' ابتدائی تعلیمی نظام میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیال رکھا جاتا ہے اور یہ بہت ضروری بھی ہوتا ہے بچوں کو کھیل کود کے دلچسپ اور بارونق ماحول میں تعلیم دی جائے۔ تعلیم سے بھی زیادہ ضروری ہے کہ بچے کی تربیت کی جائے۔ اس کے ننھے نازک دل میں پڑھنے لکھنے، سمجھنے سمجھانے کا شوق پیدا کیا جائے۔ امریکہ میں ابتدائی سکول کی استانیاں داخل ہونے والے بچوں کے ساتھ ان کے سکول میں داخلے سے پہلے رابطہ کرتی ہیں۔ ان بچوں کے ساتھ دوستی قائم کرتی ہیں تاکہ سکول میں داخل ہونے والے بچے کو ماں سے عارضی طور پر الگ ہوتے وقت ماں جیسی (ماں سی) استانی میسر آئے جس سے ان کا اعتماد بحال ہو اور وہ کوئی اجنبیت محسوس نہ کرے اور تعلیم و تربیت پر توجہ دے سکے۔"[35]

خلیل احمد نینی تال والا:

"کینیڈا میں مارچ ہالیڈے ہے۔ یہاں میری فیملی بھی رہتی ہے تو ان کے ساتھ مارچ ہالیڈے منانے کے لیے ہم نے ایک ہفتے کا پروگرام (2013ء) ترتیب دیا۔ ہفتہ کی صبح ہم نے 1800 کلومیٹر جانے کا پروگرام مارخم سٹی سے شروع کیا۔ 250 کلومیٹر کے بعد کنگسٹن میں جو ایک خوبصورت جھیل نما جزیرہ ہے۔ ہم نے وہاں پہنچ کر مچھلی کے شکار کا پروگرام رکھا۔ کینیڈا میں مچھلی کے شکار کے لیے بھی لائسنس لینا پڑتا ہے، جو بآسانی آن لائن مل جاتا ہے مگر ایک شرط ہوتی ہے کہ آپ صرف تین مچھلیاں ہی ایک وقت میں شکار کر سکتے ہیں اور اگر آپ کے جال میں چوتھی مچھلی آجائے تو آپ اس کو واپس سمندر یا جھیل میں ڈال سکتے ہیں یا پھر آپ شام تک مچھلی پکڑتے رہیں اور پھر اس کو کانٹے سے نکال کر واپس سمندر یا جھیل میں چھوڑتے رہیں۔"[36]

"18 مارچ 1967ء میں سب سے پہلے پاکستان سے باہر جانے کا اتفاق ہوا۔ خالص کاروباری سفر تھا۔ اس زمانے میں پاکستان میں پاسپورٹ حاصل کرنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکل البتہ ویزوں کا حصول بہت آسان تھا۔ صرف امریکہ، یورپ میں، سوئٹزر لینڈ، تمام سوشلسٹ کمیونسٹ ممالک میں جانے کے لیے ویزے لیے جاتے، بقایا 97 فیصد آن آرائیول ویزے ملتے تھے۔ لہٰذا بہت نزدیک سے مشاہدات ہوتے تھے۔ جگہ جگہ کی تہذیب، ثقافت، تمدن، زبان، مذہب، رہن سہن، کھانے، کرنسیاں، مہنگائی کی شرح، تعلیم غرض پوری دنیا سے بآسانی واقفیت ہو جاتی تھی۔ یورپ، امریکہ وغیرہ میں تعلیم و تہذیب بہت نمایاں ہوتی تھیں جو آج بھی ہے...... ایک نمایاں فرق یورپ اور امریکہ میں انسانوں کے ساتھ ساتھ پرندوں، چرندوں، درختوں کے حقوق خصوصاً خواتین کے ساتھ بھی مردوں کی طرح برابر کے حقوق تھے جو آج بھی بہت نمایاں ہیں۔ اب تو ان کے حقوق کی حفاظت کے لیے بین الاقوامی طور پر بھی قوانین متعارف کرانے کے ساتھ ساتھ ادارے بھی معرضِ وجود میں آ چکے ہیں۔''

''ایک مرتبہ میں اپنے غیر ملکی دوست، جو جرمنی میں رہتا تھا، چند دن اس کے گھر میں قیام پذیر تھا۔ اس نے رنگ برنگی خوبصورت چڑیاں پال رکھی تھیں۔ ایک رات دو چڑیاں آپس میں لڑ پڑیں، ایک کی چونچ ٹوٹ گئی۔ صبح جب وہ دانہ ڈالنے گیا تو اس نے زخمی چڑیا کو دیکھا تو وہ دفتر جانے کے بجائے چڑیا کو پنجرے سمیت پرندوں کے ہسپتال لے گیا۔ واپسی پر اس نے خوشی خوشی بتایا کہ ڈاکٹر نے اس کی چڑیا کا آپریشن کر کے اس کی جان بچا دی۔ اس میں اس کا آدھا دن صرف ہوا اور تقریباً 50 ڈالر لگے۔ میں نے اس سے کہا کہ ایک چڑیا تو چند ڈالر میں آ جاتی ہے، وہ اس چڑیا کو اڑا دیتا اور نئی 50 ڈالر میں 10 پندرہ مل جاتیں۔ اس دوست نے مجھے بڑے غصے سے دیکھ کر کہا کہ تم جان کو دولت میں تولتے ہو۔ تم کیسے انسان ہو۔ تمھارے نزدیک ایک چڑیا کی جان جان نہیں ہے۔ میں واقعی بہت شرمندہ ہوا کہ میں نے کیوں ایسا کہا۔ اسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح ایک رات کینیڈا میں باہر کھانا کھا کر گھر تقریباً آدھی رات کو لوٹ رہے تھے کہ ایک سڑک پر ٹریفک جام تھا۔ معلوم ہوا کہ سڑک پر ایک ہرن کھیتوں سے نکل کر گاڑی سے ٹکرا کر زخمی ہوگیا۔ پولیس کی گاڑیاں مع ایمولینس اس جنگلی ہرن کی جان بچانے کی کوشش کر رہی ہیں اور ساتھ ساتھ پولیس والے گاڑی کے ڈرائیور سے یہ جاننے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ تیز رفتاری سے تو نہیں گزر رہا تھا۔ اس سڑک پر ہرن کے گزرنے کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ جہاں ایسا بورڈ لگا ہو تو گاڑی آہستہ چلائی جاتی ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ڈرائیور کی لاپروائی تھی تو اس کو سزا ہو سکتی ہے۔ سوچیے، ایک وہ لوگ ہیں جو درختوں' پرندوں' چرندوں کی جان کو جان سمجھتے ہیں اور ایک ہم اپنے ہی بھائیوں کی جانیں مسلکوں کی بھینٹ چڑھا رہے ہیں۔''[37]

رضا علی عابدی:

''میں پچھلے دنوں (جون 2015) اسکاٹ لینڈ گیا۔ وہ تو کوئی سرزمین اور علاقہ نہیں، عجوبہ ہے! سب کچھ سمٹا ہوا، سلیقے سے آراستہ، قدم قدم پر قرینہ، سڑکوں اور ریلوں اور پلوں اور گلی کوچوں کو جانے دیجیے، انھوں نے تو پہاڑوں، جھیلوں، دریاؤں اور جنگلوں کو بھی ایسے سنبھال کر رکھا ہے کہ دنیا دیکھے تو رشک کرے۔ قدرت کے حسن کا یہ عالم ہے کہ کچھ تو خود قدرت نے عطا کیا ہے، باقی انسانی ہاتھوں نے سنوارا ہے۔ ان منظروں کو خود تو روح میں اتارتے ہیں، چاہتے ہیں کہ دنیا کے لوگ بھی آکر ان نظاروں کو سراہیں اور پہاڑی پگڈنڈیوں پر میلوں پیدل چلیں، چشموں میں ہاتھ دھوئیں۔ دیہات کی سڑکوں پر تا حدِ نگاہ بائیسکل چلائیں، پھولوں کو دیکھ کر ان کے حسن کو داد دیں، کیونکہ جیسے پھول سکاٹ لینڈ میں کھلتے ہیں، میں نے ویسے پھول کہیں اور نہیں دیکھے۔ دیہات کی سڑکوں کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ جھیلوں کے کنارے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنارے چلتی ہیں اور اگر آپ کے ایک ہاتھ پر جھیل اور دوسرے پر پہاڑ ہوں تو یہی جی چاہتا ہے کہ منزل دور سرک جائے......''

''اسکاٹ لینڈ کے اس پہاڑی علاقے کے ایک چھوٹے سے شہر اوبن کے ایک مہربان گھرانے میں ہمارا قیام تھا، اتنا مہرباں کہ جب ہم تھک جاتے تھے تو کہا کرتے تھے کہ اب گھر چلیں۔ اوبن میں قدم قدم پر ان جوانوں کے گیسٹ ہاؤس ہیں جو اپنا وزن پیٹھ پر اٹھائے دنیا کی سیر کیا کرتے ہیں......''

''گلاسکو کے قریب اسکاٹ لینڈ کی مشہور وہسکی کشید کرنے والی ایک فیکٹری دیکھی۔ وہاں وہسکی کی کچھ بوتلیں دفن کر کے بھلا دی گئی ہیں کہ بہت عرصے بعد نکالی جائیں گی تو کیسی غضب کی شراب کہنہ برآمد ہو گی۔ ہمارے ایک مشہور شاعر نے وہ مقام دیکھا تو کہا کہ مجھے بھی یہیں دفن کرنا۔ فراخ دلی کی بات ہو تو میں اسکاٹ لینڈ والوں کے دل کی بات کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مجھے یقین ہے جیسا ماحول ہو، دل بھی ویسے ہی ہو جاتے ہیں۔ جھیلوں کی طرح شفاف اور جھرنوں کی طرح نغمہ سرا۔ کسی سے بات کرو تو برا منہ بنانے کے بجائے خوش ہوتے ہیں۔ کسی سے راستہ پوچھو تو خوشی سے کھل اٹھتے ہیں اور اگر بس چلے تو انگلی پکڑ کر اس جگہ پہنچا دیں۔ راہ چلتے اجنبی کو بھی ہائے کہتے ہیں......بس یہی مزاج پورے اسکاٹ لینڈ کا ہے۔ خوبی سے چلتا ہوا نظام جیسے کوئی چلا نہ رہا ہو، خود ہی چل رہا ہو۔ میں نے اوبن میں اپنے میزبان ارشد سے پوچھا کہ اس شہر میں جرائم تو ہوتے ہوں گے۔ کہنے لگے کہ ہم کبھی اپنے گھر کو تالہ لگائے بغیر چلے جاتے ہیں، کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔ اکا دکا جرم ہوتے ہیں وہ بھی چھوٹے موٹے۔''[38]

عطاالحق قاسمی:

''مغرب کے ترقی یافتہ ممالک جنت ارضی کا نقشہ پیش کرتے ہیں۔ بقول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقبال:

؎ فردوس جو تیرا ہے کسی نے نہیں دیکھا
افرنگ کا ہر قریہ ہے فردوس کا مانند

یہ شعر اگر آج کسی نے کہا ہوتا تو اس کے پہلے مصرعے میں موجود ایک لطیف سی شاعرانہ شوخی کے حوالے سے ہزار کافرانہ مطالب اخذ کیے جاتے بلکہ اقبال کی زندگی میں اگر طالبان ہوتے تو اقبال اپنی اجتہادی سوچ کے باعث ان 'جہادی' طالبان کے ہاتھوں قتل ہی ہو جاتے۔ بہرحال حقیقت یہی ہے کہ مغرب واقعی فردوس کی مانند ہے۔ دریا' نہریں' باغات اور ہر طرف حوریں ہی حوریں جو کسی بھی اچھے یا برے عمل کے صدقے میں جنتیوں کی دسترس میں ہوتی ہیں۔ مجھے دیارِ فرہنگ کے دیہات خصوصاً بے حد خوبصورت لگتے ہیں، ان کے یہ دیہات ان کے شہروں سے کہیں زیادہ خوبصورت ہیں اور ان میں وہ تمام سہولتیں بھی مہیا کی گئی ہیں جو شہروں میں رہنے والوں کو میسر ہیں۔ اہلِ مغرب میں اچھائی اور برائی کا تصور ہم سے مختلف ہے۔ میں لفظ مختلف قدرے مختلف معنوں میں استعمال کر رہا ہوں۔ ہمارے ہاں بھی اس عمل کو اچھائی ہی سمجھا جاتا ہے جو مغرب میں بھی اچھائی ہی کی ذیل میں آتی ہے مگر فرق صرف عمل کا ہے۔ سچ بولنا، وعدے کی پاسداری، وقت کی پابندی کرنا، ملکی قوانین کا احترام کرنا اور اس طرح کی دوسری صفات اہلِ مغرب کا خاصہ ہیں اور وہ ان کی مکمل پاسداری کرتے ہیں جبکہ ہمارے ہاں یہ باتیں وقت گزاری کے لیے کی جاتی ہیں۔ ان پر عمل کرنے والے ٹانواں ٹانواں ہی نظر آتے ہیں۔ مغرب میں جن اعمال کو برا سمجھا جاتا ہے، ان میں ملاوٹ کرنا، دھوکہ دینا، بول بچن (Lip Service)، ذخیرہ اندوزی، ناجائز منافع خوری، ہر قسم کا استحصال اور اس طرح کے دوسرے اعمال برائی کے زمرے میں شامل ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ ہمارے ہاں اب انھیں برائی بھی کم کم ہی سمجھا جاتا ہے۔''

''جہاں تک جنسی تعلقات کا تعلق ہے، اہل مغرب آپ کو اس ضمن میں بہت 'کھلے ڈلے' نظر آئیں گے۔ تاہم اس حوالے سے بھی ان کی اپنی اخلاقیات ہیں جو ہمیں سمجھ نہیں آسکتیں۔ وہاں کسی خاتون کو گہری نظروں سے دیکھنا بھی Abuse کے زمرے میں آتا ہے۔ دوسری طرف ہمارے 'پاک صاف' معاشرے میں جتنے ہولناک جنسی جرائم ہیں، ان کی صرف ایک معمولی سی جھلک میڈیا پر نظر آتی ہے، اگر ان پر سے پوری طرح پردہ اٹھ جائے تو ہم لوگ ایک دوسرے سے آنکھیں چراتے نظر آئیں۔ اس نوح کے کچھ جرائم مغرب میں بھی ہوتے ہیں جس کی وجہ جنس کی افراط اور ہمارے ہاں ہونے والے جرائم کی وجہ جنس کی تفریط ہے۔ تاہم ایک فرق یہاں بھی ہے وہ اپنا پورا کچا چٹھا سامنے لے آتے ہیں اور پھر اس کی اصلاح کے لیے کوششیں کرتے ہیں جبکہ ہم لوگ ان پر پردہ ڈالنے میں لگے رہتے ہیں اور یوں اصلاح کی نوبت ہی نہیں آتی۔''[39]

''سویڈن میں مقیم میرا غائبانہ پاکستانی دوست امجد شیخ ایک تخلیقی نوجوان ہے ......خط ملاحظہ فرمائیں۔

قابل احترام قاسمی صاحب!

''خدا جانے کن کن ممالک کی خاک چھانتے اور دنیا گھومتے میں یہاں وسطی سویڈن کے مغربی ساحل پر بس گیا ہوں۔ جنگل کے کنارے ایک چھوٹا سا آشیانہ ہے۔ میں یہاں بہت خوش ہوں۔ سب لوگ ٹیکس دیتے ہیں۔ وقت پر آتے ہیں۔ کوئی جھوٹ نہیں بولتا۔ کوئی کسی کو دھوکا نہیں دیتا۔ میاں بیوی میں تلخی ہو جائے تو شرافت سے الگ ہو جاتے ہیں۔ سرکاری کاموں میں رشوت کا چلن بھی نہیں ہے۔ شراب پی کر لوگ گاڑی ڈرائیو نہیں کرتے اور اگر گاڑی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلانی ہو تو شراب نہیں پیتے۔ قانون کا احترام عبادت کی طرح کرتے ہیں۔ قاسمی صاحب! آپ ہمیں پاکستان بلاتے ہیں۔ آپ چاہتے ہیں کہ ہم اپنی جنت چھوڑ کر وہاں آبسیں؟ حضور آپ کا ''دانہ گندم'' اتنا زور آور نہیں۔''[40]

خالد صدیقی:

''16 جولائی 2008ء بوقت ساڑھے گیارہ بجے دن ائر کینیڈا کی پرواز سے امریکہ کے شہر ڈیلس پہنچا۔ آبادی کے لحاظ سے امریکہ دنیا میں تیسرے نمبر پر ہے۔ اس کی آبادی تقریباً 300 ملین ہے۔ اندازے کے مطابق مسلمانوں کی آبادی 40 لاکھ سے کم نہیں۔ ہندوؤں کی تعداد 10 لاکھ اور بدھ کے ماننے والے تقریباً ایک فیصد ہیں۔ امریکی بہت محنتی ہیں اور اسی محنت اور جذبے نے ان کے ملک کو سپر پاور بنا دیا ہے۔ یہاں مکانات کی تعمیر میں لکڑی کا زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ لکڑی سے بنے یہ مکانات نہایت خوبصورت ہیں۔ گھر کا سارا کام خود کرنا ہوتا ہے۔ ملازموں' ماسیوں' ڈرائیوروں' خانساماؤں کا کوئی تصور نہیں۔ صفائی ستھرائی کے معاملے میں نہایت اصول پسند ہیں۔ کہیں بھی کچرے کا نام ونشان نظر نہیں آئے گا۔ درخت بے شمار ہیں اور بڑے بڑے جنگل بھی۔ درخت کاٹنا جرم ہے۔ موسم بہار میں ہر طرف سبزہ ہی سبزہ اور ہر طرف پھول کھلتے ہیں۔ یہاں کے لوگ پھولوں کے شیدائی ہیں اور گھر کے باہر کیاریوں کو پھولوں سے بھر دیتے ہیں۔ گھر کے باہر لگی گھاس کو تراشنا ضروری ہوتا ہے وگرنہ جرمانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ ماحول میں کوئی آلودگی نہیں۔ سڑکیں کشادہ' پختہ اور ہموار ہیں۔ کار اگر 100 میل کی رفتار سے جا رہی ہے تو ڈیش بورڈ پر رکھے ہوئے گلاس کے پانی میں کوئی ارتعاش پیدا نہیں ہوتا۔ حد رفتار 80 میل فی گھنٹہ ہے۔ یہاں کے لوگ ٹریفک قوانین پر سختی سے عمل کرتے ہیں۔ سڑکوں پر ہزاروں لاکھوں گاڑیاں رواں دواں ہیں' لیکن سب اپنی قطار میں چلتے ہیں۔ کوئی ہارن نہیں بجاتا۔ کوئی دوسرے سے سبقت لے جانے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوشش نہیں کرتا۔ کہیں کسی سڑک پر آپ کو ٹریفک کانسٹیبل نظر نہیں آئے گا۔"

"مذہب کے اعتبار سے یہاں کئی فرقے موجود ہیں۔ کوئی پروٹسٹنٹ ہے، کوئی کیتھولک تو کوئی بپٹسٹ۔ کوئی ایک خدا کو مانتا ہے، کوئی تثلیث کا قائل ہے تو کوئی نیچر کا۔ ہر اتوار چرچ کی سروس میں متعدد افراد شریک ہوتے ہیں۔ مذہب کی بنیاد پر کوئی تعصب نہیں اور نہ ہی عقائد کے نام پر آپس میں کوئی اختلاف ہے۔ لوگ دوسرے مذاہب سے بھی رواداری اور خلوص کا برتاؤ رکھتے ہیں۔ جہاں مسلمان آباد ہیں وہاں خاصی تعداد میں مسجدیں اور مدرسے قائم ہیں۔ دینی تعلیم دی جاتی ہے۔ امریکہ میں خواندگی کی شرح 100 فیصد ہے۔ ہائی سکول تک تعلیم ضروری اور مفت ہے۔ ہائی سکول کے بعد کالج و یونیورسٹی کی تعلیم شروع ہوتی ہے جو کم از کم چار سال کی ہوتی ہے اور فیس دینا پڑتی ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے مواقع بہت ہیں اور دنیا کی مشہور ترین درس گاہیں بھی یہیں ہیں۔ جہاں ہر قسم کی اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہے لیکن ان میں داخلہ صرف میرٹ کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ ہر شخص کو پڑھنے کا شوق ہے جہاں بھی موقع ملے کتاب نکال لیتے ہیں اور پڑھتے رہتے ہیں۔ عام زندگی میں بااخلاق ہیں اور ایک دوسرے سے مسکرا کر ملتے ہیں۔ اپنے کام سے کام رکھتے ہیں اور کسی کے معاملے میں دخل نہیں دیتے۔ مرد و خواتین سب ہی بازاروں، سڑکوں، پارکوں اور بسوں میں ایک ساتھ ہوتے ہیں لیکن ہر شخص اپنے کام میں مگن رہتا ہے۔ لوگوں کو کتے پالنے کا بھی بہت شوق ہے۔ کوئی گھر ایسا نہیں جہاں کتا نہ ہو۔ کتے سے اپنی اولاد کی طرح محبت کرتے ہیں۔ یہاں اوسط عمریں زیادہ ہوتی ہیں۔ 90 برس کی عمر عام ہے جبکہ خواتین 100 برس سے بھی زیادہ جیتی ہیں۔ حکومت ضعیفوں کا خاص خیال رکھتی ہے۔ جب وہ بالکل نحیف نزار ہو جاتے ہیں تو انھیں اولڈ ہاؤسز منتقل کر دیا جاتا ہے۔ پاکستانی جو اپنا وطن چھوڑ کر امریکہ آ بسے اور یہاں شہریت حاصل کر لی، ان کی تعداد لاکھوں میں ہے۔"[1]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہد جتوئی:

''میجر لینگ لینڈز 1917ء میں انگلینڈ کے شہر ہل (Hull) میں پیدا ہوئے۔ 1918ء میں ان کے والد کا انتقال ہو گیا۔ انھوں نے بہت مشکل حالات میں تعلیم حاصل کی۔ 1936ء میں انھوں نے انگلینڈ کے ایک سکول میں ریاضی کے استاد کی حیثیت سے اپنے کیریئر کا آغاز کیا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران وہ فوج میں بھرتی ہوئے اور برٹش انڈین آرمی کے ایک 'کمانڈو' کی حیثیت سے 1944ء میں غیر منقسم ہندوستان آئے۔ 1947ء میں جب برصغیر تقسیم ہوا تو میجر لینگ نے یہاں رہنا پسند کیا اور پاک فوج کی تربیت کی۔ 7 سال تک وہ پاک فوج کے ایڈوائزر رہے، لیکن ان میں ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ وہ اپنے سابقہ پیشے تدریس کو دوبارہ اختیار کر لیں۔ 1954ء میں وہ ایچی سن کالج لاہور سے وابستہ ہو گئے اور ریاضی کے استاد کے طور پر خدمات انجام دیں۔ 1980ء کے عشرے میں انھوں نے شمالی وزیرستان میں رزمک کیڈٹ کالج کے سربراہ کی حیثیت سے ذمہ داری سنبھالی۔ 1989ء میں انھوں نے کوہ ہندوکش کے خوبصورت شہر چترال میں اپنے تعلیمی ادارے کی بنیاد رکھی۔ پہلے وہاں سکول اور پھر کالج قائم کیا جو ان کے نام سے منسوب ہے۔ انھوں نے اپنی تنخواہ صرف 160 پاؤنڈز یعنی پاکستانی 20 ہزار روپے ماہانہ مقرر کی۔ انھوں نے ساری زندگی شادی نہیں کی۔ اپنے انٹرویو میں انھوں نے شادی نہ کرنے کی وجہ یہ بتائی کہ اگر وہ کسی پاکستانی یا برطانوی خاتون سے شادی کرتے تو وہ خاتون پہلا مطالبہ یہ کرتی کہ واپس انگلینڈ چلو، لیکن میں پاکستان نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔ ان کے بھائی گزشتہ 60 سال کے عرصہ میں ان سے چار بار ملنے آئے لیکن وہ شاید ایک بار ہی انگلینڈ جا سکے۔ ان کے شاگردوں میں بڑے بڑے لوگ ہیں، جن میں پاکستان تحریکِ انصاف کے صدر عمران خان،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنما اعتزاز احسن، وفاقی وزیر داخلہ چودھری نثار علی خاں اور دیگر شامل ہیں۔ ایک شاگرد نے انھیں ہوائی جہاز کا ٹکٹ دینے کی بھی پیشکش کی لیکن وہ پھر بھی انگلینڈ نہیں گئے۔ وہ پاکستان کے بچوں کو انتہائی معیاری تعلیم دینے کی دھن میں مگن رہے۔ انھیں یہ بھی پتہ تھا کہ پاکستان کے حالات کیا ہیں اس کے باوجود انھوں نے اپنے مشن کو جاری رکھا۔ 1988ء میں انھیں اغوا بھی کر لیا گیا۔ وہ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ میں اغوا کاروں کے ساتھ مسلسل ساڑھے 6 گھنٹے تک پہاڑی علاقوں میں چلتا رہا۔ آخر کار وہ مجھے ایک جگہ لے گئے جہاں چار افراد پہلے سے قید تھے۔ میں ان میں وی آئی پی مغوی تھا۔ فوج اس گاؤں پر حملہ نہیں کر سکتی تھی کیونکہ حملہ کی صورت میں اغوا کار ہمیں قتل کر دیتے۔ پاکستانی حکومت اور فوج نے علاقے کے بزرگوں سے رابطہ کیا جنھوں نے اغوا کاروں سے بات چیت کر کے اس شرط پر مجھے رہائی دلائی کہ اغوا کاروں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوگی۔ یہ واقعہ میجر لینگ لینڈز کے لیے جواز فراہم کرتا ہے کہ وہ پاکستان چھوڑ کر چلے جائیں لیکن وہ کہتے ہیں کہ جس وجہ سے برطانیہ اور دیگر مغربی ممالک کے لوگ پاکستان نہیں آتے ہیں، اسی وجہ سے میں پاکستان رہتا ہوں، کیونکہ یہاں بہتری کے لیے بہت کام کرنے کی ضرورت ہے۔''[42]

''ایک برطانوی نوجوان سندھ (پاکستان) کے ایک چھوٹے سے گوٹھ کے سکول میں بچوں کو پڑھاتے ہیں۔ انھوں نے لندن سے فزکس میں ماسٹر کیا ہوا ہے، لیکن یہاں وہ بچوں کو سندھی میں فزکس پڑھاتے ہیں۔ سکول میں تدریس سے پہلے انھوں نے سندھی زبان سیکھی۔ جس علاقے میں وہ رہتے ہیں وہ گرم ترین علاقہ ہے اور وہاں کوئی بنیادی سہولتیں بھی نہیں ہیں۔ ان کی تنخواہ صرف 15 ہزار روپے (2013ء میں) ہے۔ اسی تنخواہ میں وہ گزارہ کرتے ہیں۔ مقامی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ اور سکول کے طلبہ انھیں پیار سے 'بادشاہ' کہتے ہیں۔ بادشاہ نے ایک عظیم مقصد کے لیے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے۔''[53]

محمد اظہار الحق:

''ڈاکٹر رتھ فاؤ 1929ء میں جرمنی میں پیدا ہوئیں۔ میڈیکل کی تعلیم مکمل کی اور پریکٹس شروع کر دی۔ پھر ایک مذہبی تنظیم میں شمولیت اختیار کر لی جو قناعت، پاکبازی اور اطاعت کا عہد لیتی تھی اور جس کے تحت زندگی کو انسانیت کی خدمت کے لیے وقف کرنا ہوتا تھا۔ ڈاکٹر رتھ فاؤ نے سن رکھا تھا کہ ایشیا میں غربت، پسماندگی اور بیماریاں بہت ہیں، چنانچہ انھوں نے بھارت جا کر مریضوں کی دیکھ بھال کا قصد کیا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ انھیں بھارت کا ویزہ نہ مل سکا۔ کسی نے بتایا کہ پاکستان سے یہ ویزہ مل جائے گا۔ چنانچہ وہ کراچی پہنچ گئیں۔ یہاں کوڑھ کے مریضوں کی حالت زار اور ان کی رلا دینے والی بستی دیکھ کر یہیں کام کرنے کا فیصلہ کر لیا۔''

''ڈاکٹر رتھ فاؤ گزشتہ 56 برس سے پاکستان میں جزام کے مریضوں کا علاج کر رہی ہیں۔ ان مریضوں کا بھی علاج کیا جن کے جسم پر کیڑے رینگ رہے تھے اور جسم پر ہی رہتے تھے۔ پانی سے بھری نشیبی بستیوں میں میز پر کھڑے ہو کر بھی مریضوں کی خدمت کی۔ ایسے مریض بھی اٹینڈ کیے جو دونوں پاؤں اور دونوں ہاتھوں پر چوپایوں کی طرح چل رہے تھے۔ مقامی ڈاکٹر ان مریضوں کے نزدیک آنے کا بھی حوصلہ نہ رکھتے تھے۔ آج پاکستان میں یہ مرض تقریباً ختم ہو چکا ہے اور اس کے خاتمے میں ڈاکٹر رتھ فاؤ کا کردار بنیادی ہے۔''[54]

قاضی حسین احمد:

''مال خرچ کرنے کے بارے میں روشن مثالیں مغربی معاشرے میں زیادہ پائی جاتی ہیں۔ ایک بہت ہی روشن اور قابلِ تقلید مثال وارن بفے (Warren Buffet) کی ہے۔ یہ بل گیٹس (Bill Gates) کے بعد دنیا کے سب سے بڑے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالدار آدمی ہیں جس کا ایک انٹرویو حال (بحساب فروری 2010ء) ہی میں CNBC پر نشر ہوا ہے اور انٹرنیٹ پر موجود ہے، جس نے 31 بلین ڈالر خیرات کر دیا ہے۔ رقم تقریباً پاکستان کے کل قرضے کے برابر ہے۔ اس کی زندگی کے کچھ روشن پہلو ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

(1) اس نے اپنا پہلا شیئر (تجارتی حصہ) گیارہ سال کی عمر میں خریدا اس زمانے میں چیزیں بہت سستی تھیں۔ اس کا مشورہ ہے کہ اپنے بچوں کو ابتدائی عمر سے تجارت میں پیسہ لگانے کی ترغیب دیجیے۔ (2) 14 سال کی عمر میں اخبارات گھروں میں پہنچانے کی بچت سے اس نے ایک چھوٹا سا فارم خریدا۔ اس کا مشورہ ہے کہ اپنے بچوں کو ترغیب دیجیے کہ وہ چھوٹا موٹا بزنس ابتدائی عمر میں شروع کر دیں۔ (3) وہ اب تک تین رہائشی کمروں کے اسی گھر میں رہتا ہے جو اس نے پچاس سال قبل اپنی شادی کے وقت خریدا تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ اس گھر میں اس کی ضرورت کی ساری چیزیں موجود ہیں۔ اس کے گھر کی کوئی چار دیواری یا جنگلا نہیں ہے۔ اس کا مشورہ ہے کہ اپنی حقیقی ضرورت سے زیادہ کوئی چیز نہ خریدیں اور اپنے بچوں کو بھی اس کی عادت ڈالیے۔ (4) وہ اپنی گاڑی خود چلاتا ہے اور اس کے پاس ڈرائیور یا سیکورٹی گارڈ نہیں ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ تم وہی ہو جو کچھ ہو۔ ان اضافی چیزوں سے تم بڑے نہیں بن سکتے۔ (5) دنیا کی سب سے بڑی نجی جیٹ کمپنی کا مالک ہے لیکن وہ کبھی پرائیویٹ جیٹ طیارے میں سفر نہیں کرتا۔ اس کا مشورہ ہے کہ ہمیشہ تمام امور میں کفایت سے کام لو۔ (6) اس کی کمپنی کے پاس 63 دوسری کمپنیوں کی ملکیت ہے۔ وہ سال میں ان کمپنیوں کے چیف ایگزیکٹوز کو صرف ایک خط لکھتا ہے۔ وہ کبھی ان کی میٹنگ نہیں بلاتا نہ انھیں بار بار بلاتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ مناسب کام کے لیے مناسب آدمی تلاش کرو اور ان پر اعتماد کرو۔ اس نے اپنے چیف ایگزیکٹوز کو صرف دو اصول بتائے ہیں: (i) پہلا اصول اپنے حصہ داروں کے حصے کو کبھی نقصان نہ پہنچاؤ۔ (ii) اس پہلے اصول کو کبھی نہ بھولو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(8) وہ بڑے لوگوں کی سوسائٹی کا کبھی حصہ نہیں بنتا۔ گھر آنے کے بعد وہ اپنا وقت اپنے لیے مکئی کے دانے بھوننے یا ٹیلی ویژن دیکھنے میں گزارتا ہے۔ اس کی نصیحت ہے کہ دکھاوے کا کام مت کرو اور وہ کام کرو جس میں تم خوش رہو۔''[45]

ابرار بختیار:

''بل گیٹس کی زندگی بھی لوگوں کے لیے مثال ہے۔ انھوں نے اپنی دولت کا بیشتر حصہ دنیا، خصوصاً تیسری دنیا کے ممالک کے لیے مختص کر دیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ اب ایک تہائی وقت مائیکروسافٹ اور دو تہائی اپنی فلاحی تنظیم 'بل اینڈ ملنڈا گیٹس فاؤنڈیشن' کے رفاعی منصوبوں کو دیں گے۔ پاکستانیوں کے لیے یہ عمل قابلِ تقلید ہوگا کہ اربوں ڈالر اثاثوں کا مالک بل گیٹس ہر شب اپنے کھانے کے برتن خود دھوتا ہے۔''[46]

ڈاکٹر مرزا اختیار بیگ:

''امیر ترین شخصیات میں مائیکروسافٹ کے بانی بل گیٹس اپنی دولت کا 95% اور دنیا کے تیسرے امیر ترین شخص کیپٹل مارکیٹ کے بادشاہ وارن بوفٹ اپنی 99% دولت دنیا کے غریبوں کے لیے وقف کر چکے ہیں۔ ان دونوں نے 2010 میں ''دی گیونگ پلیج'' کے نام سے دنیا کا سب سے بڑا چیریٹی ادارہ ''بلینیز کلب'' قائم کیا ہے جس کی ممبر شپ کے لیے دو شرائط ہیں۔ پہلی شرط ارب پتی ہونا اور دوسری شرط اپنی کم از کم آدھی دولت چیریٹی کاموں کے لیے وقف کرنا ہے۔ دنیا کی 115 ارب پتی شخصیات اب تک بلینیز کلب کی ممبر شپ حاصل کر چکی ہیں جن میں امریکی بزنس مین مائیکل بلومبرگ، ہلٹن ہوٹل کے مالک بیرن ہلٹن ہنتا رابلیک لی، مائیکروسافٹ کے بانی رکن پال ایلن جیسی شخصیات بھی شامل ہیں جو اپنی دولت کا نصف سے زیادہ حصہ عام لوگوں کے لیے وقف کر چکے ہیں۔ بل گیٹس نے دنیا کو پولیو سے پاک کرنے کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اربوں روپے کی پولیو ویکسین فراہم کی اور آج پولیو کا یہ مرض دنیا کے صرف تین ملکوں پاکستان، افغانستان اور نائیجریا میں رہ گیا ہے۔ پاکستان میں اس کی وجہ پولیو کے ورکرز پر حملے ہیں۔ دنیا کے ان ارب پتیوں میں زیادہ تر لوگ نمود و نمائش کے بجائے سادہ اور عام زندگی گزارنے کو پسند کرتے ہیں۔''[47]

محمد تقی عثمانی:

''ہمارے حلقوں میں ان (مغربی) لوگوں کی عیاشی تو زبانِ زد عام ہے لیکن اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ وہ صبح نو بجے سے شام چار بجے تک پوری فرض شناسی کے ساتھ کام کرتے ہیں اور اس دوران کسی کام چوری، رشوت ستانی، بدنظمی یا سستی اور کاہلی کو روانہیں رکھتے۔ کسی انسان کو سرکاری دفتروں سے کام پڑ جائے تو اسے بلاوجہ چکر کاٹنے نہیں پڑتے بلکہ اگر اس نے قانونی متقضیات کو پورا کرلیا ہے تو اس کا کام فوراً ہو جاتا ہے۔ رشوت کی بیماری شاذونادر ہے اور معاملات عام طور سے صفائی اور سچائی کے ساتھ انجام پاتے ہیں۔ اشیائے خوردونوش میں ملاوٹ یا دھوکہ فریب کا کوئی خطرہ شہریوں کو نہیں ہوتا۔ باہمی تعلقات میں ان کا طرز عمل بحیثیت مجموعی نہایت شریفانہ اور بااخلاق ہے۔ اپنے قیام کے دوران کسی دو آدمیوں کے درمیان تو تکار، غیض وغضب یا تکرار کا کوئی واقعہ سامنے نہیں آیا، جبکہ خالص عوامی حلقوں سے بھی خاصا سابقہ پڑا۔ ہر اس جگہ جہاں دو سے زیادہ آدمی کسی کام کے منتظر ہوں کسی تیسرے کی مداخلت کے بغیر خود بخود قطار بن جاتی ہے اور بڑے سے بڑے ہجوم میں اس قطار کو عملاً توڑنے کی کوشش نہیں ہوتی۔ ٹرینوں اور بسوں میں سوار ہوتے وقت، خواہ جتنی جلدی کا وقت ہو، کوئی کسی کو کہنی نہیں مارتا بلکہ بسا اوقات دوسرے کو سوار ہونے کا موقع دیا جاتا ہے۔ عام مقامات مثلاً ریستوران،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹرینوں، بسوں اور سڑکوں پر بلند آواز سے گفتگو کا دستور نہیں بلکہ سب دھیمی آواز سے بات کرتے ہیں۔ چنانچہ بڑے بڑے اجتماعات کی جگہوں پر بھی شوروشغب نہیں ہوتا۔ زیرزمین ٹرینوں کے بڑے بڑے ڈبے مسافروں سے بھرے ہوتے ہیں لیکن لوگ یا تو اخبار یا کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں یا خاموش بیٹھتے ہیں اور اگر کوئی بات ضروری ہو تو آہستگی سے کی جاتی ہے۔ کوئی بوڑھا یا معذور شخص بس یا ٹرین میں داخل ہو تو لوگ فوراً اس کے لیے سیٹ خالی کر دیتے ہیں۔ اجنبیوں کو راستہ بتانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ بارہا ایسا ہوا کہ ہمیں کسی راستے کی تلاش تھی اور مقامی لوگوں نے محض ہمارے انداز سے یہ بات محسوس کر کے ہمارے پوچھے بغیر خود رک کر پوچھا کہ ہمیں کس جگہ کی تلاش ہے۔ ٹیکسی ڈرائیور عام طور سے میٹر سے زیادہ پیسے از خود ہڑپ کرنے کی فکر میں نہیں رہتے۔ نیویارک میں ایک دفعہ ٹیکسی کا کرایہ میٹر کے حساب سے نو ڈالر اور کچھ سینٹ بنا۔ میں نے ڈرائیور کو دس ڈالر کا نوٹ دیا۔ اس کے پاس ریزگاری نہیں تھی۔ وہ اتر کر ایک دکان پر گیا۔ وہاں سے نوٹ بھنا کر لایا اور باقی ریزگاری پہلے میرے حوالے کر دی، اس کے بعد کہا کہ میں نے آپ کا سامان بھی اٹھایا تھا اگر آپ چاہیں تو کچھ ٹپ بھی دے دیں۔"

"تمدنی سہولیات اور حسنِ انتظام بھی ان ملکوں میں اور سب سے بڑھ کر امریکہ میں قابلِ ستائش ہے۔ نیویارک رقبے اور آبادی کے لحاظ سے کراچی سے کم از کم تین گنا تو ضرور ہوگا اور یہ طویل و عریض شہر بھی کئی جزیروں کا مجموعہ ہے جن کے درمیان سمندر حائل ہے اور بیچ میں خوبصورت پلوں کے ذریعے ان جزیروں کو ملایا گیا ہے لیکن اتنے بڑے شہر میں ٹرانسپورٹ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ خاص طور پر زیرزمین لوکل ٹرینوں کا نظام اس قدر آسان اور آرام دہ ہے کہ کار کے ذریعے سفر کرنا پارکنگ وغیرہ کے مسائل کی بنا پر مشکل،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن ان ٹرینوں کے ذریعے سفر کرنا آسان ہے۔ پورے شہر میں زیر زمین ریلوے لائنوں کا ایسا وسیع جال بنایا گیا ہے اور اس پر ہر دو منٹ کے بعد اتنی فراوانی سے ٹرینیں مہیا کی گئی ہیں کہ ایک حصے سے دوسرے حصے تک سفر کرنا کوئی مسئلہ نہیں رہا۔ پچاس سینٹ کا ایک ٹوکن لے کر آپ شہر کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جا سکتے ہیں۔ ہوائی جہازوں کی بکنگ ٹیلیفون ہی کے ذریعے پختہ ہو جاتی ہے اور ایئر کمپنی کو یہ اعتماد ہوتا ہے کہ سفر ملتوی ہونے کی صورت میں مسافر اپنی بکنگ منسوخ کرانا نہیں بھولے گا۔''[48]

وقار خان:

''دنیا میں قانون کی عملداری قائم کرنے کے دو طریقے رائج ہیں۔ ایک قدیم اور موثر طریقہ خلیج کے برادر اسلامی ممالک میں رائج ہے۔ وہاں جرائم پر انتہائی سخت سزائیں نافذ ہیں...... شہریوں کو اپنے حکمرانوں کے چناؤ کا حق اور شخصی آزادیاں حاصل نہیں، البتہ تحفظ ضرور حاصل ہے۔''

''غیر مسلم ممالک میں قانون کی عملداری بذریعہ تربیت قائم کی گئی ہے۔ یہ ایک لمبا اور صبر آزما طریقہ ہے جو کفار ہی کو زیبا ہے۔ یورپی معاشروں نے اس ''موذی پلاننگ'' کے تحت مذہب کو فرد کا ذاتی معاملہ قرار دے کر اسے ریاست سے الگ کیا اور بلا تخصیص جنس، مذہب و ملت اور رنگ و نسل وہی معتبر ٹھہرا جو معاشرے میں اپنا مثبت کردار ادا کرتا ہے۔ ان ممالک میں بچہ ہوش سنبھالتا ہے تو قانون کی حکمرانی احترام انسانیت، اخلاق، ڈسپلن، تہذیب، رواداری، علم اور سچ کا بول بالا دیکھتا ہے اور اس کی تربیت انہی خطوط پر ہوتی ہے۔''

''ہماری طرح صفائی ان کا نصف ایمان تو نہیں البتہ صفائی میں ان کی جان ضرور ہے۔ چاہے وہ تن کی ہو یا من کی، گھر کی ہو یا گلی کی، شہر کی ہو یا ملک کی۔ جرائم وہاں بھی ہیں اور سزائیں بھی نافذ ہیں لیکن آبادی کی غالب اکثریت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قانون کی پابندی اسی اجتماعی معاشرتی تربیت کے سبب بخوشی خود اور بلا جبر واکراہ غیرے کرتی ہے۔کوئی ٹریفک کی سرخ بتی پر اس لیے نہیں رکتا کہ سامنے سپاہی کھڑا ہے بلکہ اس کی گھٹی میں شامل ہے کہ اس نے قوانین کی پابندی کرنی ہے۔جھوٹ نہیں بولنا،کم نہیں تولنا،بے ایمانی،دھوکہ،فریب نہیں کرنا،کسی کا حق نہیں مارنا اور ریاست کے ساتھ وفادار رہنا ہے۔جواب میں ریاست بھی ان کے ساتھ جفا نہیں کرتی اور انھیں روزگار،صحت وتعلیم،عزت نفس اور دیگر سہولتوں کے علاوہ ہر طرح کا تحفظ فراہم کرتی ہے۔ان لوگوں کو بلا خوف اپنے نمائندے چننے کا حق ہے اور وہ بنیادی حقوق اور شخصی آزادیوں سے بھی بہرہ مند ہیں۔''[49]

افضال ریحان:

''ہماری تہذیب کے پاسداران کو تہذیب مغرب سے یہ شکایت ہے کہ اس میں انسانی حقوق اور حقوق نسواں کے نام پر جہاں دیگر مادر پدر آزادیاں دے دی گئی ہیں وہیں جنسی آزادی بے راہ روی تک چلی گئی ہے،خاندانی نظام کا شکنجہ ڈھیلا پڑ گیا ہے کیونکہ عورت اور مرد کو برابر کی حیثیت دینے سے مرد کی سربراہی (قوامیت) کا روایتی تصور ریزہ ریزہ ہو گیا ہے۔''

''انصاف پسندی کا تقاضا یہ ہے کہ تصویر کے دونوں رخ ملاحظہ کیے جائیں۔ جس بے رحمی و بے باکی سے ہم مغربی تہذیب پر تنقید کے نشتر چلاتے ہیں،کیا اس ہمت سے ہم اپنی تہذیب کا بھی تنقیدی جائزہ لے سکتے ہیں؟ مغربی تہذیب کے خلاف آپ جتنی چاہے بدزبانی یا لعن طعن کر لیں،مجال ہے کوئی آپ کا بال بھی ٹیڑھا کر سکے۔چومسکی امریکہ کے اندر بیٹھ کر امریکی ریاست کے خلاف جائز ناجائز ہر چیز بولتا اور لکھتا ہے لیکن تصور بھی نہیں کہ کوئی اس کو دھمکانے یا ڈرانے والا ہو۔پوری زندگی وہ وہاں معزز بن کر جیتا اور رہتا ہے۔برٹرینڈ رسل یورپ اور انگلینڈ میں سر بازار دھڑلے سے مغربی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاشرت کی مبادیات پر چوٹیں لگاتا ہے۔ مسیحی سماج میں بیٹھ کر مسیحیت سے ارتداد کا اعلان کرتا ہے Why I am not a Christian? کا مصنف سنچری بھر کی زندگی پاتا ہے اور کبھی کہیں کوئی اس کی طرف ٹیڑھی آنکھ سے نہیں دیکھتا۔ یہ ہے مغربی سماج و عقائد کی تہذیبی عظمت۔ کیا ہماری تہذیب کے نام نہاد علمبرداران اپنے کسی بھائی کو بھی اس نوع کا کوئی ایک حق دینے کا یارایا حوصلہ رکھتے ہیں؟ یہ لوگ ڈھنڈورا کس چیز کا پیٹ رہے ہیں؟ اس ظالمانہ خاندانی نظام کا جس میں دادا فیصلے کرے اور پوتے پوتیاں بے چوں و چرا امنا وصدقنا کہنے پر مجبور ہوں یا پھر زندگی بھر کے لئے گھٹ گھٹ کر مر جائیں؟ پسند یا مرضی کی شادی پر بیس بائیس سالہ لڑکی کو اس کے بچے سمیت گولیوں سے بھون دیا جاتا ہے کہ اس نے خاندان کی ناک کٹوا دی۔ چودھری صاحب کی عزت خاک میں ملا دی۔"

"یہ کس نام نہاد سوسائٹی کی پاکبازی پر فخر کیا جا رہا ہے، جو جھوٹ اور منافقت سے لتھڑی ہوئی ہے جہاں پیسہ آ جائے تو اکثر کا کوئی حساب نہیں، غربت آ جائے تو اپنے بھی پہچاننے سے انکار کر دیتے ہیں۔ اکثر و بیشتر ریاکاری کے بغیر کوئی عبادت مکمل ہوتی ہے نہ سخاوت۔ ذرا عائلی و جنسی زندگی پر بھی ایک نظر ڈالیں اگرچہ جنسی بے راہ روی پر ہم نے ان گنت پابندیاں لگا رکھی ہیں لیکن کن کے لئے، صرف سفید پوش غریب اور کم وسیلہ عوام کے لئے، امرا کے لئے کونسی عیاشی ہے جو ہمارے سماج میں میسر نہیں؟؟ غریبوں یا سفید پوشوں کے لئے تفریح کے تمام دروازے بند کرنے سے جو فرسٹریشن اندر ہی اندر پنپتی ہے اس کا لاوا کیا آپ بڑھتے ہوئے جنسی جرائم، چوریوں اور ڈکیتیوں کی صورت نہیں دیکھ رہے؟ اس کا نتیجہ آپ اپنے تھانے کچہریوں میں درج ہونے والے ریپ کیسز سے لگا لیں اور ساتھ ہی سروے کریں کہ کتنی خواتین ہیں جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوسائٹی میں عزت برباد ہونے کے خوف سے آنسو بہاتے چہرہ چھپا لیتی ہیں اور اپنی زبانیں گنگ کر لیتی ہیں۔"

"ایسی فرسٹریشن میں اگر چھوٹی معصوم بچیوں سے جنسی زیادتیاں ہوں گی تو آپ پر ان کی وجوہ بھی واضح ہونی چاہئیں؟؟ اس حوالے سے بھی غور کیا جانا چاہیے کہ ہماری سوسائٹی میں وہی بچیاں اگر سمجھ بوجھ والی ہیں تو بالعموم جنسی زیادتی کے بعد قتل کیوں کر دی جاتی ہیں؟ ظاہر ہے جب سماج میں یہ جرم اتنا بڑا ہے تو پھر اس کا ثبوت کیوں چھوڑا جائے گا؟ اس سوال پر بھی غور ہونا چاہیے کہ بچوں اور بچیوں پر جنسی زیاتیوں کے حوالے سے بالعموم ہمارے روایتی طبقات کی طرف اشارے کیوں پائے جاتے ہیں؟ بچیوں کی پیدائش پر ہمارے سماج میں ہی اتنا رونا کیوں پڑ جاتا ہے۔ اولاد نرینہ کے لئے کیوں دعائیں کروائی جاتی ہیں اور پیروں فقیروں کے آستانے آباد کئے جاتے ہیں۔ مغرب میں تو یہ محرومیاں کوئی ایشوز ہی نہیں رہی ہیں۔ مثال کے طور پر موجودہ امریکی صدر باراک اوباما کی صرف دو بیٹیاں ہیں، سابق صدر بش کی بھی بیٹیاں ہی تھیں بیٹا کوئی نہیں تھا اس سے پہلے صدر کلنٹن کی محض ایک بیٹی تھی لیکن کبھی کسی ایسے ایشو کا سوال بھی پیدا ہوا؟ جبکہ ہمارے سماج میں کسی معمولی چودھری یا مولوی صاحب کی اولاد نرینہ نہ ہو تو مصیبت پڑی ہوتی ہے۔ دوسری اور تیسری شادی سے بھی گریز نہیں کیا جاتا بلکہ ایک شادی والے بھی بیٹیاں پیدا ہونے پر بیٹے کے چکر میں لمبی لائنیں لگا دیتے ہیں۔ کیا کبھی ہمارے کسی مولانا صاحب نے ان سماجی مجبوریوں اور دردناک رویوں پر غور فرمایا۔ ان تمامتر الجھنوں میں سارے مسائل اور سارے دکھ خواتین کے لئے ہوتے ہیں۔ کئی خواتین کو بیٹا جنم نہ دینے کے جرم میں طلاقیں ہوتی ہیں یا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوتن سہنی پڑتی ہے۔ یہ تقدیس مشرق کے نعرے مارنے والے کبھی غور کریں ہمارے سماج میں طلاق یافتہ خواتین کی کیا قدر و منزلت ہے؟؟ مردوں کی عیاشی کے لئے تو جھٹ سے کہہ دیا جاتا ہے کہ اگر آبادی میں مردوں کی نسبت عورتوں کی تعداد زیادہ ہو جائے تو اس کا حل سوائے اس کے کچھ نہیں کہ مرد زیادہ شادیاں کریں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ بفرض محال معاملہ اس کے الٹ ہو جائے یعنی مردوں کی تعداد زیادہ اور عورتوں کی کم ہو جائے جس کی دنیا میں بہت سی مثالیں بھی موجود ہیں، چین کے حوالے سے کچھ عرصہ قبل یہ رپورٹ آئی تھی کہ وہاں کئی خطوں میں Female چائلڈ کی جنس معلوم ہونے کے بعد اسقاط حمل کے اتنے واقعات ہوئے کہ عورتوں کا تناسب خاصا کم اور مردوں کا زیادہ ہوگیا تو دلیلیں ڈھونڈنے والے کیا وہاں اسی اصول پر یہ فیصلہ چاہیں گے کہ ایک خاتون بھی دوسرے، تیسرے یا چوتھے مرد سے شادی کر لے؟؟"

"اصل چیز احترام و وقار انسانی ہے اور پھر جو جتنی کمزور پوزیشن میں ہوتا ہے اس کی اتنی زیادہ دلجوئی کی جانی چاہیے۔ اگر میرے کسی تفریحی فعل سے میرے ملازم کو بھی دکھ پہنچتا ہے تو مجھے اس سے بھی احتراز کرنا چاہیے چہ جائیکہ آپ کی اس حرکت سے آپ کی شریکِ حیات کو دکھ پہنچ رہا ہے حالانکہ اسکی خوشی و دلجوئی آپ کا سب سے بڑا اخلاقی فرض ہے۔ بلاشبہ اپنی خوشی و دلجوئی آپ کا سب سے بڑا اخلاقی فرض ہے۔ بلاشبہ اپنی خوشی و تسکین کا حصول ہر انسان کا بلاتمیز جنس، فطری و بنیادی حق ہے لیکن کسی دوسرے انسان کی خوشی غارت کیے بغیر۔ کوئی بھی دو انسان اگر کسی تیسرے کو تکلیف دیئے بغیر جائز خوشی حاصل کرتے ہیں تو کسی بھی سماج کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ انھیں ٹیڑھی نظروں سے دیکھے یا ان کے احترام و وقار میں کٹ لگائے۔ ان حوالوں سے جتنی بھی سماجی و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخلاقی ہدایات جاری ہوئی ہیں خواہ آسمانی طور پر یا زمینی طور پر ان سب کی حیثیت وقتی و ہنگامی ہے اور آئندہ بھی اس نوع کے جو ضوابط بنیں گے وہ عالمگیر ہوں گے نہ ابدی۔ لہٰذا ہر نسل یہ حق رکھتی ہے کہ وہ اپنے اخلاقی ضوابط اپنی زمانی ضرورت کی مطابقت میں خود طے کرے۔ جب زمانہ اور زمانی تقاضے ہر لحظہ نمو پذیر ہیں تو مجرد سماجی اخلاقیات کو جامد یا جامد کرنا انسانیت پر ظلم کا دوسرا نام ہے۔ وقت آگیا ہے کہ انسانی خوشیوں کو قدیمی اعتقادات کی بھینٹ چڑھنے سے روک دیا جائے مغربی تہذیب حریت فکر کی عظمت سے دقیانوسی زنجیروں کو توڑ چکی ہے جبکہ تہذیب مشرق کی بیشتر سوسائٹیاں ہنوز اپنے قدامت پسند متشدد گروہوں کی یرغمال بنی ہوئی ہیں۔ آج نہیں کل ہمیں سماجی اخلاقیات کے نئے عہد ناموں کے لئے اپنے سینے کشادہ کرنا ہوں گے۔''[50]

منور مرزا:

''امریکہ ایک انتہائی ترقی یافتہ ملک ہے۔ اس کی معیشت دنیا کی سب سے بڑی اقتصادی قوت ہے، جسے پوسٹ انڈسٹریل کا درجہ حاصل ہے۔ امریکہ دنیا کے سب سے زیادہ پیداواری ممالک میں شامل ہے۔ دنیا بھر کے کل فوجی اخراجات کا 34 فیصد صرف امریکہ خرچ کرتا ہے اور اس دفاعی بجٹ نے امریکہ کو دنیا کی سب سے طاقتور فوجی قوت بنا دیا ہے۔ عالمی جی ڈی پی کا 23 فیصد امریکہ کے پاس ہے۔ دنیا بھر کے ممالک مجموعی طور پر جتنا تیل استعمال کرتے ہیں اتنا تنہا امریکہ کرتا ہے، جبکہ 2015ء سے امریکہ دنیا کا سب سے بڑا تیل پیدا کرنے والا ملک بھی بن چکا ہے۔ آج یہ ملک عالمی معیشت کا انجن ہے۔ امریکہ کی سب سے اہم برتری یہ ہے کہ وہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں بھی عالمی لیڈر ہے لیکن اس کی سب سے حیرت انگیز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خصوصیت یہ ہے کہ وہ ایک امیگرنٹ نیشن یا تارکین وطن کا ملک ہے۔ دنیا بھر سے لوگ یہاں آ کر آباد ہوتے اور ایک امریکی قوم میں ڈھلتے گئے، اسی لیے یہ ایک کثیر الثقافتی ملک بھی ہے۔ آج بھی اسے مواقع کی سرزمین کہا جاتا ہے جو اس ملک پر شدید تنقید کرتے ہیں وہ بھی اپنے بچوں کو بہتر مستقبل کے لیے یہاں بھیجنے کی شدید خواہش رکھتے ہیں۔''[1]

■ ■ ■

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 6

سیاست

سیاست انسانی رویوں، صلاحیتوں اور ضرورتوں کے تال میل کا نام ہے۔ مردے سیاست میں مداخلت نہیں کرتے اس لیے ذمہ دار بھی نہیں ٹھہرتے۔ لیکن مر جانے والوں سے بچ جانے والوں کی وابستگی سیاست پر اثر انداز ہوتی ہے۔ قبریں، بت، یادگاریں مرنے والوں سے وابستگی کی علامتیں ہیں۔ انسان کے ماضی میں گمراہی ہے اور سبق بھی۔ عقیدت، نفرت اور غصہ وبال ہیں تو اعتماد انسان ماضی سے ہی حاصل کرتا ہے اور آگے بڑھتا ہے۔ اگر انسان شعور سے کام لے تو دھوکے سے بچ سکتا ہے۔ غیر عقلی اعتماد دھوکے کی بنیاد ہے۔ بہتری شعور ہی میں ہے۔ سیاست اور عقیدہ یا مذہب میں فرق نہیں، مذہبی صحیح کہتے ہیں۔ غلط تب ہوتا ہے جب عقیدہ یا مذہب کو انسانی رویوں، صلاحیتوں اور ضرورتوں کا تال میل نہیں مانتے۔ انسان کو تو آگے بڑھنا ہے۔ عقیدہ یا مذہب پیچھے رہ جاتا ہے۔ ماضی کے کسی عقیدہ یا مذہب سے انسان کے بندھنے کا مطلب ہے، بندھے انسان کو کھینچا جائے جس میں کمزور بہر حال عقیدہ یا مذہب ہی ثابت ہوتا ہے۔ اس کی تشریحیں بدلیں گی۔ مذہبیوں کی اس بات سے بھی اتفاق کر لینا چاہیے کہ عقیدہ یا مذہب سیاست کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ قابلِ غور بات ہے، سیاست عقیدہ یا مذہب کی محتاج نہیں۔ ڈاکٹر خالد جاوید جان:

''علامہ اقبال نے اپنی شہرہ آفاق نظم ''شکوہ'' میں کہا یہ تھا کہ:

رحمتیں ہیں تیری اغیار کے کاشانوں پر
برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر

کوئی مانے یا نہ مانے یہ بات تو طے ہے کہ آج اگر دنیا پر خدا کی رحمتیں برس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی ہیں تو وہ بقول کسے ایک ایسے طبقے کے لوگوں پر برس رہی ہیں جو گرجا گھروں اور مندروں میں بھی کم کم ہی جاتے ہیں اور اکثر نے تو اپنے گرجا گھروں کو تعلیمی اداروں میں تبدیل کر دیا ہے یا دیگر مذاہب کو دے دیا ہے کہ وہ چاہیں تو اس میں مسجدیں بنالیں یا رفاہ عامہ کے ادارے۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ دنیا کی امامت ان کے ہاتھ میں ہے جو بے پردہ ہیں، جہاں عورتیں مردوں کے ساتھ شانہ بشانہ کام کرتی ہیں جہاں انسانوں کو سب کچھ کہنے، سننے اور کرنے کی آزادی ہے مگر وہاں کے قانون کے اندر رہ کر اور وہاں کا قانون بھی کیا ہے انسانوں کا بنایا ہوا جسے انسان بدلتے رہتے ہیں..... سب سے بڑھ کر انھوں نے اپنے دساتیر میں اپنے اپنے مذاہب کو بھی ریاست سے علیحدہ کر دیا ہے۔ خدا اور بندے کے تعلق کو ریاست نے اپنے ذمے لینے کی بجائے خود انہی پر چھوڑ دیا ہے۔ معیشت ہماری تباہ، ثقافت ہماری تباہ، امن و امان ہمارا تباہ، گلیاں کوچے، بازار اور گھر ہمارے غلاظت اور گندگی سے اٹے ہوئے۔ آخر کونسی کل ہماری سیدھی ہے۔''[1]

''ایک ملک یا ریاست کے اندر بسنے والے افراد کے کئی مذاہب ہوتے ہیں جن کا تحفظ کرنا ریاست کی ذمہ داری ہوتا ہے۔ اگر ریاست بذات خود مذہبی ہو تو ظاہر ہے اس کا مذہب کسی ایک مذہب کے بہت سے فرقوں میں سے ایک فرقے کا مذہب ہی ہو سکتا ہے۔ ایسے میں وہ دوسرے مذاہب اور اپنے مذہب کے دوسرے فرقوں کے عقائد کا غیر جانبداری سے دفاع کیسے کر سکتی ہے؟ لہٰذا ضروری ہے کہ ریاست کا بذاتِ خود کوئی مذہب نہ ہو تا کہ وہ غیر جانبداری کے ساتھ اپنے تمام شہریوں کے عقائد اور مفادات کا تحفظ کر سکے۔ سیکولرازم میں دیگر حقوق کی طرح حقِ مذہب کو نہ صرف تسلیم کیا جاتا ہے بلکہ اس کی بلا روک ٹوک ادائیگی کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ سیکولر ریاست کسی نسلی، لسانی،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہبی یا ثقافتی امتیاز کے بغیر تمام شہریوں کو یکساں حقوق دیتی ہے۔اس میں دو اہم اصول ہوتے ہیں۔(1) قانون کی بالادستی (2) قانون کی نظر میں تمام شہریوں کی برابری۔سیکولرازم اور جمہوریت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جمہوریت صرف انہی معاشروں میں پروان چڑھ سکتی ہے جہاں سیکولرازم ہو، کیونکہ جمہوریت بھی سیکولرازم کی طرح قانون کی حکمرانی کا نام ہے۔اس میں مذہب کے نام پر کوئی اقلیت یا اکثریت نہیں ہوتی اور ریاست کا ہر شہری برابر حقوق رکھتا ہے۔آج دنیا کا ہر مہذب معاشرہ جمہوریت اور سیکولرازم کا داعی ہے تو کیا وہ علی الاعلان ظلم اور کفر کی حمایت کر رہا ہے۔آج جو قومیں جن اصولوں پر چل کر ترقی کی معراج پر پہنچی ہیں وہ قانون فطرت کے عین مطابق ہیں جن پر کسی مذہب یا عقیدے کی اجارہ داری نہیں۔حقیقت تو یہ ہے کہ سیکولرازم کے ذریعے نہ صرف بہتر طور پر اپنے مذہبی عقائد کا تحفظ کیا جا سکتا ہے بلکہ معاشرے کو فرقہ وارانہ منافرت سے بچایا جا سکتا ہے۔'' [2]

چودھری فواد حسین ایڈووکیٹ (سابق مشیر وزیر اعظم):

''اہم سوال یہ ہے کہ مذہبی ریاست کیوں نہیں ہونی چاہیے؟اس کا جواب پہلے تو یہ ہے کہ ہمارے مذہبی نظریات میں یقینی کیفیت یعنی (Certanity) نہیں ہوتی۔عقیدے کا تعلق انسان کی ذات سے ہے اور ہر شخص اپنے عقائد کا تعین اپنی ذات کے حوالے سے کرتا ہے۔اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ کسی بھی مذہبی نظام میں ریاست کی ہیئت کردار اور معاشی نظام کے بارے میں مختلف آراء ہوتی ہیں۔تمام آراء کو مطمئن کرنا قریباً ناممکن ہے۔مثلاً آپ حکیم اللہ محسود کا بی بی سی سے انٹرویو سنیں تو وہ کہتا ہے، جمہوریت کافرانہ نظام ہے، لیکن مولانا مودودی کے نزدیک یہ عین اسلامی ہے...... محترم انصار عباسی نے مجھے ایک ٹی وی پروگرام میں یہ کہہ کر ششدر کر دیا کہ آپ کا مسئلہ یہ ہے کہ آپ پاکستانی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن کر سوچتے ہیں، مسلمان بن کر نہیں جبکہ میں (انصار عباسی) مسلمان پہلے ہوں اور پاکستانی بعد میں۔ میری سمجھ سے یہ بات بالاتر تھی کہ اگر پاکستان کے مفاد کا ٹکراؤ سعودی عرب کے مفادات سے ہو تو مجھے پھر کس کا ساتھ دینا چاہیے۔ اگر پوری عرب دنیا کا مفاد پاکستان کے خلاف ہو تو کم از کم مجھے کوئی شبہ نہیں کہ میں پاکستان کے مفاد کے ساتھ ہوں گا۔ بہر حال کہنے کا مقصد یہ ہے کہ مذہبی ریاست کے علمبردار ہمیں کبھی نہیں بتا سکتے کہ ان کی مجوزہ ریاست کے خدوخال کیا ہوں گے۔ وہاں جمہوریت ہوگی یا خلافت؟ وہاں کا نظام سودی نہیں ہوگا تو متبادل کیا ہوگا؟ اقلیتوں اور عورتوں کی حیثیت کیا ہوگی؟ کوئی بھی ریاست یہ طے کیے بغیر کہ اس کے بنیادی خدوخال کیا ہوں گے، آگے نہیں بڑھ سکتی۔''[1]

سید نصیر شاہ:

''مذہب کوئی بھی ہو اس کی تعلیمات کا بڑا حصہ ان لوگوں کی رہنمائی کے لیے ہوتا ہے جو اس کے اولین مخاطب ہوتے ہیں اس طرح وہی مخصوص ماحول اور وہی مخصوص معاشرت اس کے پیش نظر رہتی ہے۔ مگر وقت بدلتا ہے اس کے ساتھ معاشرتی ماحول بھی بدلتا ہے اور نئے معاشرتی مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ نئے مسائل نیا حل مانگتے ہیں۔ اہل مذہب چکرا جاتے ہیں کیونکہ انھوں نے دعویٰ کر رکھا ہوتا ہے کہ ان کا مذہب 'خدائے علیم وخبیر' اور 'حکیم دانا و بینا' کا نازل کردہ ہے اس لیے اس میں ہر مسئلہ کا حل موجود ہے۔ یہاں مذہب پرست دو فرقوں میں بٹ جاتے ہیں۔ ایک فرقہ کے لوگ 'حال کے ماضیائی' لمحہ میں جی رہے ہوتے ہیں وہ مذہبی تعلیمات کی ان ہی تعبیرات سے چمٹ جاتے ہیں جو انھیں اسلاف کی طرف سے ورثہ میں ملی ہوتی ہیں۔ وہ اس مشقت میں جُت جاتے ہیں کہ وقت کو دھکیل کر سینکڑوں سال پیچھے لے جائیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر ایسا ممکن نہیں ہوتا اس لیے حال کو ماضی بنا دینے کی دُھن میں زمانہ بھر سے لڑائی مول لے بیٹھتے ہیں۔ کچھ دوسرے لوگ ہوتے ہیں مذہب میں تجدید و اجتہاد کا دروازہ کھلا ہے اس لیے اجتہاد سے نئے مسائل کا حل تلاش کیا جائے جو مذہب کی بنیادی تعلیمات سے متصادم نہ ہو وہ اجتہاد کی محنت میں دل و دماغ کی تمام توانائیاں کھپانے لگتے ہیں، الفاظ کو نئے معانی پہناتے ہیں اور پرانے احکام کو کھینچ کھانچ کر نیا مفہوم دیتے اور اپنے زمانے کے مطابق مطالب برآمد کرنے لگتے ہیں۔''

''سچ پوچھیے تو تجدید و اجتہاد کے علم بردار تقلید جامد پر جم کر بیٹھ جانے والوں سے زیادہ مشکل میں پھنس جاتے ہیں ایک تو ان کے پاس اس سوال کا جواب نہیں ہوتا کہ 'خدائے علیم و خبیر' کو تو علم ہونا چاہیے کہ فلاں زمانہ میں اس قسم کے مسائل پیدا ہوں گے پھر اس نے خود ہی ان مسائل کا حل کیوں نہیں بتا دیا اور مشقت مجتہدین کے لیے رکھ دی۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ مذہب نے تو کتاب کے ساتھ نبی بھی بھیجا تھا اور اس کا نام لے کر بتا دیا تھا کہ اس کی تعلیمات خدا کے احکام کی صحیح تشریح ہیں مگر اس مجتہد کے پاس کون سی برہان ہے جس سے آدمی تسلیم کر لے کہ اس کی متعین کردہ تصریحات اور ہدایت درست اور واجب العمل ہیں۔ آخر اس ایک متعین شخص کے پاس کون سی 'سند' یا 'تائید ربانی' ہے جس سے اسے تعبیرات، مذہبی میں اتھارٹی تسلیم کیا جائے۔ پھر یہ سوال اٹھتا ہے کہ اس کے اجتہاد کو کب تک واجب العمل رہنا ہے اور کب اس کی مدت ختم ہونی ہے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ایک مجتہد کے اجتہاد کو قیامت تک کے لیے واجب العمل مان لیا جائے کیونکہ بقول مولانا مودودی: مجتہد خواہ کتنا ہی باکمال ہو، زمان و مکان کے تعینات سے بالکل آزاد نہیں رہ سکتا اور نہ اس کی نظر تمام ازمنہ و احوال میں تمام حالات کے مطابق ہے۔''[4]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''غرضیکہ مجتہد کے متعلق بیسیوں سوالات اٹھتے ہیں جو کل بھی بے جواب تھے اور آج بھی بے جواب ہیں۔ وہ حضرات جنہیں آئمہ مجتہدین تسلیم کیا گیا ہے یعنی امام ابوحنیفہ، امام مالک شافعی، امام احمد بن حنبل، امام جعفر صادق ان میں سے اسی کے مسلک کو زیادہ تائید ملی جس کی پشت پر کسی حکومت کا ہاتھ تھا۔ وگرنہ اسی دور میں اور بھی بہت سے لوگ تھے جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ 'صاحب مذہب' اور مجتہد تھے۔ آج علماء کا ایک بڑا گروہ کہتا ہے اجتہاد کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ مثال کے طور پر مشہور درس گاہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے مفتی جمیل احمد تھانوی کا فرمان ہے: یہ طے شدہ بات ہے کہ تحقیق و تفتیش کا کام پہلی صدی، دوسری صدی اور تیسری صدی ہجری میں پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے اسی کا نام فقہ اسلامی ہے جو آئمہ کی تحقیقات کا مجموعہ ہے۔ لہٰذا اگر تحقیقات اسلامی سے ایسے مفہومات مراد ہوں جو مکمل اور تصحیح شدہ موجودہ دور کی تحقیق اگر اس کے مطابق ہے تو بلا ضرورت ہے اور اگر تحقیق اس کے خلاف ہے تو مردود ہے۔ اس پر امت محمدیہ کا اجماع ہے۔''[؎]

''اس کے برعکس علامہ اقبال اپنے خطبات میں اجتہاد پر زور دیتے ہیں اور تجویز کرتے ہیں کہ بہتر ہے مسلمان حکومت جو مجلس شوریٰ بنائے وہ متفقہ فیصلہ سے اجتہاد کرے۔ اس بحث کی اگر مزید تفصیل میں جائیں تو ہم اصل موضوع سے دور نکل جائیں گے۔ ہم یہ بتا رہے تھے کہ اجتہاد والے تقلید جامد والوں سے زیادہ پیچیدگیوں میں الجھ جاتے ہیں۔ جو لوگ اجتہاد کی ضرورت پر زور دیتے ہیں ان کا دعویٰ یہ ہے کہ مذہب کی بنیادی کتاب یعنی کلام الٰہی میں صرف اصولی احکام آئے ہیں جزئیات پر زمانہ کے مطابق مجتہد سوچ سمجھ کر مرتب کرتا ہے مگر جیسا کہ آپ نے مفتی جمیل احمد تھانوی صاحب کے بیان میں دیکھا اہل تقلید کے نزدیک جزئیات تیسری صدی ہجری تک جس طرح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرتب کی جا چکیں ان ہی پر عمل واجب ہے۔اب مفتیان عصر موجود کا کام یہ ہے کہ کسی مسئلہ پر ان ہی متعین کردہ جزئیات کی روشنی میں فتویٰ صادر کریں۔ ان اہل تقلید میں بھی اختلاف ہے۔شیعہ مسلک تو بالکل جداگانہ ہے اور وہ الگ بحث کا متقاضی ہے۔''[6]

انجم نیاز:

''یورپ میں ذہنی طاقت کو قابو میں کرنا ایک سائنسی علم کا درجہ پا چکا ہے اور 'نامعلوم' کی دنیا پر بھی تحقیق شروع کر چکے ہیں۔لیکن ہم ہر چیز کو مذہب کے ساتھ جوڑ کر اس پر تحقیق کا دروازہ بند کر دیتے ہیں۔''[7]

ڈاکٹر جاوید اقبال (جسٹس ریٹائرڈ۔پاکستان):

''سیکولر یا لادین ریاست کے بارے میں اقبال کی رائے کیا تھی؟ اقبال کے اشعار 'جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی' اور 'دین ملائی سبیل اللہ فساد' سے تو بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ 'سیکولر ریاست' کے اسی طرح خلاف تھے جیسے تھیوکریٹک ریاست کے...... مذہبی حلقے سیکولر کا ترجمہ لادینیت کرتے ہیں۔یہ سوچ اس حد تک درست ہے کہ مذہبی امور کا ریاست کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو لیکن اس کا مطلب یہ لیا جائے کہ جو قوم 'سیکولرازم' بطور نظام ریاست قبول کرتی ہے لامذہب ہو جاتی ہے تو یہ تعبیر درست نہیں۔ پاکستان میں ریاست تو کسی نہ کسی نظم و ضبط کی پابند ہے لیکن ایک مذہبی ادارے کی حیثیت سے اسلام رومن کیتھولک چرچ کی طرح مستقل طور پر منظم نہیں۔اس لیے مسلم فرقوں میں تصادم ہوتا ہے اور بسا اوقات یہ تصادم ان کے آپس میں قتل و غارت پر منتج ہوتا ہے۔''

''بہر حال جس طرح انسان کا وضع کردہ ہر نظام حکومت ناکامل ہے اسی طرح اگر 'سیکولر ریاست' بطور نظام حکومت میں کوئی بنیادی خامی ہے تو وہ اپنی خوبیوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا دعویٰ بھی کرتی ہے۔ مثلاً یہی کہ وہ اپنے شہریوں کے مذہبی عقائد میں دخل اندازنہیں ہوتی بلکہ غیر جانبدار رہتی ہے۔ عبادات کے ضمن میں ہر شہری کو مذہبی آزادی کی ضمانت دیتی ہے۔ شہریوں میں مذہبی بنا پر کسی قسم کی تفریق یا امتیاز روانہیں رکھتی۔ اگر شہری اپنے اپنے مذہبی سول قوانین کے تحت زندگی بسر کرنا چاہیں تو انھیں ایسی سہولت فراہم کرتی ہے۔ دیگر معاملات میں معاشرے کے مجموعی تحفظ اور فلاح و بہود کی طرح ایسے قوانین نافذ کرتی ہے جو سب کے لیے قابل قبول ہوں۔ شہریوں کے اتحاد، مساوات اور آزادی کی ضامن ہے۔ حقوقِ بشر کے تحفظ کا یقین دلاتی ہے۔ قانون کی حاکمیت اور جمہوری طرز حکومت کی علمبردار ہے۔ پس کیا یہ اقدار کسی صورت میں بھی 'اسلامی ریاست' کے تصور سے متصادم ہیں جو اقبال پیش کرتے ہیں؟''[1]

مولانا مودودی:

''اس سے کوئی انکارنہیں کرسکتا کہ جمہوریت میں بھی بہت سے نقائص ہوتے ہیں اور وہ نقائص بہت بڑھ جاتے ہیں جب کہ کسی ملک کی آبادی میں شعور کی کمی ہو......لیکن ان سب حقائق کوتسلیم کرنے کے بعد بھی یہ عظیم تر حقیقت اپنی جگہ قائم رہتی ہے کہ ایک قوم کی ان کمزوریوں کو دور کر کے اسے بحیثیت مجموعی ایک بالغ قوم بنانے کا راستہ جمہوریت ہی ہے۔''

''علاوہ بریں جمہوری نظام ہی وہ ایک نظام ہے جو ایک ایک شخص میں یہ احساس پیدا کرتا ہے کہ ملک اس کا ہے، ملک کی بھلائی اور برائی اس کی اپنی بھلائی اور برائی ہے، اور اس بھلائی اور برائی کے رونما ہونے سے ذاتی طور پر اس کے اپنے فیصلے کی صحت یا غلطی کا دخل ہے۔ یہی چیز افراد میں اجتماعی شعور پیدا کرتی ہے۔''

''جمہوریت تو سب لوگوں کی برابری کا نام ہے اور برابری کا لازمی تقاضا یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ ضابطہ سب کے لیے ایک ہو اور سب پر یکساں نافذ ہو۔''[9]

کاشف رضا:

''اسلام کے ابتدائی دور کے مدارس بالکل سادہ تھے۔ وہاں صرف قرآن و حدیث کی تعلیم دی جاتی تھی جبکہ زندگی گزارنے کے ڈھب عرب قبائل اپنے طور سے سیکھتے تھے۔ اموی اور اس کے بعد عباسی دور میں مسلمانوں کا دیگر اقوام سے رابطہ بڑھا تو ان کے علوم سے بھی رغبت پیدا ہوئی۔ یونانی زبان سے تراجم نے مسلمانوں کو فلسفے کی بھی چاٹ لگا دی۔ مذہبی عقائد اور فکر کو عقل و منطق کی کسوٹی پر پرکھنے کے لیے علم الکلام سامنے آیا۔''

''اس دور کے مسلمان ایک فاتح قوم تھے، لیکن یونانی اور رومی دماغوں کی تخلیقات دیکھ کر وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ اس غیر مذہبی فکر کا اثر مسلمانوں کی مذہبی فکر پر بھی پڑا اور وہ مدارس جہاں سادہ سی تعلیم دی جاتی تھی، اب وہاں منطق اور فلسفے نے بھی بار پالیا۔ مدارس کے نصاب میں وقتاً فوقتاً ہونے والی تبدیلیوں کا ایک جائزہ خود برصغیر کے مدارس کے نصاب میں ہونے والی تبدیلیوں سے بھی لگایا جا سکتا ہے...... سانحہ یہ ہے کہ وہ مسلمان جنہوں نے اپنے عروج کے زمانے میں پیروی مغربی کرتے ہوئے علم الکلام ایجاد کر لیا تھا، اپنے زوال کے زمانے میں پیروی مغربی سائنس اور دیگر جدید علوم کی جانب راغب نہ ہو سکے اور نصاب میں تبدیلی کی کوششوں کے باوجود مغربی ماڈل کے سکولوں سے بہت پیچھے رہ گئے۔''[10]

فتح اللہ گولن (ترکی):

''جان کی حفاظت اور مذہبی آزادی کی جمہوریت میں بھی بڑی قدر ہے۔ ہمیں ابھی ان تمام چیزوں کو قبول کر لینا چاہیے جن کے تانے بانے ابھرتی ہوئی قوموں سے جا کر ملتے ہیں۔ جیسے کہ ہر قسم کے مذہبی، ثقافتی، سماجی اور سیاسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاف رائے کا احترام ہے۔ان چیزوں کو قبول کرنے کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ ہم اپنے نظریات پر سمجھوتہ کر رہے ہیں بلکہ یہ کہ ہر کسی کو رنگ و نسل سے بالاتر ہو کر قبول کریں اور خدا کی ایک باوقار تخلیق کی آزادانہ رائے کا احترام کریں جو کہ خدا نے سب کو ودیعت کی ہے۔آزادی اظہار رائے جمہوریت کا بنیادی عنصر ہے...... جب سیاست اور مذہب کو اکٹھا کیا جاتا ہے تو اس میں دونوں کا نقصان ہوتا ہے جس میں زیادہ سیاست کا ہوتا ہے۔''[11]

اسد مفتی (ہالینڈ):

''عہدِ حاضر میں سائنسی ترقی کی بدولت الیکٹرونک میڈیا اتنی ترقی کر چکا ہے کہ نظریات پرست یا بنیاد پرست اس پر جتنی بھی پابندیاں لگا دیں، پہرے بٹھا دیں یا بندشیں لگا دیں بالآخر وہ ناکام و ناکارہ ہی ثابت ہوں گی...... انٹر نیٹ سب کے لیے ایک اہم ذریعہ تشہیر بن گیا ہے۔انٹرنیٹ ٹریفک پر نظر رکھنے والی ایجنسیوں نے گزشتہ دنوں جب انٹرنیٹ کے بہاؤ سے متعلق اعداد و شمار جاری کیے تو بحیثیت مجموعی مسلمانوں کے لیے المناک صورتحال سامنے آئی کیونکہ انٹرنیٹ پر سیکس ویب سائٹ، پورنو ویب اور بالغ ویب کا مشاہدہ کرنے والے سرِ فہرست 10 ملکوں میں سے 7 کا تعلق انہی ممالک سے تھا۔ اب اپنی کوتاہی کو ہم یہود و نصاریٰ کی سازش کہیں یا کچھ اور لیکن ان اعداد و شمار کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔''

''اگر اخلاقی اور سماجی پروگراموں کو دیکھنے اور سننے کے لیے ہمارے نوجوانوں کے پاس وقت نہیں اور اخلاق باختہ پروگراموں کو دیکھنے کے لیے ان کے پاس کافی وقت ہے تو اس میں اس ذرائع ابلاغ کا کیا قصور؟ کیا ایسی صورت میں ٹی وی، کیبل یا انٹرنیٹ کو ہی خیر باد کہہ دیا جائے؟ میرے حساب سے اب ٹی وی، انٹرنیٹ وغیرہ کے مضر یا مفید ہونے کے بارے میں بحث کا وقت گزر چکا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، چاہے اس کو مضر سمجھیں یا مفید۔ یہ انسانی زندگی کا ایک اہم حصہ بن چکا ہے۔ اچھے یا برے کا فیصلہ اس کے استعمال پر ہے اور یہ کہ اچھی سے اچھی شئے بھی غلط استعمال سے بری ثابت ہو سکتی ہے۔''[52]

رضا علی عابدی:

''دنیا میں کتنے ہی کام بند ہوئے، لیکن دنیا کا بدلنا ایک روز بھی نہ رکا۔ نسل انسانی کی تاریخ چھان ماری، اسے ہر لحظہ بدلتے ہی دیکھا۔ ہمارے بزرگوں نے اور ان کے بزرگوں نے بھی اس دنیا کے رنگ ڈھنگ بدلتے دیکھے ہوں گے مگر جو منظر ہم نے دیکھے، دیکھ رہے ہیں اور دیکھتے رہیں گے۔ یوں لگتا ہے کہ یہ سلسلہ تھمنے والا نہیں۔ ایسے منظر ہم سے پہلے کسی نے نہ دیکھے ہوں گے۔ ہاں ہمارے بعد ہم جانتے نہیں لیکن محسوس کر سکتے ہیں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی...... پنسلین سے لے کر خلا کی تسخیر اور کمپیوٹر کی ایجاد تک دنیا نے اتنے چولے بدلے ہیں کہ اگر کہیں گزرے ہوئے لوگ دوبارہ جی اٹھیں اور آج کی دنیا کو دیکھیں تو حیرت سے دوبارہ مر جائیں۔ یہ تو خیر سامنے نظر آنے والی چیزیں ہیں۔ ان کا بدلنا تو ان کے مقدر میں تھا لیکن جس شئے کے بدلنے کو بیان کرنا دوبھر نہیں، ناممکن ہے اور وہ ہے انسان کی فکر، اس کا سوچنا، اس کا سمجھنا اور خیالات کی گتھیوں کو سلجھانا۔ یہ سب ایسا بدلا ہے کہ قیاس کرنا دشوار ہے۔ بات تو بدلی ہی ہے، بات کہنے کے ڈھنگ کچھ کے کچھ ہو گئے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں محسوس نہ ہو کیونکہ یہ تغیر اچانک ایک صبح نہیں آیا، دبے پاؤں آیا ہے......''

''اکیسویں صدی کا سب سے بڑا انقلاب سیاست کے میدانوں میں نہیں، ذہن کے کارخانوں میں آیا ہے۔ دنیا بدلی ہو یا نہ بدلی ہو، دنیا والے یقیناً بدل گئے ہیں۔ ان کی ترجیحات بدل گئیں۔ ان کے فیصلے، ان کے اقدامات اور ان کی تدبیریں پہنچانی نہیں جاتیں۔ اس کا سب سے واضح اظہار ادب اور صحافت میں نظر آتا ہے۔ اب اور طرح کا ادب تخلیق ہو رہا ہے اور نئی قسم کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحافت انسان کے ذہن میں نئے انداز کی رائے پیوست کر رہی ہے۔ ادب میں تجربے کے رجحان نے سر اٹھایا ہے۔ یہ پرندہ اب پاؤں ٹکانے کے لیے نئے انداز کی شاخ ڈھونڈ رہا ہے۔ اب رہ گئی صحافت جو اپنے اس نام سے بھی محروم ہوگئی ہے اور میڈیا کہلائی جانے لگی ہے۔ اس کے میدان کو ایسی وسعت نصیب ہوئی ہے کہ پہچان میں نہیں آتی۔ یہ کوئی بہت پرانی بات نہیں جب اخبار اور اخباری صنعت ہی کو میڈیا تصور کیا جاتا تھا۔ اس میں ریڈیو بھی اپنا تھوڑا بہت کردار ادا کرتا تھا۔ دوسری عالمی جنگ کے دوران دنیا کی بڑی عالمی طاقتوں کو احساس ہوا کہ اخبار کی وردی تو بہت تنگ ہے۔ سیاسی سرحدیں اس کا راستہ روک سکتی ہیں۔ اس وقت ان پر یہ بھید کھلا کہ ریڈیو اپنے شہر یا اپنے ملک والوں ہی کی نہیں، دور دراز آبادیوں کی رائے بھی بدل سکتا ہے۔ اس وقت کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ کمپیوٹر کی شکل میں ایک ایسا سیلاب آنے کو ہے جو انسانی ذہن کو پلٹ کر رکھ دے گا۔ آج سوشل میڈیا کے نام سے ایک ایسا انسانی مکالمہ شروع ہوا ہے کہ اس کے اثرات کا ہمیں ابھی پوری طرح ادراک بھی نہیں۔ ساری دنیا ایک دوسرے سے بات کر رہی ہے۔ گھر گھر بلاک لکھے جا رہے ہیں۔ ایک کالم میں گفتگو ہو رہی ہے۔ یہ سوچنا بھی مشکل ہے کہ آگے چل کر اس کے فکر انسانی پر کس غضب کے نقوش مرتب ہوں گے۔''[1]

ایاز امیر:

''لوتھر کنگ نے چرچ میں جو اصلاحات لانے کی کوشش کی اس کے نتیجے میں عیسائیت تقسیم ہوگئی لیکن اسی نے ہی یورپ میں علم کی تحریک پھیلنے میں مدد کی۔ لوتھر نے پرانے نظریات پر سوالات اٹھائے اور سوالات ہی علم اور آگاہی کی طرف پہلا قدم ہوتے ہیں۔ مغرب علم اور آگاہی کے راستے پر گامزن ہوگیا لیکن اس نے مذہب کو مسترد نہیں کیا اس کی بجائے اس نے مذہب کو ایک الگ مقام دیتے ہوئے عمدہ ترین یونیورسٹیاں قائم کیں اور خوبصورت چرچ بھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح ایک دوسرے میں مداخلت کیے بغیر سائنس اور مذہب متوازی خطوط پر چلتے رہے۔''[14]

خورشید ندیم:

''مذہبی سیاست کا دَور ختم ہو چکا۔ سیاسی ادارے ارتقا کے مراحل سے گزر کر اب اس جگہ آ کھڑے ہوئے ہیں جہاں وہ خود کفیل ہیں۔ نظریات ان کی تشکیل میں اب شریک نہیں۔''[15]

پروفیسر محمد سرور:

''جب آپ مذہب کو سیاسی تنظیم کا محور بنائیں گے تو جہاں تک اسلام کا تعلق ہے، وہ مذہب عہد نبوی، خلافت راشدہ کا نہ ہوگا، وہ لازماً قرونِ وسطیٰ کا مذہب ہوگا اور قرونِ وسطیٰ میں مذہب کا جو اجتماعی و سیاسی کردار تھا، وہ آپ دیکھ ہی چکے ہیں۔ اس مذہب کو قومیت کا اساس بنا کر آپ گویا بھڑوں کے چھتے کو چھیڑ دیں گے، کیونکہ اس سے نہ صرف یہ کہ ایک ہی ملک کی آبادی ایک سے زیادہ مذہبی گروہوں میں تقسیم ہوگی، بلکہ ایک مذہب والے بھی مختلف فرقوں میں بٹ جائیں گے اور ان میں جھگڑے شروع ہو جائیں گے اور یہ یوں قرونِ وسطیٰ میں صدیوں تک مذہب الگ الگ فرقوں میں بٹا رہا ہے۔ اب آپ اسے نظری لحاظ سے یا تقریریوں میں تو ایک ثابت کر سکتے ہیں لیکن جب بھی وہ عملی زندگی میں بروئے کار آئے گا، اس میں فرقے بن جائیں گے اور ایک ملک کی آبادی خود آپس میں بٹ جائے گی۔ اس لیے آج مذہب، مذہب اپنے عام معنوں میں، وجہ اتحاد نہیں رہا بلکہ باعثِ تفرقہ بن گیا ہے۔''[16]

علامہ نیاز فتح پوری:

''تاریخ تمدن انسانی پر جس وقت غور کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر طلوع آفتاب کے ساتھ انسان کا قدم ترقی کی طرف اٹھ رہا ہے اور عقائد مذہبی کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرفت ڈھیلی ہوتی جارہی ہے۔اس لیے یہاں قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مذہب ترقی کے منافی ہے، کیا اس کے اصول انسان کو آگے بڑھنے سے روکتے ہیں اور کیا مذہبی تعلیم، دماغی نشو ونما اور ذہنی ارتقا کا ساتھ دینے سے عاری ہے؟؟؟؟"

"اس کا جواب ڈھونڈنے کے لیے زیادہ کاوش کی ضرورت نہیں۔مذاہب عالم کی تاریخ اٹھا کر دیکھئے تو آپ کو خود معلوم ہو جائے گا کہ یقیناً مذہب انسان کی ترقی میں حائل ہے اور اسے ہونا بھی چاہیے، کیونکہ مذاہب عالم کی پیداوار نتیجہ تھی صرف مقامی ونسلی اقتضا کا اور اس کے ذہن میں تمام نوح انسانی کی فلاح وترقی کا سوال آ ہی نہ سکتا تھا۔اگر کوئی مذہب ایشیا کے مغرب میں پیدا ہوا تو اسے مشرق کے باشندوں کا حال معلوم نہ تھا اور اگر مشرق میں اس کا نشو ونما ہوا تو وہ اہل مغرب کی طرف سے خالی الذھن تھا۔صرف ایک مخصوص جماعت، ایک محدود ملک کی اصلاح کا مقصد ان کے سامنے تھا، اور اس لیے قدرتاً وہ ایسے اصول بن ہی نہ سکتے تھے جو کرہ ارض کے تمام باشندوں کے لیے ان کے ماحول، ان کی معاشرت اور ان کی طبیعت ومزاج کے لحاظ سے مناسب وضروری ہوں۔میری مراد مذہب سے یہاں صرف وہ چند معتقدات ہیں جن کا تعلق نہ صرف خدا کی ہستی یا مابعد الطبیعات سے ہے بلکہ اس شریعت یا اصول اخلاق اور معاشرت سے بھی ہے جو ایک مذہب کے ماتحت کسی قوم میں رائج ہو جاتے ہیں اور جن کا اصولی اختلاف باہم کشت وخون کا باعث ہوا کرتا ہے۔"

"دنیا میں سب سے آخری قابلِ ذکر مذہب اسلام ہوا ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ مذاہب کی دنیا میں آخری لفظ کی حیثیت رکھتا ہے لیکن افسوس ہے کہ نہ اپنے معتقدات دینی کے لحاظ سے وہ سب کے لیے قابلِ قبول ہے اور نہ شریعت کے اعتبار سے اسے مکمل کہا جا سکتا ہے۔"

"مذہب بالکل مقامی وتمدنی چیز ہے۔یعنی ایک مخصوص قوم وملک کے مفاد کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے رکھ کر وضع کیا جاتا ہے اور اس کا قوی ترین ثبوت یہ ہے کہ دنیا میں ہر مذہب سوا اپنے دوسرے کو باطل قرار دیتا ہے۔ یعنی وہ اپنے متبعین میں دوسری اقوام یا دیگر مذاہب والوں سے نفرت کا جذبہ پیدا کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں عالم کا امن وسکون اس سے کسی طرح وابستہ نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے برعکس وہ باہمی اختلاف وتصادم پیدا کرنے کا باعث ہوتا ہے۔''[17]

''مذاہب کی ابتدا دنیا میں کیونکر ہوئی اور عہد حاضر میں اس کے ضعف و اضمحلال کے کیا اسباب ہیں، اس پر قیاس کر کے مستقبل کے لیے بہ آسانی یہ حکم لگایا جا سکتا ہے کہ مذہب جو عملی طور پر اب بھی تقریباً فنا ہو چکا ہے، اقتصادی و ذہنی اعتبار سے بالکل محو ہو جائے گا اور ایک زمانہ آنے والا ہے جب مذہب کی تعلیمات واعتقادات کو اس نگاہ سے دیکھا جائے گا، جس طرح آج 'سکون زمین وحرکت افلاک' کے نظریہ قدیم کو دیکھا جاتا ہے یا جس طرح ایک ماہر آثارِ قدیمہ پرانے کھنڈروں کو کھود کر بہت سے محو شدہ واقعات کو سامنے لاتا ہے۔''[18]

احمد جاوید:

''حالات اتنے بدل چکے ہیں کہ زندگی کے بارے میں ہمارے بنیادی تصورات دنیا پر اثر انداز ہونے کی قوت سے تو محروم ہو ہی گئے ہیں، خود ہمارے لیے اجنبی اور بے کشش ہوتے جا رہے ہیں۔''[19]

ڈاکٹر امجد وحید:

''مسلم معاشرے جمود کا شکار نظر آتے ہیں۔ اس جمود سے کسی انفرادی کوشش سے نکلنا ممکن نہیں بلکہ نئے اداروں کی ضرورت ہے۔ مثلاً فرد کی حریت کے ادارے، اقبال تربیتی اداروں کی حالت پر کہتے ہیں کہ:

اٹھا میں مدرسہ و خانقاہ سے غمناک
نہ زندگی نہ محبت نہ معرفت نہ نگاہ [20]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرفان حسین:

''کتنی عجیب بات ہے کہ ایسے لوگ جو جدید تعلیم کو کفر سمجھتے ہیں، جدید تعلیم سے وجود میں آنے والی ایجادات کے استعمال کو گناہ نہیں سمجھتے۔ ان کے اپنے استعمال میں جدید موبائل فون، لیپ ٹاپ اور انٹرنیٹ کی سہولت موجود ہوتی ہے اور وہ اپنے مقاصد کے لیے ان کا بلا جھجک استعمال کرتے ہیں اور مہنگی ترین گاڑیاں بھی چلاتے ہیں۔ افغانستان میں طالبان نے خواتین کی تعلیم پر پابندی لگادی اور عورتوں کو مرد ڈاکٹروں سے علاج کرانے سے بھی روک دیا۔ اس طرح بے شمار خواتین سسک سسک کر مر گئیں لیکن ہماری بہت سی مذہبی جماعتیں طالبان کے دور کو ابھی بھی سنہرا دور قرار دیتی ہیں۔ خواتین سے نفرت جہادی سوچ کا ایک اہم پہلو ہے۔ ان کا خیال ہے کہ خواتین کو چار دیواری کے اندر بند رکھنا چاہیے۔ انھیں دی جانے والی تعلیم ان کے اندر آزادی کے جذبے کو بھڑکا دیتی ہے...... اس رویے نے مسلمانوں کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ جدید تعلیم سے دوری کی وجہ سے نہ صرف وہ معاشی طور پر پسماندہ رہ گئے ہیں بلکہ ان کے ہاں انتہا پسندی کے عفریت نے بھی سر اٹھالیا ہے۔''[21]

ڈاکٹر طہٰ حسین (عرب):

''میں علما ازہر اور بالخصوص شیخ الازھر سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ گھر کے اندر میز، کرسی پر بیٹھ کر کھانا نہیں کھاتے، اور کیا آپ کھانا کھاتے وقت کانٹے چھری اور چمچے کا استعمال نہیں کرتے، کیا آپ اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو انگریزی اور فرانسیسی پڑھنے جدید مدارس میں نہیں بھیجے اور کیا ان کا لباس لمبے کرتے عمامے اور نقاب ہیں یا نکریں، کوٹ پتلون اور سکرٹ، اور کیا آپ کے بچے مغربی موسیقی نہیں سنتے، مغربی ادب و شعر کا مطالعہ نہیں کرتے، کیا آپ کے گھر میں مغربی طرز کا فرنیچر اور مغرب کا سامانِ آرائش نہیں، اور کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ مغرب کی ایجادات سے فائدہ نہیں اٹھاتے، نیز یہ کہ کیا آپ اپنے پیشروؤں کی طرح گدھے پر ازھر تشریف لاتے ہیں یا کار پر۔ ظاہر ہے آپ، آپ کے بچے اور آپ کے اہل خانہ اپنی گھریلو زندگی میں یہ سب کچھ کرتے ہیں اور آپ کو ان چیزوں پر کبھی اعتراض نہیں ہوتا، اور نہ آپ کو ان پر کبھی تفریح اور فرنگیت پرستی کا خیال آتا ہے۔ بے شک آپ یہ سب کچھ بلاتردد گھر کے اندر کرتے اور انھیں کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں، کیا یہ صحیح نہیں اور اگر یہ صحیح ہے تو میرا آپ سے سوال یہ ہے کہ آپ نے درونِ خانہ یورپ کے اوضاع واطوار کو اپنا لیا ہے اور یہ چیزیں آپ کی روزمرہ زندگی کا معمول بن گئی ہیں اور انھیں اختیار کرنے میں آپ کو کوئی باک نہیں تو جب میں یہ کہتا ہوں کہ یورپ کی سیاست، معاشرت، تہذیب وتمدن اور علوم و فنون میں جو نئی چیزیں دریافت کی ہیں، ہمیں ان کو اپنانا چاہیے تو آپ مجھے زندیق اور ملحد قرار دیتے ہیں۔''

''اگر میں یہ کہوں کہ ہماری فوجوں کو توپ، بندوق اور ہوائی جہازوں کی مطلق ضرورت نہیں اور ان کے لیے نیزے، تیرکمان اور تلواریں کافی ہیں، جیسا کہ رسول اللہؐ اور خلفائے راشدین کے زمانے میں تھا اور ہماری فوجوں نے انہی ہتھیاروں سے نصف دنیا کو فتح کر لیا تھا تو آپ مجھے سڑی ٹھہرائیں گے، لیکن جب میں یہ کہتا ہوں کہ جس طرح آپ لوگوں نے اپنی نجی اور گھریلو زندگی میں یورپ کے سامان آرائش وزیبائش کو اپنا لیا ہے اور آپ کی فوجوں نے یورپ کے حربی نظام اور اس کے جدید ترین اسلحہ کو لے لیا ہے اس طرح آپ یورپ کے سیاسی وسماجی اداروں اور اس کے اقتصادی اور تمدنی نظام کو بھی اپنی ضرورتوں کے مطابق اخذ کر لیں تو آپ اس پر برہم ہوتے ہیں اور مجھ پر کفرو زندقہ کے فتوے لگاتے ہیں۔''

''میرا قصور تو صرف اتنا ہی ہے شیخ الازھر نے اپنی گھریلو اور داخلی زندگی میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کچھ روا رکھا ہے، میں اسے گھر سے باہر خارجی اور قومی زندگی میں روا رکھنے کی دعوت دیتا ہوں۔ آپ گھر کے اندر یورپی اوضاع اطوار کو اپناتے ہیں اور گھر کے باہر انھیں مطعون کرتے ہیں۔ میرا کہنا یہ ہے کہ اس تضاد کو چھوڑیے اور موجود دو عملی سے درگزر رہیے۔ اگر آپ یورپ کی بنی ہوئی چیزوں کا استعمال درونِ خانہ جائز سمجھتے ہیں تو بیرونِ خانہ اسی یورپ کے نظام کو کفر و ضلال کیوں قرار دیتے ہیں؟"[22]

☆☆☆

تاریخ بتاتی ہے اور یہ کوئی بہت ماضی کی بات نہیں ہے؛ بادشاہ ہوتے تھے۔ خوش پر انسانوں کو بے حد و حساب نواز دیتے اور معمولی غلطی یا ناراض ہونے پر گردنیں اڑوا دیتے۔ جس طرح چاہتے سلوک کرتے، کوئی احتجاج نہیں کرتا تھا۔

بادشاہوں کی لا تعداد بیویاں ہوتیں، بچے ہوتے۔ بادشاہوں کی بیویاں بچے عام بیویوں بچوں سے نہ ہوتے۔ وہ بہت زیادہ معزز سمجھے جاتے۔

بادشاہوں کی نسل سے بادشاہ بنتے۔ کبھی کبھار کوئی طاقتور باغی یا بیرونی حملہ آور فتح پا کر بادشاہ بن جاتا۔ یہ سب جائز سمجھا جاتا تھا۔

اس کی وجہ انسانوں کی ذہنی سطح تھی۔

پیغمبروں نے جن حدود و اخلاقیات کا سبق دیا وہ بھی معروضی حالات اور انسانوں کی ذہنی سطح سے مطابقت رکھتی تھیں۔ پیغمبر اسلام کا خود بیک وقت 11 سے زائد بیویاں رکھنا اور امتیوں کو چار تک کی اجازت دینا، اپنی بیٹی فاطمہؓ کے شوہر علیؓ کی طرف سے دوسری شادی کی خواہش پر کہنا، جس نے فاطمہؓ کو دکھ دیا اس نے مجھے دکھ دیا، فاطمہؓ، علیؓ، حسنؓ، حسینؓ، عائشہؓ، اہل بیت کی فضیلت بیان کرنا و جنتیوں کا سردار بتانا، خلیفہ کے لیے اپنا خاندان قریش مختص کرنا، سربراہ مکمل بااختیار، اقربا پروری، مسلمان جرم یا برائی کرے تو اس پر پردہ ڈالنا، کم عمری میں زواج، جہاد و قتال، مال (غنیمت) لوٹنا، غلام و لونڈی، ذمی، جزیہ۔ ان اہم باتوں سے عربوں کی ذہنی سطح کا پتہ چلتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسانی ذہنی ارتقا کس قدر اہم حقیقت ہے اس کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ اسلامی نظام کی رٹ لگانے والا مولوی بھی آج اسلامی حدود وا خلاقیات کا جزواہی ذکر کر پاتا ہے۔

وجہ......؟ وجہ یہ کہ آج حالات تبدیل ہو چکے ہیں۔ اب انسانوں کی ذہنی سطح چودہ سو سال پہلے کے عربوں کی ذہنی سطح سے کہیں مختلف ہے۔

سوال: اگر آج پیغمبر اسلام کا ظہور ہو، اور آپؐ انسانوں کی رہنمائی فرمانا چاہیں تو چودہ سو سال پہلے کے قرآن وسنت سے فرمائیں گے یا رہنمائی نئے حالات کے مطابق ہوگی؟

☆☆☆

غیر مسلموں اور مسلموں اور غیر عربوں اور عربوں میں جو امتیازی وصف دیکھا جاسکتا ہے، وہ تعلیم ہے۔ غیر عربوں کی نسبت چودہ سو سال پہلے عرب واضح طور پر ان پڑھ تھے اور آج غیر مسلموں کی نسبت مسلمان واضح طور پر تعلیم میں پیچھے ہیں۔ جو غیر عرب، عربوں کے مفتوح ومحکوم ہوئے اور اسلام قبول کیا، انھوں نے عرب فاتحین کی روایات قبول کیں، یعنی تعلیم سے دوری اور جنگوئی۔ دوسری طرف عربوں نے محکوم غیر عربوں سے کچھ تعلیم میں دلچسپی لی۔ یوں چودہ سو سال پہلے کی نسبت آج عربوں میں تعلیم دیکھی جاسکتی ہے۔ غیر عرب مسلمان نقصان کے باوجود تعلیم میں اب بھی عربوں سے بہتر ہیں۔ کہا جاسکتا ہے کہ عرب اپنی دیرینہ روایات مکمل طور پر چھوڑ پائے ہیں نہ غیر عرب مسلمان۔ سوال: اگر مغرب نے تعلیمی استعداد سے اسلحہ ایجاد کر کے عربوں کا راستہ نہ روکا تو اس وقت دنیا کی حالت کیا ہوتی؟

☆☆☆

جنت بہت ارفع ہے۔ جنت میں نہ صرف انسان کی تمام محرومیوں کا ازالہ ہے بلکہ انسان کی خواہشوں سے بھی بڑھ کر ہے۔ جنت میں زندگی ختم نہیں ہوگی۔ جنت پر سمجھوتہ نہیں کیا جاسکتا۔ جنت میں جانا بھی صرف مسلمانوں نے ہی ہے۔ سوال: کیا مسلمانوں کی نسبت غیر مسلم واقعی کم عقل ہیں جو جنت کی پرواہ نہیں کرتے؟

پیغمبر اسلامؐ اپنی قوم کی بہتری کے لیے کیا کر سکتے تھے، جو نہیں کیا؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

■ اگر مسلمان، مسلمان ہونا، اتفاقیہ سمجھتے ہیں اور وابستگی میں ترجیح ہموطنوں یا اپنے خطہ والوں کو دیتے ہیں تو اس کے کیسے منفی اثرات ہو سکتے ہیں؟

☆☆☆

ماہر سماجیات سے مکالمہ

طالبعلم: ڈاکٹر صاحب! آپ کا مقصد زندگی کیا ہے؟

استاد: میں دیکھتا ہوں اور پڑھتا ہوں، وقت کے ساتھ ساتھ انسانی سماج میں بہتری آ رہی ہے۔ مشکلات کم ہو رہی ہیں۔ یہ بہتری خود بخود نہیں آ رہی ہے۔ انسان لا رہا ہے۔ مجھ سے اور آپ سے پہلے انسانوں نے اس بہتری کے لیے اپنا حصہ ڈالا۔ ہم نے اپنے بزرگوں کی نسبت مشکلات کم دیکھیں۔ ہم اپنا حصہ ڈالیں گے تو آنے والی نسلوں کو مزید کم مشکلات دیکھنا پڑیں گی۔ میں سماج کی بہتری میں کردار ہی اپنا مقصدِ زندگی سمجھتا ہوں۔

طالبعلم: اس زندگی کے بعد آپ کی زندگی نہیں ہے؟

استاد: میں جانتا ہوں۔ یہ سوچ عام پائی جاتی ہے۔ ایک وقت تھا یہ سوچ کافی زیادہ ہوگئی تھی اب کچھ کم ہوئی ہے۔ جن معاشروں میں تعلیم ہے وہاں یہ سوچ نسبتاً کم ہے۔ جہاں تعلیم کم ہے وہاں یہ سوچ زیادہ ہے۔ زیادہ تعلیم والے معاشرے سہولتوں یا ترقی میں بھی آگے ہیں۔ اس سے امکان ظاہر ہوتا ہے شاید یہ سوچ ترقی میں رکاوٹ ہے۔ جب آپ یہ سوچیں یا کہیں گے کہ اس زندگی کے بعد آپ کی زندگی ہے تو بعد کی زندگی کے کچھ تو اثرات ہوں گے۔ نتیجتاً اس زندگی یا دنیا کو سنوارنے، بہتر بنانے والی توجہ متاثر ہوگی۔ جہاں تک میری بات ہے، میں یہ مناسب نہیں سمجھتا جو میرے پاس وقت ہے یا زندگی ہے اس کا خواہ مخواہ سے کوئی شریک بنا لوں۔ اگر اس کے بعد زندگی ہے تو کوئی مسئلہ نہیں۔ میں حالات کے مطابق دیکھوں گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طالبعلم: اس زندگی کے لیے تیاری نہیں کریں گے؟

استاد: میں اس سوچ سے نہیں ہوں کہ مرنے کے بعد کوئی زندگی ہے۔ میں اس سوچ سے ہوں کہ 'اگر' زندگی ہے۔ ورنہ تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے بعد ہماری نسلیں ہوں گی۔ دوسرے انسان اور جاندار ہوں گے۔ ہمیں ان کے لیے کام کرنا چاہیے۔ جس طرح ہم سے پہلوں نے کام کیا تو ہم نے فائدہ اٹھایا۔ آج جو بچہ پیدا ہوا ہے۔ پیدائش کے ساتھ ہی اسے جو سہولتیں ملی ہیں، یہ کس کی دی ہیں؟ یہ اس سے پہلوں کی دی ہیں۔ ہمیں ذمہ دارانہ رویہ اپنانا چاہیے۔ 'آگے دوڑ پیچھا چوڑ' کے مصداق نہیں کرنا چاہیے۔

طالبعلم: اگر یہ غیر ذمہ دارانہ رویہ ہے تو دھرم شالائیں، مندر، چرچ، مسجدیں، مدرسے کس امر کی علامت ہیں؟

استاد: جس طرح کسی فرد کا رویہ کسی حوالے سے غیر ذمہ دارانہ ہو سکتا ہے، اسی طرح معاشرے یا ریاست کا رویہ بھی کسی حوالے سے غیر ذمہ دارانہ ہو سکتا ہے۔ جس طرح کوئی فرد کسی پہلو سے فکری ناپختگی کی حالت میں ہو سکتا ہے، کوئی معاشرہ یا ریاست بھی کسی پہلو سے فکری ناپختگی کی حالت میں ہو سکتی ہے۔ بنیادی بات یہ ہے کہ کوئی فرد یا معاشرہ اچانک تبدیل نہیں ہوتا اور لوگوں کی رائے کا احترام کرنا، امن برقرار رکھنا ریاست کے لیے لازم ہوتا ہے۔

طالبعلم: ایک معاشرے یا ریاست کے اندر ہی کسی فرد یا اقلیت کے لیے کہنا کہ اکثریت فلاں پہلو سے غیر ذمہ دارانہ رویہ یا فکری ناپختگی ظاہر کر رہی ہے، کہاں تک قابلِ اعتماد ہوگا؟

استاد: اصل بات یہ ہے کہ اظہارِ رائے کی آزادی ہونی چاہیے۔ اظہارِ رائے کا حق اقلیت اور اکثریت سے قطع نظر ہے۔ اکثریت کو کسی کے اظہارِ رائے سے کوئی خطرہ محسوس نہیں کرنا چاہیے۔ اگر اکثریت اظہار رائے کو برداشت نہیں کرتی تو یہ اس امر کا اظہار ہے کہ وہ اندرونی طور پر کمزور ہے۔ کھوکھلی ہے۔ وہ یہ سمجھتی ہے کہ اس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکثریت اقلیت میں بدل سکتی ہے۔ اس لیے وہ دھونس سے کام لیتی ہے۔

طالبعلم: ایک دانشور اور پنڈت، یا پادری یا مولوی میں کیا فرق ہے؟

استاد: دونوں انسان ہیں۔ تعلیم، ماحول اور ذہنوں کے فرق نے دونوں کو مختلف بنا دیا ہے۔ پنڈت، پادری یا مولوی یا مذہبی جو بھی کہہ لیں، پیروکار سا یا مرید سا ہے جس نے سوچ کو محدود رکھنا عادت بنا لی ہے۔ دانشور لامحدود سوچنے والا ہے۔ بات کرنے والا ہے۔ وہ بڑے سے بڑے بیانئے اور خیال کو بھی ایک پیمانے سے لیتا ہے۔

طالبعلم: اور کچھ......؟

استاد: مذہبی مکالمہ پسند نہیں کرتا۔ وہ مکالمہ سے ناراض ہوتا ہے۔ غصہ بھی ظاہر کرتا ہے۔ بعض اوقات تشدد پر بھی اتر آتا ہے۔ یہ کمزوری کی علامت ہے۔ دانشور مکالمہ کو پسند کرتا ہے۔ مکالمہ کو الجھنوں کے حل کا ایک اچھا ذریعہ سمجھتا ہے۔

طالبعلم: مزید......؟

استاد: دانشور آزاد ماحول میں رہنا چاہتا ہے۔ وہ صحیح معنوں میں آزادی پسند ہے۔ مذہبی آزادی سے ہچکچاتا ہے۔ وہ آزادی میں ذمہ داری کا بوجھ اٹھانے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ وہ محدود زندگی کے ساتھ بے فکر رہنا چاہتا ہے۔

طالبعلم: مزید......؟

استاد: مذہبی محدود وسائل کے ساتھ رہنے کے لیے تیار ہے۔ زندگی پر لطف بنانا اس کے لیے اہم نہیں۔ دراصل وہ الجھن میں مبتلا ہے۔ وہ جیتا تو ہے، وہ زندگی کو عارضی اور غیر اہم سمجھتا ہے۔ دانشور دوسروں کے ہمراہ زندگی پر لطف بنانا چاہتا ہے۔ ترقی دانشوروں کی ہی مرہونِ منت ہے۔

دانشور اپنے کہے کا ذمہ دار اور جوابدہ ہوتا ہے۔ مذہبی ذمہ دار اور جوابدہ نہیں۔ وہ ایک طرح کا غیر ذمہ دار پیغام رساں (Messenger) ہے۔ اسے نابالغ کہہ سکتے ہیں جس پر پیغام کے نتائج تک کی ذمہ داری نہیں۔

مذہبی کہتا ہے ماضی اچھا ہے۔ وہ ماضی کو آئیڈیل بتاتا ہے۔ وہ انسانوں کو ماضی کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔ دانشور کہتا ہے ماضی تاریخ کا حصہ ہے۔ ریکارڈ ہے۔ وقت کے ساتھ چیزیں بہتر ہو رہی ہیں۔

طالبعلم: کیا عصری ڈگری رکھنے والے پنڈت، پادری یا مولوی دانشور نہیں؟

استاد: سوال پیدا ہوتا ہے کہ پنڈت، پادری یا مولوی عصری ڈگری کیوں لیتا ہے؟ اس کا مقصد کیا ہے؟ کیا وہ عصری ڈگری اس لیے حاصل کرتا ہے کہ اسے محدود سوچ والا نہ سمجھا جائے؟ اس کی بات سنی جائے؟ یا وہ جس الہامی تعلیم کی بات کرتا ہے اس کو ناکافی سمجھا ہے، یا الہامی تعلیم کے تصور کو ہی غلط سمجھنے لگا ہے؟ اگر وہ الہامی تعلیم کے تصور پر اڑا ہے تو وہ ذمہ دار نہیں۔ پھر جس کی الہامی تعلیم ہے، وہ ذمہ دار ہے۔ مذہبی مذہبی ہو سکتا ہے یا پھر دانشور۔ بیک وقت دونوں حیثیتوں سے کسی شخص کا منسلک ہونا الجھے ہوئے ہونے کا اظہار ہے۔ فیصلہ نہ کر پانے کی حالت کہہ سکتے ہیں۔

طالبعلم: بعض اوقات لوگ جن کا مذہبی پس منظر نہیں ہوتا، پڑھے لکھے دانشور قسم کے ہوتے ہیں، مذہبی کے ہم خیال ہو جاتے ہیں۔ کیا انہیں دانشور کا پلٹنا کہیں گے اور کیا دانشوری ڈی کلاس (Declass) ہو سکتی ہے؟

استاد: اول تو دانشور اور دانشور قسم کے لوگوں میں بڑا فرق ہے۔ دانشور قسم کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ آپ جسے دانشور سمجھتے رہے وہ دانشور تھا نہیں۔ یہاں غلطی آپ کی بھی ہے۔ پھر دانشور قسم کے لوگوں کی مثالیں کس تناسب سے ہیں جو پنڈت یا پادری یا کسی مولوی کے ہم خیال ہو گئے؟ یہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ وہ کس قدر اور کتنا عرصہ ہم خیال رہے؟ یہ ساری باتیں جاننا ضروری ہیں۔ یہ ٹھیک ہے انسان کی سوچ بدل سکتی ہے۔ اس کا نقطہ نظر بدل سکتا ہے۔ نقطہ نظر بدلنے سے انسان کا کردار بدل جاتا ہے لیکن جیسے پہلے کہا انسان بیک وقت یا تو ذمہ دار ہو سکتا ہے یا غیر ذمہ دار۔ دانشور ہو سکتا ہے یا مذہبی۔ دو مختلف نقطہ ہائے نظر کے ساتھ انسان کے ہونے کا مطلب، الجھن میں ہونا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طالبعلم: کیا دانشور کے لیے ضروری ہے کہ الہامی تعلیم یا رام یا خدا کا انکار کرے؟

استاد: دانشور کے لیے ضروری یہ ہے کہ وہ جو مفروضے بنائے، ان کی تحقیق کرے۔ تحقیق سب کے سامنے پیش کرے۔ تحقیق کو ثابت کرے۔ تحقیق کو منوانے کی کوشش کرنا دانشوری ہے۔ دلائل سے کسی کو قائل کرنا دانشوری ہے۔ مفروضوں کو حتمی ماننا، منوانے کے لیے زبردستی کرنا دانشوری نہیں۔ نہ الہامی تعلیم یا رام یا خدا کی محض نفی دانشوری ہے۔

طالبعلم: مذہبیوں کی افادیت ہے؟

استاد: ایک وقت تھا جب انسان اشرف المخلوقات نہیں تھا یا اسے یہ زعم یا علم نہیں ہوا تھا۔ وہ پوری طرح جانوروں کا ایک حصہ تھا۔ اس کے پاس تجربات کا لمبا چوڑا ذخیرہ نہیں تھا۔ وہ جنگل میں رہتا۔ دوسرے جانور، درختوں کے پھل اور پتے وغیرہ کھا کر جیتا۔ وہ زخمی اور بیمار بھی ہوتا۔ اس صورت میں وہ کسی دوسرے انسان سے رہنمائی یا مدد لیتا۔ عموماً وہ کسی ''بڑے بزرگ'' کے پاس جاتا جو اسے تکلیف کا حل یا ٹوٹکا بتا دیتا۔ وہ ٹھیک ہوا یا نہیں؟ اس کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا۔ پھر دور آیا جب انسان کو اشرف المخلوقات ہونے کا علم ہوا۔ یہ اسے پیغمبر نے بتایا۔ اس وقت انسان باقاعدہ آبادیوں اور قصبوں میں رہنا شروع کر چکا تھا۔ قانون قاعدے کی ضرورت تھی۔ پیغمبر نے بڑی نوید دی، جنت! یعنی کہ جو اس کی اطاعت کرے گا' اسے جنت ملے گی۔ جنت میں بڑی نعمتیں ہیں اور نافرمانوں کو دوزخ میں ڈالا جائے گا، جس میں دہکتی ہوئی آگ ہے۔ زخمی و بیمار کو حل بتانے کے ساتھ بتایا کہ تیری تکلیف کا بھی تجھے اجر ملے گا۔ اب تکلیف کا حل پہلے سے بہتر ہو گیا تھا!

پیغمبر نے دنیا و جنت دونوں کا اختیار اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اسے سائنس کی شروعات کا دور کہہ سکتے ہیں۔ پیغمبر کے بعد ان کے نام لیواؤں (پنڈت، پادری، مولوی وغیرہ) نے کوشش کی کہ پیغمبر کی طرح دنیا و جنت کا اقتدار سنبھالیں مگر دوسروں نے انھیں دنیا کے اقتدار سے الگ کر دیا۔ اب زخمی و بیمار کا مسئلہ سائنس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے سنبھال رکھا ہے۔ اقتدار دوسروں کے پاس ہے۔ انسانوں کا جنت جانا باقی ہے۔ پنڈت، پادری، مولوی یا مذہبی جنت کے لیے رہنمائی کرتے ہیں اور معاوضہ لیتے ہیں۔ اس سے ان کا دانہ پانی چل رہا ہے۔

ایک اور افادیت مذہبیوں کی یہ ہے اگر کوئی ریاست یا معاشرہ ایسا ہو جہاں انسان نے بچے پیدا کرنا چھوڑ دیا ہو یا بہت سست ہو گیا ہو، آبادی کی ضرورت ہو اور دوسرے معاشروں سے بھی لوگ وہاں آنا نہ چاہتے ہوں وہاں مذہبی ہوں تو مذہبیوں کی تربیت کر کے انھیں کارآمد بنایا اور کم آبادی کی جگہ ان سے کام لیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ افادیت محکمہ آثارِ قدیمہ والے شاید بتا سکیں۔

طالبعلم: کیا آپ پنڈت، پادری یا مولوی کو سوسائٹی پر بوجھ سمجھتے ہیں؟

استاد: صرف بوجھ نہیں، بوجھ تو ایک معذور انسان بھی ہوتا ہے جو کچھ نہیں کرتا۔ مذہبی ترقی میں رکاوٹ ہیں۔ وہ باصلاحیت ہیں اور صلاحیتوں کا غلط استعمال کر رہے ہیں۔ وہ لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ یہ زیادہ تکلیف دہ بات ہے۔ وہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ دنیا عارضی ہے محنت کی ضرورت نہیں۔ ترقی کی ضرورت نہیں۔ اس کے باوجود کہ کھاتے ہیں، پیتے ہیں۔ ترقی سے استفادہ کرتے ہیں۔

طالبعلم: پنڈت یا پادری یا مولوی سوسائٹی کا مفید حصہ کیوں نہیں بنتے؟

استاد: ہنر نہیں ہے۔ ہنر کی ضرورت ہے۔ اب اگر کوئی مذہبی اس نتیجہ پر پہنچتا بھی ہے کہ وہ غلط سمت کھڑا ہے۔ اسے باشعور لوگوں کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے تو وہ فوری طور پر کیا کاروبار کرے؟

طالبعلم: کیا یقینی ہے کہ کائنات خود بخود بنی ہے۔ بنانے والا کوئی نہیں؟

استاد: یقینی تو یہ ہے، ہمارے سامنے یہ جو خوبصورت بلند عمارت کھڑی ہے، اسے ہم نے بنتے دیکھا۔ مزدوروں کو کام کرتے دیکھا، یہ ہمارے سامنے بنی ہے۔ یہ یقینی ہے اسے انسانوں نے بنایا ہے۔ کائنات میں یہ عمارت شامل ہے یا نہیں؟ یہ آپ کو علم ہوگا۔ خود میری دلچسپی یہ جاننے میں ہے کہ جس انسان کے سامنے یہ عمارت نہیں بنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ کیا سمجھتا ہے کہ اسے کس نے بنایا ہے؟ یا اب جہاز جو اس وقت ہمارے سامنے اڑتا جا رہا ہے، کس نے بنایا ہے؟ کائنات کو بنانے والے یا بنانے والا کوئی ہے تو اس سے انکار کیوں کوئی کرے گا۔ سوال یہ ہے، یہ ثابت کس طرح کیا جائے؟ کیسے اور کسے معلوم ہوا؟ مذہبی نظریہ جو ہمارے بڑوں سے ہم تک پہنچا، جسے ہم نے انجانے میں، بہت چھوٹی عمر میں مان لیا اور حفاظت کرنے اور اگلی نسلوں تک پہنچانے کی شعوری ولاشعوری ذمہ داری لی، اس کے مطابق تو خدا نے یہ سب بنایا ہے لیکن ایک خدا پر کتنے انسانوں کا اتفاق ہے؟ خداؤں یا خدا کے بارے میں تصورات مختلف ہیں۔ مذہب ایک نہیں ہے۔ مختلف ہیں۔ مختلف مذاہب کی تعلیمات مختلف ہیں۔ ایک مذہب کے اندر تضادات ہیں جس کا اظہار فرقے ہیں۔ دنیا اب سکڑ چکی ہے۔ سائنس، ٹیکنالوجی اور سائنسدان ہیں۔ اب آسان نہیں ہے کہ سب کو نظر انداز کر دیا جائے۔

طالبعلم: سائنس کیا کہتی ہے؟

استاد: سائنس یہ دعویٰ نہیں کرتی کہ کوئی خدا ہے جس نے یہ سب بنایا ہے۔ یہ مذہبی ہی کہتے ہیں انھیں ہی یہ دعویٰ یا علم ثابت کرنے کی ذمہ داری قبول کرنی چاہیے۔

طالبعلم: کیا آپ سمجھتے ہیں کہ بحیثیت مسلمان میرے لیے یہ بہت ہی دل دہلا دینے والی بات ہے کہ خدا نہیں ہے؟

استاد: ایک بُت پرست کے لیے بُت توڑا جانا دل دہلا دینے والی بات ہوسکتی ہے لیکن مسلمان کے لیے شاید نہ ہو۔ یہ بات ان معنوں میں بھی لی جا سکتا ہے کہ ایک حقیقت کا پتہ چل رہا ہے۔ خوف ختم ہو رہا ہے۔ کم از کم سائنس نے تو خوفزدہ رہنے کے لیے نہیں کہا۔

طالبعلم: کہا جاتا ہے کہ مذہب انسان کی فطری ضرورت ہے؟

استاد: مذہب انسان کی فطری ضرورت ہے، کا مطلب یہ بھی لیا جا سکتا ہے کہ مذہب انسان کا تراشیدہ ہے۔ ایک نقطہ نظر یہ بھی ہے کہ مذہب انسان کا وہم یا مفروضہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ استوار ہوتا گیا ہے۔ انسانی ذہنی سطحیں اور علاقائی صورتیں مختلف تھیں اس لیے مفروضوں میں بھی فرق ہے۔ اگر مذہب کا تعلق خدا سے ہوتا تو سارے انسانوں کا مذہب ایک ہوتا۔ اگر خدا زیادہ ہیں تو خدا مل کر کوئی لائحہ عمل بنا سکتے تھے۔ اگر انسان مذہب کے بغیر نہیں رہ سکتا، مذہب انسان کی ضرورت ہے تو مسلمان مسیحیت کے بغیر کیسے رہ سکتا ہے؟ عیسائی یہودیت کے بغیر کیسے رہ رہا ہے؟ یہودی اسلام کے بغیر کیسے رہ رہا ہے؟ ہندو اسلام کے بغیر کیسے رہ رہا ہے یا مسلمان ہندویت کے بغیر کیسے رہ رہا ہے؟ درجنوں مذاہب ہیں۔ لوگ ایک دوسرے کے مذاہب کے بغیر رہ رہے ہیں۔ اگر کوئی غلط مذہب کی بنیاد پر رہ رہا ہے تو اس سے ظاہر ہے وہ مفروضے کی بنیاد پر رہ رہا ہے۔ جو مفروضے کی بنیاد پر رہ رہا ہے، جاننے کے بعد کہ وہ مفروضے کی بنیاد پر رہ رہا ہے یا دوسرا کوئی مفروضے کی بنیاد پر رہ سکتا ہے، وہ مذہب کے بغیر کیوں نہیں رہ سکتا؟

مذہب کا ایک بڑا فائدہ اخلاقیات بتائی جاتی ہے۔ مذہبی مذہب کے حق میں دور کی کوڑی لاتے ہوئے عموماً یہی کہتا ہے کہ پھر بہن بھائی کی شادی ہو سکتی ہے۔ ماں بیٹا جنسی عمل کر سکتے ہیں۔ باپ بیٹی جنسی عمل کر سکتے ہیں۔ ان میں کیا رکاوٹ ہے؟ یہ ایک نفسیاتی حملہ ہے۔ اصل جو بات ہے مولوی وہ نہیں بتاتا کہ جائز اور ناجائز یا مقدس اور غیر مقدس کام، معاشرتی ہیں۔ معاشرہ کسی کام کو مقدس اور کسی کو غیر مقدس گردانتا ہے، اسی سے انسانی نسل کی نفسیات تیار ہوتی ہے۔ ہر مذہب اور ہر معاشرہ میں 'جائز' اور 'ناجائز'، 'مقدس' اور 'غیر مقدس' الگ ہیں۔ مقدس اور غیر مقدس کی بجائے چیزوں کو فائدہ اور نقصان کے تناظر میں دیکھنا زیادہ مناسب ہے۔ مقدس کی افادیت اگر کوئی ہے تو وہ سماج کو دیکھ کر بتائی جا سکتی ہے۔ مثلاً یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ روٹی، کپڑا، مکان، صحت، تعلیم، ٹرانسپورٹ، بجلی، سوئی گیس انسان کی ضرورتیں ہیں۔ اگر مذہب نہ رہے تو ان میں کونسی چیز کم ہو جائے گی؟ صرف یہی نہیں مذہب کی تعلیمات آج کے انسان کے لیے کشش نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتیں۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اسلام آخری مذہب ہے۔ اس لحاظ سے مسلمان اسلام کی تکمیل کا اور مکمل ضابطہ حیات ہونے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔ اسلام میں کزن میرج (Cousion Merriage) کو پسندیدگی سے دیکھا گیا ہے۔ میڈیکل سائنس نے یہ ثابت کیا ہے کہ کزن میرج سے انسان کی صحت کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح اسلام میں غلام اور لونڈی کی خرید وفروخت ہے۔ نوعمری کی شادی ہے۔ یہ ساری باتیں آج ناپسند کی جاتی ہیں۔

طالبعلم: کیا مذہب سے دوری نفسیاتی مسائل کا سبب نہیں بن رہی؟

استاد: نفسیاتی مسائل کا سبب مذہب سے دوری ہے یا مذہب سے دور، سائنس نفسیاتی مسائل کا علاج کر رہی ہے؟ پہلے یہ طے کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی انسان نفسیاتی مسائل میں مبتلا ہے تو کیا مذہب کے پاس اس کا حل ہے؟ ایک انسان جو مذہب پر یا خدا کے ہونے کا یقین نہیں رکھتا مذہب اس کا کیا علاج کرے گا؟ دراصل انسان کو مسائل کا سامنا ہے۔ جیتے اور باشعور انسان کو مسائل درپیش ہیں۔ یہ مسائل نفسیاتی بھی ہیں اور غیر نفسیاتی بھی۔ اگر سائنس ان کا پوری طرح احاطہ کرنے اور حل پیش کرنے میں ابھی کامیاب نہیں ہو پائی، کوشاں ہے تو مذہب پہلے ہی ہاتھ کھڑے کر کے، دعا کرنے کا کہتا ہے۔ مسائل حل کون کرے گا؟

طالبعلم: کیا سائنس سے انسانی سماج کی پیچیدگیوں میں اضافہ ہوا ہے؟

استاد: یہ حقیقت ہے کہ انسان کسی حال میں خوش نہیں رہتا۔ یہ انسان کی ہر دور میں بات مشترک رہی ہے۔ درحقیقت یہی بات یا خوبی ہے جس سے انسان کی بقا ممکن ہے اور اسی سبب سے انسانی سماج میں ترقی ہوئی ہے۔ تصور کرنے کی ضرورت ہے کہ اگر سائنس نہ ہوتی جس تناسب سے آبادی بڑھتی رہی ہے یا اب بھی بڑھ رہی ہے، اس کے لیے خوراک ممکن ہوتی؟ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے کہ کس طرح فی ایکٹر پیداوار کو بڑھایا گیا ہے، یا بنجر زمینوں کو آباد کیا گیا ہے، یا پانی کو مشکل جگہوں تک پہنچایا گیا ہے یا کس طرح پیداوار کو محفوظ بنانے میں سائنس سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدد لی گئی ہے؟ کس طرح ذرائع آمدورفت کو تیز اور سہل بنایا گیا ہے؟ یا مشکل ترین کام حیرت انگیز طور پر ٹیکنالوجی کے ذریعے آسانی سے ممکن بنا دیئے گئے ہیں؟ بیماریوں کی روک تھام کی گئی ہے؟ جنسی عمل فطری ہے۔ اگر آبادی پر کنٹرول کرنا ہی ممکن نہ رہے تو کیا صورتحال ہو؟ جسے انسانی سماج کی پیچیدگیاں کہا جارہا ہے، ایک نقطہ نظر ہے، وہ سہولتوں کی فراوانی ہے اور اس کے انتخاب اور حصول میں پیچیدگیاں ہیں۔ آج کے انسان کو دو ہزار سال پہلے کی انسانی زندگی کی مشکلات یاد نہیں اور پھر مزید دو ہزار سال پہلے کی مشکلات تو بالکل بھی یاد نہیں! اسے یہ مشکل پیش آرہی ہے کہ ایک بڑے سٹور سے جو رنگا رنگ ورائٹی سے سجا پڑا ہے اور ہر ڈریس خوشنما ترین ہے، وہ اپنی ضرورت کے ڈریس کا انتخاب کس طرح کرے۔ کونسا خریدے؟ اسے مشکل ہے کہ وہ بے شمار لذیذ کھانوں میں سے آغاز کس سے کرے اور کس کو کم اور زیادہ کھائے تاکہ اس کی صحت متاثر نہ ہو؟ یہ ایک نقطہ نظر ہے، اس پر بات ہوسکتی ہے تاہم یہ یقینی ہے کہ آبادی بڑھنے کے باوجود انسانی سماج کی مشکلات میں کمی آئی ہے۔ مشکلات باقی ہیں، پیچیدگیاں ہیں۔ توقع کی جارہی ہے کہ آنے والے دنوں میں یہ مشکلات اور پیچیدگیاں مزید کم ہو جائیں گی۔

طالبعلم: خدا کا کوئی نقصان ہے؟

استاد: یہ بھی پوچھا جاتا ہے کہ کنفیوژن کا کیا فائدہ ہے؟ اگر کنفیوژن بہت بڑا ہو تو......؟

خداؤں یا خدا کا تصور انسانوں کی ایک دوسرے سے محبت میں رکاوٹ بنا ہے۔ مثلاً، اکبر نے انور کو مشکل میں دیکھ کر اس کی مدد کی۔ مشکل سے نکالا۔ انور کے دل میں اکبر کے لیے مثبت جذبات پیدا ہوئے۔ پنڈت، پادری یا مولوی انور کے قریب ہوا۔ کہا: اکبر کے دماغ میں اس کی مدد کا خیال خدا نے ڈالا تھا۔ اکبر کو چھوڑ خدا کا شکر ادا کر۔ محبت کا امکان جاتا رہا۔ دوسری طرف اصغر نے عاطف سے برائی کر دی۔ خدا تو برائی نہیں کرتا، شیطان کا نام لیا جاتا ہے۔ غصے کی کیفیت ہے۔ شیطان عاطف کے سامنے نہیں۔ عاطف نے غصہ اصغر پر نکال دیا۔ خداؤں یا خدا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا تصور انسان کے تجربات سے استفادہ کرنے میں بھی رکاوٹ ہے۔سوچنے میں رکاوٹ بنا ہے۔اگر خدا کا تصور نہ ہوتا تو ہر بڑے وقوعہ یا حادثہ کے بعد انسان اس کی وجوہات تلاش کرتا اور نتیجتاً اس کا حل تلاش کیا جاتا۔اب جب یہ کہا جانے لگا کہ خدا قادرِ مطلق ہے۔اس کے حکم کے بغیر پتہ نہیں ہل سکتا۔انسان کی تقدیر لکھی جا چکی ہے تو انسان غیر ذمہ دار ہو گیا۔وجوہ تلاش کرنے کا موقع جاتا رہا۔حادثہ کا شکار ہونے والی بس کے ڈرائیور کا لائسنس چیک نہیں کیا گیا۔یہ نہیں دیکھا گیا کہ ڈرائیور غنید یا نشہ میں تو نہیں تھا۔یہ چیک نہیں کیا گیا کہ آیا بس حادثہ سے پہلے سفر کے قابل تھی۔حادثہ کی وجوہ تلاش نہیں کی گئیں۔لہٰذا کسی پر ذمہ دار ڈالی گئی نہ کسی کو سزا دی گئی جس سے آئندہ احتیاط ہوتی یا حادثہ ہونے کا امکان کم ہوتا۔کہا گیا تقدیر میں حادثہ لکھا تھا۔مرنے والوں کی زندگی ہی اتنی تھی۔یہی نہیں الٹا حادثے میں زندہ بچ جانے والے ایک بچے پر خوشی کا اظہار کیا گیا اور بیان کیا گیا کہ بچے کو خدا نے مرنے سے بچا لیا۔'جسے خدا رکھے اسے کون چکھے' یہ نہیں سوچا گیا کہ باقیوں کو کس نے مارا تھا؟

طالبعلم: کیا آپ بھول نہیں رہے کہ اسلام میں قتل کی سزا قتل ہے۔اسی طرح آنکھ، ناک، کان یعنی زخموں کی برابر سزا ہے؟

استاد: تو اس سے تضاد پیدا ہو گیا۔ایک طرف آپ کہتے ہیں خدا قادرِ مطلق ہے۔اس کے حکم کے بغیر پتہ نہیں ہل سکتا۔دوسری طرف آپ کہتے ہیں قاتل کو سزا دو۔قاتل کو سزا دینے کا مطلب ہے خدا قتل نہیں چاہتا تھا۔خدا کی مرضی کے خلاف ہوا یہ کام۔تو خدا قادرِ مطلق نہ رہا۔

طالبعلم: اسلام کا نظریہ یہ ہے کہ کچھ انسان کے اختیار میں ہے کچھ نہیں۔انسان ایک پاؤں اوپر اٹھا سکتا ہے دوسرا نہیں۔یہ تقدیر ہے۔یہ خدا کا اختیار ہے؟

استاد: 'یہ کچھ' صرف پاؤں کے اوپر اٹھانے یا نہ اٹھانے سے واضح نہیں ہوگی۔بتانا پڑے گا کہ دنیا میں اس وقت خدا کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔کیا اختیارات ہیں۔کیا انسان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے۔ کیا خدا کرتا ہے۔ مثلاً یہ کہا جاتا ہے کہ خدا رازق ہے۔ خدا بہتر رزق دینے والا ہے۔ اب اگر پاکستان کے تھر یا دنیا کے کسی اور علاقہ میں کوئی انسان بھوکا پیاسا مرتا ہے تو اس کی ذمہ داری کس پر ڈالی جائے گی؟ آپ کہہ سکتے ہیں کہ خدا نے رزق پیدا کیا۔ انسان نے تقسیم صحیح نہیں کی۔ مگر رازق کون ہے، مرنے والے کو اس سے کیا؟ اسی طرح آپ کہتے ہیں خدا انسان کو پیدا کرتا ہے۔ کوئی سوال کر سکتا ہے کہ جو معذور پیدا ہوتے ہیں، جن کو ڈاکٹر ٹھیک کر رہے ہیں، ان کو بھی خدا پیدا کرتا ہے؟ پیدائش کے ساتھ ہی معذور کو کس عمل کی سزا دی گئی ہوتی ہے؟ آپ کہہ سکتے ہیں کہ والدین کو کسی عمل کی سزا دی گئی۔ کسی دوسرے کو دکھانے کے لیے کہ خدا کچھ بھی کر سکتا ہے، معذور پیدا کیا گیا۔ کیا آپ یہ بھی کہہ سکتے ہیں اس سے انصاف ہوا ہے اور ہوتا ہوا نظر آ رہا ہے؟ دراصل انسان کی خواہشات اس کی صلاحیت سے زیادہ ہیں۔ وہ کئی طرح سے خائف ہے اور متحیر بھی۔ وہ بے بس ہے۔ اپنی بے بسی کا اظہار اس نے تصوراتی خدا بنا کر کیا ہے۔ اس نے تصوراتی خدا یا گاڈ (God) کو دوسروں پر اثر انداز ہونے کے لیے بھی استعمال کیا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ خدا کوئی وجود نہیں ہے۔ بعد کے انسانوں کا یقین مشکوک ان کے کردار سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ مذہب کے پرچارک مسلمان ہیں اور دنیا میں سب سے زیادہ کھوکھلا اور گھٹیا کردار بھی مسلمانوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔ مغربی معاشرے اسی لیے بہتر ہوئے ہیں انھوں نے خود کو ذمہ دار بنانا شروع کیا ہے۔

طالبعلم: آپ مغرب سے زیادہ متاثر نہیں؟

استاد: اکیلے میرے مغرب سے متاثر ہونے یا انکار کرنے سے مسلمانوں کو زیادہ فرق پڑتا ہے نہ مغرب کو۔ دراصل مسلمانوں کو ایک بڑے پیمانے پر ٹھنڈے دماغ سے سوچنے کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں میں عدم برداشت اور تشدد پسندی ان کی غیر ذمہ دارانہ سوچ اور پسماندگی کا نتیجہ ہے۔ حقائق کو تسلیم نہ کرنے کا مطلب ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہتری کا عمل شروع ہونے میں دیر ہے۔

طالبعلم: آپ نہیں سمجھتے ہیں کہ مسلمان متشدد مغرب کی زیادتیوں کی وجہ سے ہوئے ہیں؟

استاد: یہ کہنا بھی شاید صحیح نہ ہو کہ مسلمان مغرب کے خلاف ہیں۔ مسلمانوں میں حوصلہ کی کمی ہے۔ برداشت کی کمی ہے۔ ایک دوسرے کو نہیں برداشت کر رہے۔ دوسرے نقطہ نظر کو نہیں برداشت کر رہے۔ مسلمانوں کے متشدد ہونے کی وجہ باوقار زندگی کی خواہش اور اس سے محرومی ہے، اور حل یعنی تعلیم سے دوری ہے۔ اس لیے وہ ڈپریشن میں ہیں۔

طالبعلم: کیا ڈپریشن محرومی سے ہوتا ہے؟

استاد: ذہنی پسماندگی کہہ دوں تو آپ کے سوال کا جواب ہے، لیکن میں اسے ذرا کھولوں گا۔ ڈپریشن بنیادی طور پر الجھن (Confusion) سے پیدا ہوتا ہے۔ نہ سمجھ پانے کی حالت یا اتفاق نہ کر پانے سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر آپ کسی سے کہیں دنیا عارضی ہے۔ بے معنی ہے۔ وہ اتفاق کر لے تو ٹھیک ہے اگر اس کے اندر دنیا سے رغبت ختم نہ ہو اور خواہش ساتھ ساتھ پلتی رہے کہ اسے بھی سہولتیں میسر ہوں، وہ بھی باوقار رہو اور حتی الامکان سہولتوں سے استفادہ کرے تو وہ الجھن میں مبتلا ہوگا اور ڈپریشن کا شکار ہو سکتا ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر الجھن والا ڈپریشن کا شکار ہو۔ یہ تو جدوجہد ہے۔ لڑائی ہے، اپنے اندر لڑائی ہے۔ انسان الجھن ہونے کے باوجود ڈپریشن سے بچا رہ سکتا ہے۔ مختصراً کسی مسئلے یا الجھن کا حل نہ ملنے، الجھن میں انسان کے سنجیدہ ہونے اور اتفاق نہ کر پانے کا نتیجہ ڈپریشن ہے۔

طالبعلم: کیا آپ ڈارون کے ارتقا پر یقین رکھتے ہیں؟

استاد: ارتقا ابدی سچائی ہے۔ ارتقا ڈارون کا نہیں ہے۔ ڈارون نے اسے بیان کیا ہے۔ اوروں نے بھی بیان کیا ہے۔ ڈارون نے بہتر طور پر بیان کیا ہے۔ بعض نے ڈارون سے اختلاف بھی کیا ہے۔ ارتقا سے غالباً کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ جب مولوی اونٹ، گھوڑے یا گدھے اور خچر کو چھوڑ کر کار، ریل یا جہاز کو سفر کا ذریعہ بناتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، یا جب بیماری کی صورت میں دعا پر اکتفانہ کرتے ہوئے ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے تو وہ ارتقا کی تصدیق کرتا ہے۔ جب پادری موبائل، انٹرنیٹ کے بغیر نہیں رہ سکتا تو اظہار کرتا ہے کہ اس کے بغیر وہ اپنے وجود کو کھوتا ہوا محسوس کرتا ہے۔ ارتقا کا مطلب ہے کہ آپ بدلنا نہ بھی چاہتے ہوں تو ایک ماحول کے اندر آپ کو بدلنا ہے یا پھر ختم ہو جانا ہے۔ ارتقا کا مطلب ہے کہ ہر چیز بدلتی جا رہی ہے اور پہلے سے بہتر ہوتی جاری ہے۔ آپ کی پسند بہتر ہوتی جا رہی ہے۔ آپ چودہ سو یا دو ہزار سال پہلے کا کپڑا اور جوتا استعمال نہیں کر سکتے۔ ارتقا کا ایک مطلب ہے کہ انسان کی صلاحیتیں بڑھ رہی ہیں اور جمع ہو رہی ہیں اور آشکار ہو رہی ہیں۔ ارتقا کا مطلب ہے کہ آپ کو اپنی مقدس کتابوں کے مفہومات بدلنے ہوں گے۔ پرانے سوچنے کے انداز، روایات اور طور اطوار بدلنے ہوں گے۔

ع ثبات اک تغیر کو ہے زمانے میں

☆☆☆

کیا سیاست عقیدہ اکٹھے رہ سکتے ہیں؟ یہ سوال باقی ہے، اس کا جواب باقی ہے۔ اس کا جواب کوئی اکیلا انسان نہیں دے سکتا۔ اکیلا انسان رائے دے سکتا ہے۔ سوچنا بولنا، رائے ظاہر کرنا سب کا حق ہے۔ میری رائے ہے، سیاست عقیدہ جتنا اکٹھے رہ سکتے تھے، رہ چکے ہیں۔ مزید کوشش کی جا سکتی ہے۔ دور گزر چکا ہے۔ زیادہ مناسب جواب اجتماعی طور پر معاشرہ دے سکتا ہے۔

■ ■ ■

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات

باب 1: عقیدہ

-1 خدا ہے؟ ایک ہے؟ یا زیادہ ہیں؟ یا خدا محض انسانی وہم ہے؟ یہ انسانوں میں سوالات ہیں، اتفاقات ہیں اور اختلافات ہیں۔ یہاں ایک خدا کی اصطلاح بات کرنے اور سمجھنے میں آسانی کے لیے استعمال کی ہے۔

-2 پنڈت، پادری، مولوی کی اصطلاح نسبتاً آسانی کے لیے استعمال کی گئی ہے، ورنہ مذاہب اور مذاہب کی نمائندگی کے دعویدار کہیں زیادہ ہیں۔ مکمل نفی کرنے والے بھی کم نہیں۔

-3 مولانا محمد اسماعیل پانی پتی: مقالات سرسید، جلد ۷ (مجلس ترقی ادب، لاہور 1962ء) ص: 41

-4 شہزاد احمد، مترجم: تخلیقی زاویے (اُردو سائنس بورڈ لاہور، مارچ 1986ء) ص: 42، 43

-5 شہزاد احمد، مترجم: تخلیقی زاویے (اُردو سائنس بورڈ لاہور، مارچ 1986ء) ص: 45

-6 حسن نثار: روزنامہ جنگ، لاہور، 27 ستمبر 2013ء

-7 جنرل اکبر خان رنگروٹ: میری آخری منزل (الفیصل پبلشرز لاہور 2006) ص: 121

باب 3: جنت

-1 ڈاکٹر عطاالرحمٰن: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 4 جنوری 2014ء

-2 ڈاکٹر عطاالرحمٰن: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 15 فروری 2014ء

-3 ڈاکٹر عطاالرحمٰن: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 4 جنوری 2014ء

-4 ڈاکٹر عطاالرحمٰن: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 15 فروری 2014ء

-5 ڈاکٹر عطاالرحمٰن: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 21 ستمبر 2013ء

-6 ڈاکٹر عطاالرحمٰن: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 15 فروری 2014ء

-7 ڈاکٹر عطاالرحمٰن: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 4 جنوری 2014ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 4: حدود و اخلاقیات

- القرآن ۲/ البقرہ:۱۴۲...... ''(اے پیغمبرؐ) بے عقل اعتراض کریں گے کہ مسلمانوں کا جو قبلہ تھا اس سے ان کو کس نے پھیر دیا۔ کہہ دو مشرق و مغرب سب اللہ ہی کا ہے۔''

القرآن ۲/ البقرہ:۱۴۳...... ''(اے پیغمبرؐ) تیرا جو پہلے قبلہ تھا اس کو جو ہم نے پھر قبلہ کر دیا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ معلوم ہو جائے کہ پیغمبرؐ کا پیروکار کون ہے اور پیچھے پھر جانے والا کون ہے۔''

جنت جانے والوں کا معیار تبدیل ہوا۔ شراب، روزہ کے بارے میں اور غیر مسلموں سے تعلقات کے بارے میں احکامات تبدیل ہوئے۔

-2 القرآن ۲/ البقرہ:۹۱...... ''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) اللہ نے (اب) نازل کی ہے اس کو مانو تو کہتے ہیں کہ جو کتاب ہم پر نازل ہو چکی ہے ہم تو اسی کو مانتے ہیں۔ یہ اس کے سوا اور کو نہیں مانتے حالانکہ وہ سچی ہے اور جو ان کی کتاب ہے اس کی بھی تصدیق کرتی ہے، کہہ دو کہ اگر تم صاحب ایمان ہوتے تو اللہ کے پیغمبروں کو پہلے ہی کیوں قتل کیا کرتے۔''

القرآن ۲۵/ الفرقان:۴...... ''اور کافر کہتے ہیں کہ قرآن من گھڑت چیز ہے جس کو حضرت محمدؐ نے گھڑ لیا ہے اور اس افترا پردازی میں چند اور آدمی بھی شریک ہیں۔''

القرآن ۸/ الانفال:۳۱...... ''اور جب ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں ہم نے سن لیا ہے۔ اگر ہم چاہیں تو اس طرح ہم بھی کہہ دیں۔''

القرآن ۴/ النساء:۱۵۰، ۱۵۱...... ''بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق کریں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانیں گے اور بعض کو نہیں مانیں گے اور چاہتے ہیں کہ اس کے بیچ بیچ میں کوئی راستہ پکڑیں وہی حقیقت میں کافر ہیں۔''

القرآن ۴/ النسا:۸۰...... ''جس نے رسول کی اطاعت کی سو اس نے اللہ کی اطاعت کی۔''

القرآن ۴۸/ الفتح:۱۰...... ''(اے پیغمبرؐ) جو تیرے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں وہ خدا کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں اور ان کے ہاتھوں کے اوپر خدا کا ہاتھ ہے۔''

القرآن ۴۹/ الحجرات:۲...... ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اپنی آوازوں کو نبی کی آوازوں سے بلند نہ کرو اور نہ اس سے پکار پکار کر بات کرو جیسا کہ ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القرآن ۴/ النساء: ۵۹ ...... ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسولؐ اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔''

القرآن ۳۳/ الاحزاب: ۳۶...... ''کسی مومن مرد اور مومن عورت کو یہ حق نہیں کہ جب خدا اور اس کا رسول کوئی حکم مقرر کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کوئی اختیار سمجھیں۔''

القرآن ۸/ الانفال: ۱...... ''(کہہ دے کہ) لوٹ کا مال اللہ اور اس کے پیغمبرؐ کے لیے ہے۔''

القرآن ۸/ الانفال: ۴۱...... ''اور جان لو کہ جو کچھ لوٹ کا مال ملے، اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لیے اور اس کے پیغمبرؐ کے لیے، اہل قرابت کے لیے، یتیموں کے لیے، مسکینوں کے لیے اور مسافروں کے لیے ہے۔''

القرآن ۵۹/ الحشر: ۷...... ''اور پیغمبر تم کو جو کچھ دے لے لو اور جس چیز سے منع کرے اس سے باز آ جاؤ۔''

القرآن ۳۳/ الاحزاب: ۵۴...... اور تمھارے لیے یہ مناسب نہیں کہ اللہ کے رسولؐ کو ایذا پہنچاؤ اور نہ یہ کہ اس کی بیویوں سے اس کے بعد نکاح کرو۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی ہے۔''

القرآن ۴۲/ الشوریٰ: ۲۳...... ''(اے محمدؐ) کہہ دے کہ میں تم سے سوائے اپنے قرابت داروں کی بھلائی کے اور کوئی اجر نہیں مانگتا۔''

صحیح مسلم، جلد ۵-۶: مترجم، علامہ وحید الزمان (مکتبہ اسلامیہ لاہور، 2009ء) ص: ۱۲۲ ...... پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی جس نے حاکم کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے حاکم کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ حکمران ڈھال ہے اس کی حفاظت اور قیادت میں جنگ لڑی جاتی ہے۔''

صحیح بخاری، جلد ۳: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۵۷۹ ...... ابو ہریرہ سے بیان ہے، پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: ''جو شخص میرے کسی ولی (دوست) سے دشمنی کرتا ہے میں اعلان کرتا ہوں کہ میں اس سے جنگ کروں گا۔''

جامع ترمذی، جلد ۲: مترجم، مولانا بدیع الزمان (نعمانی کتب خانہ لاہور، 1988ء) ص: ۲۴۸ ...... ابو سعید خدریؓ سے بیان ہے، فرمایا رسولؐ خدا نے: ''میں سردار ہوں اولادِ آدم کا قیامت کے دن۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامع ترمذی، جلد۲: مترجم، مولانا بدیع الزمان (نعمانی کتب خانہ لاہور، 1988ء) ص: ۶۲۷ ......پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: ''میں سب سے پہلے اٹھوں گا جس دن لوگ زندہ کیے جائیں گے، جب وہ میدان حشر میں جمع ہوں گے تو میں ان کا خطیب وترجمان ہوں گا۔''

المستدرک، جلد۴: مترجم: محمد شفیق الرحمٰن القادری (شبیر برادرز لاہور 2012ء) ص: ۱۶۲ ......سعید بن جمہانؒ سے بیان ہے، آپؐ نے فرمایا: خلافت تیس سال تک ہوگی پھر اس کے بعد بادشاہی شروع ہو جائے گی۔

صحیح بخاری، جلد۳: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۸۳۲...... ابن عمرؓ سے بیان ہے، پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: ''یہ خلافت اور سرداری ہمیشہ خاندانِ قریش ہی میں رہے گی، جب تک قریش کے دو آدمی بھی باقی رہیں گے۔''

صحیح بخاری، جلد۳: مترجم، مولانا وحید الزمان (نعمانی کتب خانہ لاہور 1990ء) ص: ۵۸۸ ......پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: ''فاطمہؓ تمام بہشتی عورتوں کی سردار ہے۔''

صحیح بخاری، جلد۳: مترجم، علامہ وحید الزمان (نعمانی کتب خانہ لاہور) ص: ۵۶۱......پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: ''علیؓ! میں تیرا ہوں تو میرا ہے۔''

صحیح مسلم، جلد۵-۶: مترجم، علامہ وحید الزمان (مکتبہ اسلامیہ لاہور، 2009ء) ص: ۱۵۱...... علیؓ سے بیان ہے، رسول اللہؐ نے مجھ سے عہد کیا تھا کہ نہیں محبت رکھے گا مجھ سے مگر مومن اور نہیں دشمنی رکھے گا مجھ سے مگر منافق۔

جامع ترمذی، جلد۲: مترجم، علامہ بدیع الزمان (نعمانی کتب خانہ لاہور، 1988ء) ص: ۶۹۷ ......ابوسعیدؓ سے بیان ہے، رسولِ خداؐ نے فرمایا: ''امام حسنؓ اور امام حسینؓ دونوں سردار ہیں جنت کے جوانوں کے۔''

صحیح بخاری، جلد۳: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۲۰۱...... ابوموسی اشعریؓ سے بیان ہے، پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: ''عائشہؓ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید (روٹی گوشت) کی دوسرے کھانوں پر۔''

طبرانی......پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: ''اہل بیت سے ضرور شدید محبت کرو کہ ہم سے محبت کرنے والا جب اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو ہماری شفاعت ہی سے جنت میں جائے گا۔ قسم بخدا! کسی کا عمل اس وقت تک اسے نفع بخش نہ ہوگا جب تک وہ ہمارا حق نہ پہچان لے گا۔''

جامع ترمذی، کتاب المناقب: مترجم، مولانا وحید الدین بحوالہ، اسلام ایک تعارف (مکتبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاسم العلوم لاہور 1998ء) ص: ۱۶۴......روایتوں میں ہے: پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: ''تم میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں۔''

فرمایا: کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ ''ہر بدعت گمراہی ہے۔''

علامہ شبلی نعمانی / علامہ سیّد سلیمان ندوی: [سیرۃ النبیؐ، حصہ ۱ (مکتبہ اسلامیہ لاہور 2012ء) ص: ۱۶۷] ......حضرت علیؓ نے دوسرا نکاح کرنا چاہا۔ پیغمبر اسلامؐ کو معلوم ہوا تو سخت برہم ہوئے۔ مسجد میں خطبہ دیا اور اپنی ناراضی ظاہر کی، فرمایا: ''میری لڑکی میرا جگر گوشہ ہے، جس سے اس کو دکھ پہنچے گا، مجھے بھی اذیت ہوگی۔'' چنانچہ حضرت علیؓ اس ارادہ سے باز آگئے اور حضرت فاطمہؓ کی زندگی تک پھر کبھی دوسرا نکاح نہ کیا۔

علامہ شبلی نعمانی / سید سلیمان ندوی: [سیرۃ النبیؐ، جلد ۲ (مکتبہ اسلامیہ لاہور 2012ء) ص: ۴۰۹] ......''صفیہؓ (زوجہ پیغمبر اسلامؐ) اصل نام نہ تھا۔ زرقانی نے لکھا ہے کہ عرب میں مال غنیمت کا جو بہترین حصہ امام یا بادشاہ کے لیے مخصوص ہوتا تھا، اس کو صفیہ کہتے تھے۔ چونکہ وہ جنگ خیبر میں اسی طریقہ کے موافق آنحضرتؐ کے نکاح میں آئی تھیں، اس لیے صفیہ کے نام سے مشہور ہو گئیں۔ ورنہ اصلی نام زینب تھا۔''

3- القرآن ۹/ التوبہ: ۲۹......''(اے پیغمبرؐ) ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی قیامت کے دن پر اور نہ ان چیزوں کو حرام ٹھہراتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ نے حرام کیں اور نہ سچے دین کو اختیار کرتے ہیں، ان لوگوں میں سے جن کو کتاب دی گئی یہاں تک کہ وہ ہاتھ سے جزیہ دیں اور وہ محکوم ہوں۔''

القرآن ۸/ الانفال: ۳۹......''(اے پیغمبرؐ) ان کافروں سے جہاد کرو یہاں تک کہ فتنہ (کافر) باقی نہ رہے اور مذہب تمام تر خدا کے لیے ہو جائے۔''

القرآن ۴/ النساء: ۱۱۶......''یقیناً خدا شرک کو معاف نہ کرے گا اور اس کے سوا جس کے جو گناہ چاہے معاف کر دے۔''

القرآن ۸/ الانفال: ۶۸......''کسی نبی کو یہ مناسب نہیں کہ بغیر اچھی طرح خونریزی کرنے کے لوگوں کو قیدی بنائے۔''

القرآن ۲۲/ الحج: ۷۸......''(اے ایمان والو) اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمھیں اپنے کام کے لیے چن لیا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں رکھی۔''

القرآن ۲۹/ العنکبوت: ۲،۳...... ''کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ صرف اتنا کہنے پر کہ ہم ایمان لائے، چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کی کوئی آزمائش نہ ہوگی، حالانکہ ہم ان سب لوگوں کی آزمائش کر چکے ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں۔ اللہ کو تو یہ ضرور دیکھنا ہے کہ سچے کون ہیں اور جھوٹے کون؟''

القرآن ۹/ التوبہ: ۳۸،۳۹...... ''(اے ایمان والو!) جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ (جہاد) میں نکلو تو تم زمین سے چمٹ کر رہ جاتے ہو، کیا تم نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو پسند کرلیا، دنیا کی زندگی کا یہ سب سروسامان تو آخرت کے مقابلہ میں بہت ہی تھوڑا ہے، اگر تم نہ نکلو گے تو اللہ تمھیں دردناک سزا دے گا۔''

القرآن ۳/ آل عمران: ۱۰۴...... ''اور چاہیے کہ تم میں سے ایک گروہ جو بھلائی کی طرف لوگوں کو بلائے اور اچھے کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔''

صحیح بخاری، جلد۲: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۱۲۸...... ابو ہریرہؓ سے بیان ہے، پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: ''مجھے حکم ہوا ہے میں لوگوں سے اس وقت تک قتال کروں جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہیں کہتے۔''

صحیح بخاری، جلد۱: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۲۴۷...... عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں، رسول اللہؐ نے فرمایا: ''میرے لیے غنیمتوں (لوٹ) کا مال حلال بنایا گیا ہے۔''

صحیح مسلم، جلد ۵-۶: مترجم، علامہ وحید الزمان (مکتبہ اسلامیہ لاہور، 2009ء) ص: ۱۶۶ ...... عبداللہ بن عمرؓ سے بیان ہے، رسول اللہؐ نے فرمایا: ''جو لشکر لڑے اللہ کی راہ میں اور لوٹ کا مال کمائے اس کو دو حصے ثواب کے دنیا سے مل گئے اب آخرت میں ایک ہی حصہ ملے گا، اور جو لوٹ نہ کمائے تو پورا ثواب آخرت میں ملے گا۔''

صحیح مسلم، جلد ۵-۶: مترجم، علامہ وحید الزمان (مکتبہ اسلامیہ لاہور، 2009ء) ص: ۱۱،۱۰ ...... عبداللہ بن عمرؓ سے بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے بنونضیر کے کھجوروں کے درخت جلوا دیے اور کاٹ ڈالے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''جو درخت تم نے کاٹے یا چھوڑ دیا ان کو کھڑا ہوا اپنی جڑوں پر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا اس لیے کہ رسوا کرے گناہ گاروں کو۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنن ابوداؤد، جلد۱: مترجم، علامہ وحید الزمان (اسلامی اکادمی لاہور، 1983ء) ص:۱۵۹.....
ابوسعید خدریؓ سے بیان ہے، رسول اللہؐ نے حنین کے دن کچھ لشکر اوطاس (مقام) کو بھیجا وہ اپنے دشمنوں سے ملے اور لڑے اور ان پر غالب ہوئے اور ان کی عورتیں پکڑیں اور ان عورتوں سے صحبت کرنا درست نہیں جانا، اس وجہ سے کہ ان کے خاوند کافر موجود تھے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''(ترجمہ) حرام ہیں تم پر خاوند والی عورتیں مگر جن کے تم مالک ہو جاؤ۔''
صحیح بخاری، جلد۱: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص:۱۵۴
.....ابن عباسؓ سے بیان ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا: ''جو شخص اپنا دین بدل ڈالے اسے قتل کر ڈالو۔''
صحیح بخاری، جلد ۳: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص:۷۴۱، ۸۳۷..... روایتوں میں ہے، پیغمبر اسلامؐ نے ابوموسیٰ اشعریؓ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا۔ پھر پیچھے معاذ بن جبلؓ کو روانہ کیا۔ اس دوران ایک شخص جو مسلمان ہونے کے بعد دوبارہ یہودی ہو گیا تھا، ابوموسیٰ اشعریؓ نے اس کی مشکیں بندھوا رکھی تھیں۔ معاذؓ پہنچے، مشکیں بندھوانے کی وجہ پوچھی اور ابوموسیٰؓ نے بتایا تو معاذؓ نے کہا: میں اس وقت تک نہ بیٹھوں گا جب تک اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکم کے مطابق اسے قتل نہ کر لوں۔
پیغمبر اسلامؐ کی مکہ سے مدینہ ہجرت کی وجوہات کو سامنے رکھا جائے اور مدینہ کی لڑائیوں پر غور کیا جائے۔
صحیح مسلم، جلد۱-۲: مترجم، علامہ وحید الزمان (مکتبہ اسلامیہ لاہور، 2009ء) ص:158
سنن ابوداؤد، جلد۲: مترجم، علامہ وحید الزمان (اسلامی کتب خانہ لاہور) ص:۲۵۶
تاریخ طبری، حصہ اول: مترجم، سید محمد ابراہیم (نفیس اکیڈمی کراچی) ص:۱۴۹
ابن ہشام/مولوی قطب الدین احمد محمودی، مترجم: سیرۃ النبیؐ، جلد دوم (مکتبہ خلیل لاہور، 2013ء) ص:۲۳۰ تا ۲۴۰

4- القرآن ۳۳/الاحزاب: ۵۰..... ''(اے نبیؐ) بے شک ہم نے تیرے لیے تیری بیویاں حلال کر دیں جن کا تو نے مہر دیا ہے اور وہ عورتیں جن کا مالک (لونڈیاں) تیرا دایاں ہاتھ ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القرآن ۳۳/ الاحزاب: ۵۹..... ''(اے نبیؐ) اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دے کہ اپنے اوپر ٹھوڑی سے اپنی چادریں نیچی لٹکا لیں، اس سے یہ ہوگا کہ وہ پہچان پڑیں گی (کہ لونڈیاں نہیں) تو ان کو ستایا نہ جائے گا۔''

القرآن ۴/ النساء: ۲۴..... ''جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں بجز اپنی بیویوں یا لونڈیوں کے، ان پر کوئی ملامت نہیں۔''

القرآن ۲۴/ النور: ۳۳..... ''تمھاری وہ لونڈیاں جو پاک دامن رہنا چاہتی ہیں، انھیں بدکاری اور فحاشی پر مجبور نہ کرو، تاکہ تم دنیا کی کچھ دولت حاصل کرو۔ اگر کوئی انھیں مجبور کرے تو اللہ تعالیٰ ان (لونڈیوں) کی مجبوریوں کو معاف کرنے والا ہے۔''

سنن ابوداؤد، جلد۲: مترجم، علامہ وحید الزمان (اسلامی کتب خانہ لاہور) ص: ۱۱۵..... جابرؓ سے بیان ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''جو غلام اپنے مالک کے حکم کے بغیر نکاح کرے تو وہ زانی ہے۔''

بخاری، کتاب النکاح، باب النسوۃ اللتی یھدین المراۃ الی زوجھا ودعاءھن بالبرکۃ: ۵۱۶۲ ..... روایتوں میں ہے: حضرت عائشہ نے ایک انصاری سے اپنی ایک رشتہ دار عورت کا نکاح کر کے اس کو رخصت کیا۔ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: ''عائشہ! تم لوگوں کے ساتھ گیت نہ تھا حالانکہ انصار کو گیت پسند ہے۔'' ایک روایت کے مطابق فرمایا: ''تم لوگوں نے اس کے ساتھ ایک لونڈی کیوں نہ بھیجی جو دف بجاتی اور گاتی جاتی۔''

سنن نسائی، جلد۲: مترجم، مولانا دوست محمد شاکر/ مولانا حافظ عبدالستار قادری (حامد اینڈ کمپنی لاہور) ص: ۵۲۱

صحیح مسلم، جلد ۱-۲: مترجم، علامہ وحید الزمان (مکتبہ اسلامیہ لاہور، 2009ء) ص: ۱۴۶

منتقی الاخبار، جلد دوم: مترجم، مولانا محمد داؤد راغب رحمانی (دارالدعوۃ السلفیہ لاہور ۱۹۹۹) ص: ۶۴۰

صحیح مسلم، جلد۵: مترجم، علامہ وحید الزمان (نعمانی کتب خانہ لاہور 1981) ص: ۵۲۳

صحیح بخاری، جلد۲: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۶۵، ۶۹

صحیح بخاری، جلد۱: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۶۴۲، ۶۵۵، ۸۹۸

صحیح بخاری جلد۲: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۳۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5- سنن ابوداؤد، جلد۲: مترجم، علامہ وحید الزمان (اسلامی کتب خانہ لاہور) ص: ۳۰۰......
کعب بن مالکؓ سے بیان ہے، پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: ''لڑائی داؤ گھات کا نام ہے۔''
صحیح مسلم، جلد ۵-۶: مترجم، علامہ وحید الزمان (مکتبہ اسلامیہ لاہور، 2009ء) ص: ۱۴، ۱۷
......جابرؓ سے بیان ہے، رسول اللہؐ نے فرمایا: ''لڑائی مکر اور حیلہ ہے۔''
صحیح بخاری، جلد۲: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۱۵۹......
جابر بن عبداللہؓ سے بیان ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا: ''کعب بن اشرف کو کون مارے گا۔ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو دکھ دیا ہے۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا یا رسول اللہؐ کیا آپؐ چاہتے ہیں میں اسے قتل کر ڈالوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا: ہاں۔ یہ سن کر محمد بن مسلمہ کعب کے پاس گئے اور کہا کہ اس شخص (محمدؐ) نے ہمیں مشقت و تکلیف میں مبتلا کر دیا۔ زکوٰۃ کا بھی مطالبہ کرتا ہے۔ کعب نے کہا، آگے اور بھی مصیبت میں مبتلا ہو گے۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا ہم اس کا اتباع کر چکے ہیں اب فوراً الگ ہونا بھی نامناسب بات ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں اس کا کیا انجام ہوگا؟ غرض اس قسم کی باتیں کرتے ہوئے جب محمد بن مسلمہؓ نے قابو پالیا تو اسے قتل کر دیا۔
ابو نافع کو بھی [صحیح بخاری، جلد دوم: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۱۵۷] اسی طرح عبداللہ بن عتیکؓ کے ہاتھوں قتل کرایا گیا۔
المستدرک، جلد۴: مترجم، فضل محمد شفیق الرحمٰن القادری (شبیر برادرز لاہور 2012ء) ص: ۱۱۸
......عبداللہ بن عباسؓ سے بیان ہے، حضرت عبداللہ بن ابی سرحؓ رسول اللہؐ کے کاتب (وحی کے لیے) تھے۔ پھر یہ مرتد ہو کر کفار سے جا ملے تھے۔ رسول اللہؐ نے اس کو قتل کرنے کا حکم فرما دیا تھا۔ سعدؓ سے بیان ہے، فتح مکہ کے دن عبداللہ بن ابی سرحؓ حضرت عثمان بن عفانؓ کے پاس جا کر چھپ گئے۔ حضرت عثمانؓ ان کو لے کر نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور عرض کی: یا رسول اللہؐ عبداللہ کی بیعت لے لیجیے۔ نبی اکرمؐ نے تین دفعہ سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔ پھر آپؐ نے صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم میں کوئی سمجھدار آدمی نہیں ہے؟ جب اس نے دیکھ لیا تھا کہ میں بیعت سے پہلو تہی کر رہا ہوں تو وہ اٹھ کر اس کو مار دیتا صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہمیں پتہ نہیں چل سکا کہ آپ کے دل میں کیا ارادہ ہے، آپؐ ہمیں آنکھ سے اشارہ فرما دیتے، آپؐ نے فرمایا: کسی نبی کی شان کے لائق نہیں ہے کہ اس کی آنکھ خائن کرے۔

6- القرآن ۲۱/ الانبیاء: ۱۰۵، ۱۰۶......''اور زبور میں ہم نصیحت کے بعد یہ لکھ چکے ہیں کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین کے مالک میرے صالح بندے ہوتے ہیں۔ اس اعلان میں اللہ کے فرماں برداروں کے لیے پیغام ہے۔"

القرآن ۲۴/ النور: ۵۵...... "خدا نے تم میں سے ایمانداروں اور نیکو کاروں سے وعدہ کیا ہے کہ ان کو بے شبہ زمین میں حکومت اسی طرح عطا کرے گا جس طرح کہ گزشتہ امتوں کو اس نے حکومت عطا کی تھی۔"

القرآن ۷/ الاعراف: ۱۲۸...... "زمین تو اللہ کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا مالک بنا دیتا ہے اور آخر بھلا تو ڈرنے والوں کا ہے۔"

صحیح مسلم، کتاب الایمان باب الاسراء: ۴۲۰...... روایتوں میں ہے، پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے زمین کے تمام کناروں کو میری نگاہ کے سامنے کر دیا۔ میں نے ان کے مشرق و مغرب کو دیکھا۔ میری سلطنت ان تمام کناروں تک پہنچ جائے گی جو مجھے دکھائے گئے ہیں۔ مجھے سرخ و سفید (سونا چاندی) کے دونوں خزانے دیئے گئے ہیں۔ میں نے خدا کے حضور میں دعا کی کہ بارالٰہا! میری امت کو کسی عالمگیر قحط سے برباد نہ کرنا اور نہ ان پر ان کے سوا کسی غیر دشمن کو مسلط کرنا۔ حکم ہوا کہ میرے دربار میں فیصلہ کی تبدیلی نہیں ہوتی۔ میں نے تمھاری یہ دعا قبول کی۔ تو اب میری امت کو کوئی دوسرا تباہ نہ کرے گا بلکہ وہ خود ایک دوسرے کو تباہ کریں گے۔"

پیغمبر اسلامؐ نے قیصر روم، شہنشاہ ایران، عزیز مصر، بادشاہ حبش، رئیس شام اور روسائے یامامہ وغیرہ کو جو مشہور خطوط لکھے، اس سلسلے میں اہم ہیں، سامنے رکھے جائیں۔

7- القرآن ۶۱/ الصف: ۱۰ تا ۱۳...... "(اے پیغمبر، کہہ) مومنو! میں تم کو ایسی تجارت بتاؤں جو تمھیں عذاب الیم سے نجات دے۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرو، اگر تم سمجھو تو یہ تمھارے حق میں بہتر ہے۔ وہ تمھارے گناہ بخش دے گا اور تم کو باغ ہائے جنت میں، جن میں نہریں بہہ رہی ہیں اور پاکیزہ مکانات میں جو بہشت ہائے جاودانی میں ہیں، داخل کرے گا۔ یہ بڑی کامیابی ہے اور ایک اور چیز جس کو تم بہت چاہتے ہو، اللہ کی طرف سے نصیب ہوگی اور فتح عنقریب ہوگی اور مومنوں کو اس کی خوشخبری سنا دو۔"

القرآن ۴/ النساء: ۱۳، ۱۴...... "جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ بڑی کامیابی ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے گا، اس کو وہ دوزخ میں ڈالے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے بڑی ذلت کی سزا ہے۔"

القرآن ۴۳/الزخرف: ۷۱..... "اور اس (جنت) میں وہ کچھ ہے جس کو دل چاہے اور آنکھوں کو لطف ملے اور تم کو اس میں ہمیشہ رہنا ہے۔"

القرآن ۳۸/ص: ۵۵ تا ۵۸..... "سرکشوں کے لیے برا ٹھکانا ہے یعنی جہنم، سو وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔ یہ کھولتا ہوا پانی اور پیپ ان کو پینا پڑے گا اور اسی قسم کی دوسری طرح طرح کی چیزیں۔"

صحیح بخاری، جلد۲: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۶۹..... انسؓ سے بیان ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا: "اگر بہشت کی کوئی عورت زمین والوں کو جھانک دے تو زمین سے آسمان تک روشن ہو جائے اور خوشبو مہک جائے۔"

صحیح بخاری، جلد ۳: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۶۰۱، ۶۰۲..... عبداللہ بن مسعودؓ سے بیان ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا: دوزخ میں سے سب کے بعد نکلنے والے اور بہشت میں سب کے بعد جانے والے کو میں جانتا ہوں۔ سب سے آخر جو دوزخ میں سے نکلے گا وہ گھٹنوں کے بل گھسیٹتا ہوا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب جنت میں جا۔ وہ جنت میں جا کر دیکھے گا کہ جنت تو بھری ہوئی ہے۔ واپس پروردگار کے پاس آئے گا۔ عرض کرے گا اے میرے پروردگار! بہشت تو ساری پُر ہو گئی ہے۔ کوئی مکان بھی خالی نہیں پایا۔ حکم ہوگا، تو داخل تو ہو جا۔ وہ جا کر دیکھے گا کہ ساری جنت بھری ہوئی ہے۔ دوبارہ لوٹے گا اور عرض کرے گا، وہ تو بالکل پُر ہے۔ حکم ہوگا، تو جا۔ تیرے لیے دنیا کے برابر (یا دنیا کے دس گنا برابر) جگہ ملے گی۔ وہ عرض کرے گا، پروردگار! کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے اور ہنستا ہے، حالانکہ تو بادشاہ ہے۔ میں (عبداللہ بن مسعودؓ) نے دیکھا کہ آنحضرتؐ یہ حدیث بیان کر کے اتنے ہنسے کہ آپؐ کے دندان مبارک صاف ظاہر ہو گئے۔"

-8 القرآن: ۳/آل عمران ۵۹..... "(اے پیغمبرؐ) شریک مشورہ رکھو ان کو اہم اور اجتماعی کاموں میں، پھر جب آپ پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ پر بھروسہ کر کے اس میں لگ جائیں۔"

القرآن ۴۲/الشوریٰ: ۳۹..... "ان (مسلمانوں) کے معاملات مشاورت سے چلتے ہیں۔"

صحیح مسلم، جلد ۵-۶: مترجم، علامہ وحید الزماں (مکتبہ اسلامیہ لاہور 2009) ص: ۱۳۳.....

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے امیر کی کوئی ناگوار خاطر بات دیکھے، وہ صبر سے کام لے کیونکہ جو جماعت سے بالشت بھر بھی ہٹ کر مر گیا، وہ گمراہی کی موت مرا۔''

صحیح بخاری، جلد ۳: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۸۳۳......

پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: ''مسلمان پر (امیر کی) اطاعت واجب ہے خوشی یا ناخوشی ہر حال میں، جب تک گناہ کا حکم اسے نہ دیا جائے۔ پھر جب اسے گناہ کا حکم دیا جائے تو سنے نہ اطاعت کرے۔''

صحیح بخاری، جلد ۳: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۸۰۳......

عبداللہ بن مسعودؓ سے بیان ہے، آنحضرتؐ نے ہم سے فرمایا تم میرے بعد اپنی حق تلفی دیکھو گے اور ایسی ایسی باتیں دیکھو گے جنہیں تم برا سمجھو گے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، ایسے موقع کے متعلق آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ فرمایا: ''اس وقت کے حکام کو ان کا حق ادا کر دینا اور تم اپنا حق اللہ سے مانگنا۔''

صحیح مسلم، جلد ۵-۶: مترجم علامہ وحید الزماں (مکتبہ اسلامیہ لاہور 2009ء) ص: ۱۳۴، ۱۳۵

......ابو سعید سے بیان ہے، رسول اللہؐ نے فرمایا: ''جب دو خلیفہ سے بیعت کی جائے تو جس سے اخیر میں بیعت ہوئی ہو اس کو مار ڈالو۔''

(i) القرآن ۸/ الانفال: ۷۵...... ''ارباب قرابت، ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔''

القرآن ۱۷/ بنی اسرائیل: ۲۶...... ''اپنے قریبی رشتہ داروں کو ان کا حق دو اور مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق۔''

صحیح بخاری، جلد ۳: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۳۹۲......

پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: ''جس شخص کو کشائش رزق اور درازی عمر کی خواہش ہو تو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے۔''

صحیح مسلم، جلد ۵-۶: مترجم، علامہ وحید الزمان (مکتبہ اسلامیہ لاہور، 2009ء) ص: ۶۱۲......

''کسی مسکین پر صدقہ کرنا صرف صدقہ ہے اور یہ صدقہ غریب رشتہ داروں پر کیا جائے تو اس کی حیثیت دوگونہ ہو جاتی ہے، ایک صدقہ اور دوسرے صلہ رحمی کی۔''

صحیح مسلم، جلد ۳-۴: مترجم، علامہ وحید الزمان (مکتبہ اسلامیہ لاہور 2009ء) ص: ۱۳......

پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: ''پہلے اپنی ذات پر خرچ کرو، پھر اگر بچے تو اپنے گھر والوں پر، پھر بچے تو اپنے ناطے والوں پر، پھر بچے تو ادھر ادھر۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری، جلد۱: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۱۰۷۸......
''میمونہؓ (زوجہ پیغمبر اسلامؐ) سے بیان ہے،: میری لونڈی تھی۔ میں نے اس کو آزاد کر دیا۔ رسول اللہ تشریف لائے۔ میں نے حال بیان کیا۔آپؐ نے فرمایا: ''اللہ جل جلالہ تجھے اس کا ثواب دے مگر تو لونڈی کے ننھیال کے لوگوں کو دیتی تو زیادہ ثواب ہوتا۔''

صحیح بخاری، جلد۲: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۷۰۲،۷۰۳
......انسؓ سے بیان ہے، جب مکہ فتح ہوا تو آپؐ نے مال قریشیوں میں تقسیم کر دیا۔ انصار بولے، یہ تو عجیب بات ہے۔ ہماری تلواروں سے ان کے خون ٹپک رہے ہیں اور ہمارا لوٹا ہوا مال قریش پر لوٹا دیا جاتا ہے۔ رسول اللہ کو یہ خبر ملی۔ آپؐ نے انصار کو جمع کر کے فرمایا: ''وہ کیا بات ہے جو تمھاری طرف سے مجھے پہنچی ہے؟'' انھوں نے عرض کیا: بات وہی ہے جو آپ کو پہنچی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ لوگ تو اپنے گھروں میں دنیا لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ۔'' عرض کی: کیوں نہیں؟''

علامہ شبلی نعمانی / علامہ سیّد سلیمان ندوی: [سیرۃ النبیؐ، حصہ ا (مکتبہ اسلامیہ لاہور، 2012ء)
ص: ۲۳۲ تا ۲۳۴، ۲۶۳] ......''(جنگ بدر میں، مخالف) قریباً 70 آدمی قتل اور اسی قدر گرفتار ہوئے۔ اسیران جنگ میں عقبہ اور نضر بن حارث قتل کر دیے گئے۔ باقی گرفتار ہو کر مدینہ میں آئے۔ ان میں حضرت عباسؓ (پیغمبر اسلامؐ کے چچا۔ ناقل) حضرت عقیلؓ (حضرت علیؓ کے بھائی) ابو العاص (پیغمبر اسلامؐ کے داماد) بھی تھے...... آنحضرتؐ نے مشورہ کیا کہ اسیرانِ جنگ کے معاملہ میں کیا کیا جائے؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی کہ سب اپنے ہی عزیز و اقارب ہیں۔ فدیہ لے کر چھوڑ دیے جائیں، لیکن حضرت عمرؓ کے نزدیک اسلام کے مسئلہ میں دوست، دشمن، عزیز و اقارب، قریب و بعید کی تمیز نہ تھی، اس لیے انھوں نے یہ رائے دی کہ سب قتل کر دیے جائیں اور ہم میں سے ہر شخص اپنے عزیز کو آپ قتل کرے، مگر یہاں آنحضرتؐ نے صدیق اکبرؓ کی رائے پسند کی اور فدیہ لے کر چھوڑ دیا۔''

''حنین کے اسیرانِ جنگ اب تک جعرانہ میں محفوظ تھے۔ ایک معزز سفارت آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی کہ اسیرانِ جنگ رہا کر دیے جائیں۔ یہ وہ قبیلہ تھا کہ آپ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہؓ اسی قبیلہ سے تھیں۔ رئیس قبیلہ (زہیر بن صرد) نے کھڑے ہو کر تقریر کی اور آنحضرتؐ کی طرف مخاطب ہو کر کہا: ''جو عورتیں چھپروں میں محبوس ہیں، انھی میں تیری پھوپھیاں اور تیری خالائیں ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر سلاطین عرب میں سے کسی نے ہمارے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاندان کا دودھ پیا ہوتا تو ان سے بہت کچھ امیدیں ہوتیں اور تجھ سے تو اور بھی زیادہ توقعات ہیں۔'' آنحضرتؐ نے فرمایا:''خاندان عبدالمطلب کا جس قدر حصہ ہے، وہ تمھارا ہے لیکن عام رہائی کی تدبیر یہ ہے کہ نماز کے بعد مجمع ہو تو سب کے سامنے یہ درخواست پیش کرو۔'' نمازِ ظہر کے بعد ان لوگوں نے یہ درخواست مجمع کے سامنے پیش کی۔ آپؐ نے فرمایا: ''مجھ کو صرف اپنے خاندان پر اختیار ہے لیکن میں تمام مسلمانوں سے ان کے لیے سفارش کرتا ہوں۔'' مہاجرین اور انصار بول اٹھے، ہمارا حصہ بھی حاضر ہے۔ اس طرح چھ ہزار دفعتاً آزاد تھے۔''

بیشتر عرب قبائل پر فتح پانے کے بعد ان کے مرد وعورتیں غلام اور لونڈیاں بنائے گئے اور ان کے مال واسباب مالِ غنیمت قرار پائے۔ مکہ (قبیلہ قریش) فتح ہوا، باوجود یہ کہ قریش نے اذیتیں دی تھیں۔ مکہ سے نکالا، عمرہ سے روکا، مگر قبیلہ تھا۔ پیغمبر اسلامؐ نے مخصوص ۱۰ افراد کے علاوہ عام معافی کا اعلان کیا اور [سید امیر علی/محمد ہادی حسین، مترجم: روح اسلام (ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور، 1999ء) ص: ۱۹۳] فرمایا:''میں بھی تم سے وہی کہتا ہوں جو یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا۔ خدا تمھیں معاف کرے۔ آج تم پر کوئی ملامت نہیں ہے۔ تم آزاد ہو۔''

11- القرآن ۳/آلِ عمران: ۱۰۳...... ''اور سب مل کر مضبوطی سے اللہ کی رسی کو پکڑے رہو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔''

القرآن ۳۰/ الروم: ۳۱، ۳۲ ...... ''اور ان مشرکین میں سے نہ ہو جنھوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور وہ فرقے فرقے بن گئے، پھر سب فرقے۔ جو اس کے پاس ہے، اس پر خوش ہیں۔''

القرآن / الانعام: ۱۵۹...... ''جن لوگوں نے دین میں فرقہ بندی کی اور گروہوں میں بٹ گئے ان کا آپ (پیغمبرؐ) سے کوئی تعلق نہیں۔''

القرآن ۴۹/ الحجرات: ۱۲...... ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، بہت شک کرنے سے بچو کیونکہ بعض بدگمانی بھی گناہ کے ذیل میں آتی ہے اور نہ ایک دوسرے کی جاسوسی کرو اور نہ ایک دوسرے کی چغلی کرو۔''

القرآن ۴۹/ الحجرات: ۹ ...... ''اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو، پھر اگر ان میں ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو جو زیادتی کرتا ہے اس سے تم لڑو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ حکم اللہ کی طرف رجوع کرے۔“
القرآن ۱۷/ بنی اسرائیل: ۳۵...... ”اور جب تم ماپو تو ماپ کو پورا کرو اور سیدھے ترازو سے تولو۔“
القرآن ۴/ النساء: ۲۹...... ”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اپنے مالوں کو آپس میں باطل طریقے سے نہ کھاؤ۔“
القرآن ۳/ آل عمران: ۲۸...... ”مومن، مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بنائیں جو ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کا کچھ بھی تعلق نہیں ہوگا۔“
القرآن ۵/ المآئدہ: ۸۰، ۸۱...... ”تم ان میں سے بہتوں کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی رکھتے ہیں۔ انھوں نے جو کچھ آگے بھیجا ہے بُرا ہے کہ اللہ ان سے ناخوش ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔ اور اگر وہ اللہ پر اور پیغمبرؐ پر اور جو کتاب ان پر نازل ہوئی تھی اس پر یقین رکھتے تو ان لوگوں کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں اکثر بدکردار ہیں۔“
القرآن ۲۶/ الشعرآء: ۲۱۵...... ”اور اپنا بازو جھکا رکھ ان کے واسطے جو تیرے ساتھ ہوئے ہیں ایمان والے۔“
القرآن ۴۸/ الفتح: ۲۹...... ”محمد رسول اللہ اور ان کے ساتھی کافروں پر سخت اور آپس میں رحمدل ہیں۔“
سنن ابوداؤد، جلد۲، مترجم، علامہ وحید الزمان (اسلامی کتب خانہ لاہور) ص: ۴۸۳...... ابو ہریرہؓ سے بیان ہے، کسی نے پوچھا، یارسول اللہؐ! غیبت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا، اپنے بھائی کا ذکر کرنا اس طرح کہ ناگوار ہو۔ کسی نے کہا، یارسول اللہؐ! اگر میرے بھائی میں وہ عیب موجود ہو جو میں ذکر کروں۔ آپؐ نے فرمایا، اگر اس میں وہ عیب ہے جب ہی تو یہ غیبت ہے۔ اس میں وہ عیب نہ ہو تو تو نے بہتان باندھا۔
صحیح بخاری، جلد۱: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۷۶...... آنحضرتؐ نے فرمایا: ”مسلمان کو گالی دینا فسق اور قتل کرنا کفر ہے۔“
صحیح بخاری، جلد۳: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۸۱۱...... ابن عباسؓ سے بیان ہے، پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: ”میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ بن جانا۔“

12- جامع ترمذی، جلد۱: مترجم، مولانا بدیع الزماں (نعمانی کتب خانہ لاہور 1980ء) ص: ۵۰۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

.....''بے شک ساری دنیا کا مٹ جانا کمتر ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مومن کے قتل سے۔''

صحیح بخاری، جلد۳: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۴۳۷......
پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: ''مسلمان کافر/ذمی کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔''

صحیح بخاری، جلد۳: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۴۱۹......ابو ہریرہؓ سے بیان ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا: میری امت کے تمام لوگوں کو اللہ تعالیٰ بخش دیں گے مگر جو لوگ کھلم کھلا گناہ کریں گے (ان کو نہیں)۔ یہ ڈھیٹ پن ہے کہ آدمی رات کو کوئی کام (برا) کرے، اللہ نے اسے چھپائے رکھا ہو لیکن وہ صبح خود ایک ایک سے کہتا پھرے۔ لوگو! میں نے رات یہ گناہ کیے ہیں۔ اللہ نے تو رات بھر اس کے عیوب پر پردہ ڈالا مگر وہ صبح کو اللہ کی پردہ پوشی چاک کرنے لگا۔

صحیح بخاری، جلد۳: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۳۴۶، ۴۹۳، ۴۹۴......ابوذرؓ سے بیان ہے، میں آنحضرتؐ کے ساتھ عشاء کے وقت چل رہا تھا ......آپؐ نے فرمایا: ''ابوذر! جب تک میں لوٹ کر نہ آؤں تم یہیں رہو۔'' آپؐ آگے بڑھ کر نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ میں نے ایک آواز سنی۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہؐ (واپس آنے پر) میں نے کچھ آواز سنی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: ''یہ جبرائیل کی آواز تھی۔ وہ میرے پاس آکر کہنے لگے، تمھاری امت کا جو شخص مر جائے اور وہ شرک نہ کرتا ہو تو بہشت میں جائے گا۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہؐ! اگر وہ زنا اور چوری کرتا رہا ہو۔ آپؐ نے فرمایا: ''گو وہ زنا اور چوری کرتا رہا ہو۔''

13- بیہقی از ابن عمرؓ......پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: ''بادشاہ زمین پر خدا کا سایہ ہے۔''

سنن ابوداؤد، جلد۳: مترجم، علامہ وحید الزمان (اسلامی کتب خانہ لاہور) ص: ۴۷۳......روایت ہے، عائشہؓ کے سامنے ایک بھیک منگا گزرا۔ انھوں نے اس کو ایک روٹی کا ٹکڑا دے دیا۔ پھر ایک شخص کپڑے لتے پہنے معقول صورت گزرا تو انھوں نے اس کو بٹھا کر کھلایا۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی۔ انھوں نے کہا، رسول اللہؐ نے فرمایا: ''ہر ایک شخص اس کے مرتبے پر رکھو۔''

صحیح مسلم، جلد۳-۴: مترجم، علامہ وحید الزمان (مکتبہ اسلامیہ لاہور 2009ء) ص: ۵۵......
پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: ''اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے اور اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور نیچے کا ہاتھ مانگنے والا ہے۔"

صحیح مسلم، جلد۳-۴: مترجم، علامہ وحید الزمان (مکتبہ اسلامیہ لاہور 2009ء) ص:۶۱..... عمرؓ سے بیان ہے: رسول اللہؐ مجھے کچھ مال دیا کرتے تھے۔ میں کہتا تھا کہ جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو اس کو عنایت کیجئے۔ یہاں تک کہ ایک بار مجھے آپؐ نے کچھ مال دیا اور میں نے عرض کیا کہ جسے مجھ سے زیادہ حاجت ہو اسے عنایت فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا: اس کو لے لو اور اس مال میں سے جو تمھارے پاس بغیر لالچ کے اور بغیر مانگے آئے، لے لیا کرو اور جو اس طرح نہ آئے اس کا خیال بھی نہ کرو۔"

14- القرآن ۴/ آل عمران ۹۷:...... "جو اس (مکہ) میں داخل ہوا امن پانے والا ہوا۔"

صحیح بخاری، جلد۳: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص:۸۲۹..... ابو ہریرہؓ سے بیان ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا: "مدینے کے راستوں پر فرشتے پہرہ دیتے ہیں اس میں طاعون آئے گا نہ دجال۔"

جامع ترمذی، جلد۱: مترجم، مولانا بدیع الزمان (نعمانی کتب خانہ لاہور، 1988ء) ص:۲۴۷ ......ابن عباسؓ سے بیان ہے، رسول اللہؐ نے فرمایا: "نہیں لائق دو قبلے والوں (اہل کتاب اور مسلمانوں) کا ایک زمین (جزیرہ عرب) میں رہنا۔"

صحیح مسلم، جلد۵-۶: مترجم، علامہ وحید الزمان (مکتبہ اسلامیہ لاہور، 2009ء) ص:۶۳..... عبداللہ بن مطیع سے بیان ہے، انھوں نے سنا اپنے باپ مطیع بن اسودؓ سے۔ انھوں نے کہا، میں نے سنا رسول اللہؐ سے جس دن مکہ فتح ہوا۔ آپؐ فرماتے تھے: "آج کے بعد کوئی قریشی آدمی قتل نہ کیا جائے گا باندھ کر قیامت تک۔"

15- القرآن ۴/ النساء: ۳۴..... "مرد عورتوں پر بالادست ہیں اس فضیلت کی بنا پر جو اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر عطا کی ہے اور اس بنا پر کہ وہ ان پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔"

القرآن ۳۳/ الاحزاب: ۵۰ تا ۵۲..... "اگر تم اس بات سے ڈرتے ہو کہ تم یتیم لڑکیوں سے انصاف نہ کر سکو گے تو: دعورتیں تمھیں پسند آئیں ان میں سے دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح کر لو۔ اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ تم عدل نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی (بیوی) یا وہ جو تمھارے قبضہ میں (لونڈی) آئی ہے، اس میں بے انصافی سے بچنے کی توقع قریب تر ہے۔"

القرآن ۴/ النساء: ۲۴..... "پس ان میں سے جن عورتوں سے تم نے تمتع کیا ہو، تو ان کو ان کے حق مہر دو فریضہ کی حیثیت سے حق مہر ٹھہرانے کے بعد، جو تم نے آپس میں راضی نامہ کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو، تو اس میں کوئی گناہ نہیں۔''

القرآن ۴/ النساء: ۳۴......''جن عورتوں کے اِدھر اُدھر جانے کا تمھیں ڈر ہو، ان کو سمجھاؤ، سوتے سے جدا کر دو اور مارو۔''

القرآن ۴/ النساء: ۲۵......''بیویوں سے برابر کا سلوک کرنا تمہارے بس میں نہیں، تم چاہو بھی تو ایسا نہیں کر سکتے۔ لہٰذا اور کچھ نہیں تو ایک بیوی کی طرف اتنا نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو ایک طرف لٹکتا چھوڑ دو۔''

القرآن ۲/ البقرہ: ۲۲۶......''وہ لوگ جو اپنی عورتوں کے قریب نہ جانے کی قسم کھا لیتے ہیں، چار ماہ کا انتظار ہے، پھر اگر وہ رجوع کر لیں تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''

القرآن ۵/ المآئدہ: ۵......''اور تم سے پہلے جن لوگوں کو کتاب دی گئی، ان کی عورتیں تمھارے لیے حلال ہیں جب تم انھیں ان کے حق مہر دے دو، نکاح میں لانے کے لیے نہ کہ کھلی بدکاری کرنے کے لیے اور نہ چھپی دوستی رکھنے والے اور جو شخص ایمان سے انکار کرے تو اس کا عمل ضائع ہو گیا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہے۔''

القرآن ۴/ النساء: ۲۰......''اگر تم ایک بیوی کی بجائے دوسری بیوی بدلنا چاہو اور تم اسے بہت سا خزانہ دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ نہ لو۔ کیا تم اسے بہتان اور کھلے گناہ کے ساتھ لو گے۔''

القرآن ۲/ البقرہ: ۲۲۳......''عورت مرد کی کھیتی ہے۔''

القران ۴/ النساء: ۱۱......''اللہ تعالیٰ تمھیں تمھاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں تو انھیں مال متروکہ کا دو تہائی ملے گا اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لیے نصف ہے۔''

القرآن ۲/ البقرہ: ۲۸۲......''اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (گواہی کے لیے) کافی ہوں گی۔''

القرآن ۲/ البقرہ: ۲۳۴......''اور تم میں سے جن کی وفات ہو جائے اور پیچھے اپنی بیویاں چھوڑ جائیں، وہ اپنے آپ کو چار ماہ اور دس دن انتظار میں رکھیں۔ پھر جب وہ اپنی معیاد کو پہنچ جائیں تو اس کا تم پر کوئی گناہ نہیں جو وہ اپنے بارے میں پسندیدہ طریقہ اختیار کریں۔''

القرآن ۲/ البقرہ: ۲۴۰......''اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور عورتیں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے حق میں وصیت کر جائیں کہ ان کو ایک سال تک خرچ دیا جائے گا اور گھر سے نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکالی جائیں گی۔"

القرآن ۶۵/ الطلاق:۱..... "اے نبیؐ! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کو عدت کے حساب سے طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور اللہ تعالیٰ، اپنے رب کا تقویٰ کرو، انھیں ان کے اپنے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں، سوائے اس کے کہ کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں۔"

صحیح بخاری، جلد۳: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص:۷۸..... پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: "اگر مرد اور عورت متعہ کریں اور مدت متعین نہ کریں تو کم از کم تین دن تین رات تک مل کر رہیں۔ اس کے بعد اگر چاہیں تو جدا ہو جائیں یا اور مدت بڑھا دیں۔"

صحیح بخاری، جلد۳: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص:۷۷..... ہشامؒ کے والد کہتے ہیں، خولہ بنت حکیم ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے اپنا نفس آنحضرتؐ کو بخش دیا تھا۔ حضرت عائشہؓ کہنے لگیں، کیا عورت کو اپنا نفس کسی مرد کو ہبہ کرتے ہوئے شرم نہیں آتی؟ پھر جب یہ آیت نازل ہوئی: (ترجمہ) اے پیغمبرؐ! تو اپنی جس بیوی کو چاہے نظر انداز کر دے۔ الآیۃ۔ حضرت عائشہؓ کہنے لگیں، یارسول اللہؐ! اب میں سمجھی اللہ فوراً آپ کی تمنا پوری کرتا ہے۔

صحیح بخاری، جلد۳: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص:۱۱۱، ۱۱۲..... ابوہریرہؓ سے بیان ہے، پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: "جب کوئی مرد اپنی بیوی کو بستر پر بلائے وہ نہ آئے تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہیں گے۔"

سنن نسائی، جلد۲: مترجم، مولانا دوست محمد شاکر/ مولانا حافظ عبدالستار قادری (حامد اینڈ کمپنی لاہور 1915ء) ص:۴۷۷..... "اپنے خاوند سے کشیدہ رہنے والی اور خلع کرنے والی عورتیں ہی منافق اور دھوکہ باز ہوتی ہیں۔"

صحیح بخاری، جلد۳: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص:۱۰۴..... "عورت تو پسلی کی طرح ٹیڑھی پیدا ہوئی ہے اگر تو اسے ایک دم زور سے سیدھا کرنا چاہے تو ٹوٹ جائے گی اور اگر اس سے کام لے تو فائدہ اٹھاتا رہے گا اگرچہ وہ ٹیڑھی رہے۔"

صحیح بخاری، جلد۲: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص:۹۳..... پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: "نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے (۱) گھوڑے (۲) عورت (۳) گھر میں۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری، جلد۳: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص:۶۹...... اسامہ بن زیدؓ سے بیان ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا: ''میں نے اپنے بعد کوئی بلا جو مردوں کو خراب کرے، عورتوں سے زیادہ نہیں چھوڑی۔''

صحیح بخاری، جلد۳: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص:۱۸۳...... جابر بن عبداللہؓ سے بیان ہے، رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا: ''اے جابر! تو نے شادی کی ہے؟'' میں نے عرض کیا، ہاں یارسول اللہؐ۔ فرمایا: ''باکرہ عورت سے یا ثیبہ سے۔'' میں عرض کیا، ثیبہ سے۔ فرمایا: ''باکرہ سے شادی کیوں نہ کی، وہ تم سے کھیلتی اور تم اس سے کھیلتے؟''

سنن نسائی، جلد۲: مترجم، مولانا دوست محمد شاکر/ مولانا حافظ عبدالستار قادری (حامد اینڈ کمپنی لاہور) ص:۲۶۲...... معقل بن یسار سے بیان ہے: ایک شخص حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے ایک شریف اور مرتبہ والی عورت ملی ہے لیکن اس کی اولاد نہیں۔ کیا میں اس کے ساتھ نکاح کرلوں۔ آپؐ نے منع فرمایا۔ وہ پھر آیا۔ پھر منع کیا۔ پھر تیسری دفعہ آیا اور آپؐ نے منع فرمایا اور فرمایا: ''تم ایسی عورت سے نکاح کرو جس سے اولاد ہو اور وہ عورت مرد کی دوست عاشق کی طرح ہو کیونکہ میں تم میں سے اپنی امت کی کثرت پر فخر کروں گا۔''

-۱۰ القرآن ۲/ البقرہ: ۲۲۸...... ''طلاق والی عورتیں تین حیض انتظار کریں جو ان کے پیٹ میں ہے اس کو نہ چھپائیں۔''

القرآن ۲/ البقرہ: ۲۳۰...... ''پھر اگر خاوند (تیسری مرتبہ) طلاق دے تو بیوی اس پہ حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ نکاح کرے کسی اور خاوند کے ساتھ۔ پس اگر وہ (دوسرا خاوند) طلاق دے تو کوئی حرج نہیں، ان دونوں پر کہ رجوع کرلیں، بشرطیکہ وہ خیال کریں کہ اللہ کی حدوں کے درمیان قائم رہ سکیں گے۔''

سنن نسائی، جلد۲: مترجم، مولانا دوست محمد شاکر/ مولانا حافظ عبدالستار قادری (حامد اینڈ کمپنی لاہور) ص:۳۸۸...... حضرت عائشہؓ سے بیان ہے: میں (حضرت عائشہؓ) آپؐ اور ابوبکر صدیقؓ کے پاس بیٹھی تھی۔ ایک عورت آئی۔ کہنے لگی یارسول اللہؐ! میں پہلے رفاعہ کے نکاح میں تھی۔ اس سے طلاق کے بعد میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کیا، مگر خدا کی قسم! اس کے پاس تو کپڑے کے پھندنے کی طرح ہے۔ یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی چادر کا کونہ موڑ کر دکھایا۔ آنحضرت مسکراتے رہے۔ پھر اس سے فرمایا: شاید تو چاہتی ہے دوبارہ رفاعہ کے پاس چلی جائے مگر یہ اس وقت تک نہیں ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتا جب تک تجھ سے عبدالرحمٰن اور تو اس سے لطفِ جماع حاصل نہ کر لے۔"

-17 صحیح بخاری، جلد ۳: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۸۷ ...... حضرت عائشہؓ سے بیان ہے: "جب آنحضرتؐ نے اُن سے نکاح کیا اس وقت اُن کی عمر 6 برس کی تھی اور جب اُن سے صحبت کی تو اس وقت اُن کی عمر 9 برس کی تھی۔"

صحیح بخاری، جلد ۳: مترجم، مولانا ظہورالباری اعظمی (شمع بک ایجنسی لاہور) ص: ۴۴ ...... عائشہؓ سے بیان ہے، رسول اللہؐ نے فرمایا: "مجھے خواب میں دو مرتبہ تم (عائشہ) دکھائی گئیں۔ ایک شخص تمھاری صورت ریشمی کپڑے میں اٹھائے ہوئے ہے اور کہتا ہے کہ یہ آپ کی بیوی ہے۔"

اصابہ، ج ۸: قسم اول، ص: ۱۵۸ ...... روایتوں میں ہے، پیغمبر اسلامؐ نے حضرت فاطمہؓ کو جہیز دیا، (1) بان کی چار پائی (2) کھجور کے پتے بھرا چمڑے کا گدا (3) چھاگل (4) مشک (5) دو چکیاں (6) دو مٹی کے گھڑے شامل تھے۔

-18 القرآن ۳۳/ الاحزاب: ۴ ...... "اور نہ ہی تمھارے لے پالک بیٹوں کو، تمھارے حقیقی بیٹوں کا درجہ دیا ہے۔ یہ تو تمھارے اپنے منہ کی بات ہے۔"

شبلی نعمانی/ سیّد سلیمان ندوی: سیرۃ النبیؐ، حصہ ۵ (مکتبہ اسلامیہ لاہور، 2012ء) ص: ۳۰۰، ۳۰۱ ...... "روایتوں میں ہے: پیغمبر اسلامؐ نے زیدؓ کو جو آپ کے آزاد کردہ غلام تھے، متبنّٰی بنایا اور ان کا نکاح پھوپھی زاد بہن زینبؓ سے کیا۔ زینبؓ کو آزاد کردہ غلام سے نکاح پسند نہ تھا۔ زیدؓ کو طلاق دینا پڑی۔ جس کے بعد پیغمبر اسلامؐ نے زینبؓ سے نکاح کر لیا۔ بعض روایتوں کے مطابق پیغمبر اسلامؐ زینبؓ کو پسند کرنے لگے تھے۔ اس موقع پر وحی اتری: القرآن ۳۳/ الاحزاب: ۳۷ ...... "(ترجمہ) اور تم (محمدؐ) اپنے دل میں وہ بات چھپاتے ہو جس کو اللہ ظاہر کر دینے والا ہے اور تم لوگوں سے ڈرتے ہو حالانکہ ڈرنا اللہ سے چاہیے۔"

-19 القرآن ۴/ النساء: ۱۱ ...... "اللہ تعالیٰ اولاد کی وراثت کے بارے میں تمھیں تاکیدی حکم دیتا ہے، بیٹے کے لیے دو بیٹیوں کے حصے کے برابر ہو۔ پھر اگر دو یا اس سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو ان کے لیے دو تہائی ہے اس ترکے میں سے جو میت چھوڑ گئی ہے۔ اگر بیٹی اکیلی ہو تو اسے ترکے میں سے نصف ملے گا اور میت کے والدین (ماں باپ) کے لیے چھٹا چھٹا حصہ ہے، یہ اس صورت میں کہ اس (مرنے والے) کی اولاد ہو۔"

القرآن ۴/ النساء: ۱۷۶ ...... "تجھ سے فتویٰ پوچھتے ہیں، کہو اللہ تعالیٰ تمھیں کلالہ کے بارے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں فتویٰ دیتا ہے اگر کوئی شخص مر جائے، اس کی اولاد نہ ہو اور اس کی بہن ہو تو اس کے لیے اس نے جو چھوڑا ہے اس کا نصف ہے، اور اگر عورت کی کوئی اولاد نہ ہو تو بھائی اس کا وارث ہوگا اور اگر دو بہنیں ہوں تو ان دونوں کے۔ لیے اس کے ترکے میں سے دو تہائی ہے۔ اور اگر بہت سے بہن بھائی مرد اور عورتیں ہوں تو مرد کے لیے دو عورتوں کے حصہ کی مانند ہے۔"

-20 القرآن ۵/المآئدہ:۸۹......"اللہ بیکار قسموں پر تمھارا مواخذہ نہیں کرے گا بلکہ ان قسموں پر مواخذہ کرے گا جو تم بات کو پختہ بنانے کے لیے کھاؤ۔ تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو اپنی حیثیت کے مطابق کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلایا کرتے ہو، یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنانا یا ایک غلام (مسلمان) آزاد کرنا، جسے یہ کوئی بات میسر نہ ہو وہ تین روزے رکھے۔"

القرآن ۲۷/النحل:۹۱......"اور اللہ کا نام لے کر جب تم باہم عہد کر لو تو اسے پورا کرو اور قسموں کو پکی کر کے توڑا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کو تم نے اپنے اوپر ضامن ٹھہرایا ہے۔ بے شک جو کچھ تم کرتے ہو اللہ جانتا ہے۔"

القرآن ۲۷/النحل:۹۲......"تم آپس کے معاملے میں اپنی قسموں کو مکر و فساد کا ذریعہ بناتے ہو۔ اس لیے کہ ایک گروہ کسی دوسرے گروہ سے (طاقت میں) بڑھ چڑھ گیا ہے۔"

سنن ابو داؤد، جلد۲: مترجم، علامہ وحید الزمان (اسلامی کتب خانہ لاہور) ص: ۵۳۹......

پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: "جب میں کسی بات پر قسم کھالوں اور بھلائی اس کے خلاف ہوئی تو ان شاء اللہ میں اپنی قسم توڑ کر اس کا کفارہ دے دوں گا اور جس میں بھلائی تھی اسے اختیار کر لوں گا۔"

صحیح بخاری، جلد۱: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۱۱۲۴......

ابوہریرہؓ سے بیان ہے، آنحضرتؐ نے قسم چند لوگوں کو کھانے کے لیے فرمایا تو ان میں سے ایک جلدی کرنے لگا۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا: قرعہ اندازی کرو کہ کون قسم کھائے۔"

مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری: الرحیق المختوم (المکتبہ السلفیہ لاہور، 1995ء) ص: ۲۸۶، ۲۸۷

-21 صحیح بخاری، جلد۱: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۱۱۲۵......

عائشہؓ سے بیان ہے، جب آنحضرتؐ سفر پر تشریف لے جانا چاہتے تو ازواج مطہرات میں سے کسی کو اپنے ساتھ لے جانے کے لیے قرعہ اندازی فرماتے۔ جس بیوی کے نام قرعہ نکل آتا اسی کو اپنے ساتھ لے جایا کرتے۔

سنن ابی داؤد، جلد۲: مترجم، علامہ وحید الزمان (اسلامی کتب خانہ لاہور) ص: ۲۸۳......

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو ہریرہؓ سے بیان ہے، نبیؐ نے فرمایا: ''حلال نہیں ہے مال کا لینا مسابقت کے ساتھ مگر اونٹ یا گھوڑے دوڑانے میں یا تیر چلانے میں۔''

سنن ابو داؤد، جلد۲: مترجم، علامہ وحید الزمان (اسلامی کتب خانہ لاہور) ص: ۲۸۳...... عبداللہ بن عمرؓ سے بیان ہے، رسول اللہؐ نے شرط لگائی آگے بڑھنے کی ان گھوڑوں میں جو تیار کیے گئے تھے۔''

سنن نسائی، جلد۲: مترجم، مولانا دوست محمد شاکر/ مولانا حافظ عبدالستار قادری (حامد اینڈ کمپنی لاہور) ص: ۵۴۳...... انسؓ سے بیان ہے، حضورؐ کے پاس عضبا نامی اونٹنی تھی اور وہ شرط میں کبھی ہار نہ کھائی تھی۔ اتفاقاً عرب کا دیہاتی آدمی آیا اس کی سواری ایک اونٹ تھا۔ وہ اونٹ اس اونٹنی سے بڑھ گیا۔ یہ امر مسلمانوں پر شاک گزرا۔ جب حضورؐ نے لوگوں کے چہرے پر دیکھا کہ وہ رنجیدہ ہیں تو لوگوں نے عرض کیا، عضبا پیچھے رہ گئی ہے تو آپؐ نے فرمایا، اللہ رب العزت جب کسی شئے کو بڑھاتا ہے تو اسے کم بھی فرماتا ہے۔

صحیح بخاری، جلد۲: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۱۱۱......

''حضرت عائشہؓ سے بیان ہے: عید کا دن تھا، حبشی اپنے سپر اور برچھوں سے کھیل رہے تھے۔ میں نے آنحضرتؐ سے درخواست کی یا آپؐ نے خود ہی فرمایا: ''تو یہ تماشا دیکھنا چاہتی ہے؟'' میں نے عرض کیا، جی ہاں۔ چنانچہ آپؐ نے مجھے اپنی پشت کی طرف کھڑا کیا۔ میرے رخسار حضور انورؐ کے رخسار پر تھے۔ آپ حبشیوں سے فرما رہے تھے: ''اے بنی ارفدا! کھیلو اور تماشا کرو۔'' میں تماشا دیکھتے دیکھتے خود ہی تھک گئی۔ آپؐ نے پوچھا: ''بس؟'' میں نے عرض کیا، جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: ''اچھا چل۔''

صحیح مسلم، جلد۵-۶: مترجم، علامہ وحید الزمان (مکتبہ اسلامیہ لاہور 2009ء) ص: ۸۸۶

ابوداؤد، کتاب الادب، باب ماجاء فی البناء: ۵۲۳۷

22- سنن ابن ماجہ، جلد۲: مترجم، محمد جاوید (جاوید پبلیکیشنز لاہور 2008ء) ص: ۳۰۰...... رافع بن خدیجؓ سے بیان ہے، ہم نبیؐ کے ساتھ سفر میں تھے میں نے عرض کیا، یارسول اللہؐ! ہم اکثر لڑائی میں ہوتے ہیں اور ہمارے پاس چھری نہیں ہوتی۔ آپؐ نے فرمایا: ''جو چیز خون بہا دے اس سے اللہ کا نام لے کر ذبح کرو۔ سوائے دانت اور ناخن کے۔ چونکہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔''

صحیح مسلم، جلد۵-۶: مترجم، علامہ وحید الزمان (مکتبہ اسلامیہ لاہور 2009ء) ص: ۱۹۹......

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شداد بن اوسؓ سے بیان ہے، آپؐ نے فرمایا: ''جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ تم سے جو کوئی ذبح کرنا چاہے وہ چھری کو تیز کر لے۔''

صحیح مسلم، جلد ۳۔۴: مترجم، علامہ وحید الزمان (مکتبہ اسلامیہ لاہور 2000ء) ص: ۱۹۸......

عائشہؓ سے بیان ہے، نبیؐ نے فرمایا: ''پانچ جانور ایذا دینے والے ہیں۔ انھیں حرم اور غیر حرم میں قتل کیا جا سکتا ہے۔ سانپ، کوا، چوہا، کٹ کھنا کتا، چیل۔''

سنن ابی داؤد، جلد ۳: مترجم، علامہ وحید الزمان (اسلامی کتب خانہ لاہور) ص: ۸۹۴......

ابو ہریرہؓ سے بیان ہے، رسول اللہؐ نے فرمایا: ''ہم نے سانپوں سے صلح نہیں کی جب سے ان سے لڑائی شروع کی۔ جو شخص ڈر کر کسی سانپ کو چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

23- صحیح بخاری، جلد ۳: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۳۷۹، ۳۸۰...... پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا ہو یا تصویر ہو۔''

صحیح مسلم، جلد ۵۔۶: مترجم، علامہ وحید الزمان (مکتبہ اسلامیہ لاہور، 2009ء) ص: ۳۰۷

24- القرآن ۳۳/ الاحزاب: ۲۸...... ''(اے پیغمبرؐ) اپنی بیویوں سے کہہ دے کہ اگر تم کو دنیا کی زندگی اور دنیا کا زیب و آرائش مطلوب ہے تو آؤ میں تم کو رخصتی جوڑے دے کر بطریق احسن رخصت کر دوں۔''

القرآن ۳/ آل عمران: ۱۸۵...... ''اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے۔''

صحیح بخاری، جلد ۱: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۲۵۰......

عبداللہ بن عمرؓ سے بیان ہے، آنحضرتؐ کے زمانے میں مسجد کچی اینٹوں کی بنی ہوئی تھی۔ چھت پر کھجور کی ڈالیاں تھیں اور ستون کھجور کی لکڑی کے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے اپنے زمانہ میں کچھ بھی اضافہ نہیں کیا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے عہد میں مسجد کو بڑھایا لیکن عمارت ویسی ہی رکھی، جیسے آنحضرتؐ کے زمانہ میں تھی یعنی کچی اینٹوں کی دیواریں، ڈالیوں کی چھت، کھجور کی لکڑی کے ستون۔ حضرت عثمانؓ نے اپنے عہد میں بدل ڈالا۔

25- القرآن ۱۳/ الرعد: ۲۶...... ''اللہ جس کا رزق چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تلا رزق دیتا ہے۔''

القرآن ۲/ البقرہ: ۲۷۲...... ''(اے پیغمبرؐ) ان کی ہدایت تیرے ذمہ نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔''

القرآن ۴۲/ الشوریٰ: ۴۴ ...... ''اور جس شخص کو اللہ گمراہ کرے تو اس کے بعد اس کا کوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوست نہیں۔"

القرآن ۳/ آلِ عمران: ۱۴۵..... "اور کسی بات کے جان کے بس میں نہیں کہ وہ اللہ کے حکم کے سوا مر سکے۔ لکھا ہوا وقت مقرر ہے۔"

صحیح بخاری، جلد ۲: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۱۷۴..... علیؓ سے بیان ہے، ہم ایک جنازے میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ اسے زمین پر مار رہے تھے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: "دیکھو تم میں سے ہر ایک کا ٹھکانہ مقرر ہو چکا ہے، بہشت یا دوزخ میں۔" صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، پھر ہم اس پر متوکل کیوں نہ رہیں۔ آپؐ نے فرمایا: "نہیں عمل کرو جو شخص جس ٹھکانے کے لیے نامزد ہو چکا ہے اسے ویسی ہی توفیق دی جائے گی۔"

26- صحیح بخاری، جلد ۲: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۱۳۸

طائف سے واپسی پر پیغمبر اسلامؐ نے مشرک لڑکے سے مدد اور پناہ لی۔ جعفر طیارؓ نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے دربار میں پناہ کی درخواست کی اور مدد لی۔

پیغمبر اسلامؐ نے مدینہ کے یہود و نصاریٰ سے معاہدے کیے، پھر معاہدے ختم کیے اور سخت کارروائیاں بھی کیں۔

27- القرآن ۹/ التوبہ: ۲۸، ۲۹ ..... "بے شک مشرک ناپاک ہیں، پس اس سال کے بعد مسجد الحرام کے قریب نہ جانے پائیں، اور اگر تم اے مسلمانو! مشرکوں کی آمد بند ہونے سے فقر و فاقہ کا خوف کرو تو خدا تم کو عنقریب اپنے فضل سے، اگر چاہے تو نگر کر دے گا۔

القرآن ۲/ البقرہ: ۱۴..... "اور جب ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لا چکے تو کہتے ہیں ہم ایمان لا چکے ہیں اور جب تنہائی میں اپنے شیطانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں، ہم تمھارے ساتھ ہیں، ہم تو صرف مسلمانوں کو بناتے ہیں۔"

28- القرآن ۵/ المآیدہ: ۹۰، ۹۱..... "مسلمانو! بلاشبہ شراب پینا اور جوا کھیلنا اور بت پوجنا اور پانسے پھینکنا ناپاک اور شیطان کے کام ہیں تو ان سے باز آ جاؤ۔"

القرآن ۲/ البقرہ: ۲۱۹ ..... "لوگ تم سے شراب اور جوئے کی بابت پوچھتے ہیں کہہ دو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور فائدے بھی ہیں۔ فائدہ سے گناہ بڑھ کر ہے۔"

القرآن ۴/ النساء: ۴۳..... "نشہ کی حالت میں تم نماز نہ پڑھو۔"

بخاری / کتاب التفسیر، آیت ۴۶۱۸ "لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ امَنُوا" ..... جابرؓ سے بیان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، غزوہ اُحد کی صبح کو کچھ لوگوں نے شراب پی اور یہ سب اسی دن شہید ہوئے۔ یہ شراب کی حرمت سے پہلے ہوا۔ انسؓ سے بیان ہے: حرمت شراب کی آیت نازل ہوئی تو بعض لوگوں نے کہا، کچھ لوگ اس حال میں مارے گئے ہیں کہ شراب ان کے پیٹ میں تھی۔ اس پر یہ آیت اتری: (ترجمہ) کہ مومن پر کچھ حرج نہیں۔

صحیح بخاری، جلد ۱: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۲۵۶ ......حضرت عائشہؓ سے بیان ہے، جب سود کے متعلق سورہ بقرہ کی آیات نازل ہوئیں تو حضورؐ مسجد میں تشریف لائے، وہ آیات لوگوں کو سنائیں۔ پھر فرمایا: ''شراب کی تجارت حرام ہے۔''

سنن ابوداؤد، جلد ۳: مترجم، علامہ وحید الزماں (اسلامی اکادمی لاہور، 1983ء) ص: ۱۰۴ ......ابن عباسؓ سے بیان ہے، رسول اللہؐ نے شراب کی کوئی حد مقرر نہیں کی۔

صحیح بخاری، جلد ۳: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۶۸۲ ......حضرت علیؓ بن ابی طالب سے بیان ہے، اگر میں کسی کو شرعی حد ماروں اور وہ مر جائے تو مجھے کچھ فکر نہ ہوگی، لیکن شرابی کو حد لگاؤں اور وہ مر جائے تو میں اس کی دیت دوں گا، اس لیے کہ آنحضرتؐ نے شراب کی سزا میں حد کا تعین نہیں فرمایا۔

-29 القرآن ۳/آل عمران: ۱۳۰......''مسلمانو! دگنا چوگنا سود نہ کھایا کرو۔''

القرآن ۲/البقرہ: ۲۷۸، ۲۷۹......''اے مسلمانو! اللہ کا خیال کرو اور سود جو رہ گیا ہو اس کو چھوڑ دو اگر تم واقعی مومن ہو تو، اگر تم ایسا نہ کرو تو اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کے لیے ہوشیار ہو جاؤ، اور اگر تم باز آ جاؤ تو تمھارے لیے تمھارا اصل سرمایہ ہے۔''

ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی: اسلام کا انتظامی قانون (دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور، ستمبر 2001ء) ص: ۴۱۴، بحوالہ امام غزالی، مکاشفۃ القلوب، ص: ۵۳۶-۵۳ ......''حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں: ایک مرتبہ بلالؓ برنی (عمدہ قسم) کھجوریں لے کر نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے پوچھا، یہ کہاں سے لائے ہو۔ بلال نے عرض کیا، ہمارے پاس گھٹیا قسم کی کھجوریں تھیں۔ میں نے ان کے دو صاع کے بدلے میں یہ ایک صاع خرید لیں۔ آپؐ نے فرمایا، نہیں، یہ تم نے کیا کیا؟ یہ تو قطعی سود ہے۔ ایسا ہرگز مت کرو۔ جب تمہیں عمدہ کھجوریں لینی ہوں تو پہلے خراب کو نقد فروخت کر دو۔ پھر ان پیسوں کے عوض اچھی کھجوریں خرید لو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

30- القرآن ۲/ البقرہ: ۱۰۲..... ''حالانکہ سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا تھا، مگر شیطانوں نے کفر کیا تھا جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور وہ جادو بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر نہیں اتارا گیا اور نہ وہ دونوں کسی کو سکھاتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ کہتے کہ صرف ہم فتنہ ہیں پس کافر نہ ہو۔ سو وہ ان دونوں ذریعوں سے وہ باتیں سیکھتے ہیں جن سے مرد اور اس کی بی بی کے درمیان تفریق کرتے ہیں اور وہ اس سے کسی کو ضرر پہنچانے والے نہیں ہوں گے سوائے اس کے کہ جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہو۔''

القرآن ۷۵/ القیامۃ: ۲۸ تا ۳۰..... ''ہرگز نہیں جب روح ہانس تک آ پہنچے اور لوگ کہیں اب کون ہے جھاڑ پھونک کر کے بچانے والا اور سمجھا کہ اب جدائی کا وقت آ گیا اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ گئی اس دن تیرے پروردگار کی طرف ہے ہانکا جانا۔''

ابوداؤد، کتاب الطب، باب فی تعلیق المتائم: ۳۸۸۳..... پیغمبر اسلامؑ نے فرمایا: ''بے شک جھاڑ پھونک، گنڈے اور میاں بیوی کے چھڑانے کے تعویز شرک ہیں۔''

منتقی الاخبار، جلد۲: مترجم، مولانا داؤد راغب رحمانی (دارالدعوۃ السلفیہ لاہور) ص: ۸۴۵ .....پیغمبر اسلامؑ نے فرمایا: ''منتر، تعویز اور جادو شرک ہیں۔''

السید محمد الشیرازی/ اختر عباس، مترجم کتاب الحدود والتعزیرات (موسسۃ الرسول الاعظمؑ پاکستان لاہور) ص: ۳۶۸..... بعض روایتوں میں ہے: ابن عاصم نے پیغمبر اسلامؑ پر جادو کیا تو آپؐ نے اسے قتل کرا دیا۔

31- القرآن ۲۶/ الشعراء: ۲۲۴ تا ۲۲۶..... ''اور شاعروں کے پیروکار گم کردہ راہ ہوتے ہیں تم دیکھتے نہیں کہ وہ ہر میدان میں سر مارتے پھرتے ہیں اور وہ وہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔''

صحیح بخاری، جلد۳: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۴۴۹۔

براابن عازبؓ سے بیان ہے: آنحضرتؐ نے حسان سے فرمایا: ''مشرکوں کی ہجو کر اور جبرائیل تیرے ساتھ ہیں۔''

روایتوں میں ہے، پیغمبر اسلامؑ نے ابوعفک بن عمرو کو ہجو پر قتل کرایا۔

ابن ہشام: [سیرۃ النبیؐ، جلد۲: مترجم، مولوی قطب الدین احمد محمودی (مکتبہ خلیل لاہور 2013ء) ص: ۲۷۶، ۲۹۳] (i) ''ابوعفک بنی عمرو بن عوف کی شاخ عبیدہ میں سے تھا اور اس کا نفاق ظاہر ہوا جب حضورؐ نے حرث بن سوید بن صامت کو قتل کرایا اور اس نے حضورؐ کی ہجو میں اشعار کہے۔ حضورؐ نے فرمایا: ایسا کون شخص ہے جو اس خبیث کو گوشمالی دے۔ سالم بن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمیرؓ بنی عمرو بن عوف میں سے اس مہم پر روانہ ہوئے ابو عفک کو قتل کر دیا۔"

(ii) عصما بنت مروان بنی خطمہ میں سے ایک شخص کی جورو تھی۔ جب اس نے ابو عفک کے قتل ہونے کا سنا تو یہ منافق ہوگئی اور اسلام اور مسلمانوں کی ہجو میں اشعار کہنے لگی۔ حضور کو جب یہ خبر ہوئی تو آپؐ نے فرمایا: "کون شخص جو مروان کی بیٹی کو تنبیہ کرے۔" عمر بن عدیؓ نے حضور کا یہ فرمان سن کر رات کو اس عورت کے گھر جا کر اس کو قتل کیا اور صبح کو حضورؐ کے پاس آ کر عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ اس کا کچھ گناہ تو مجھ پر نہیں؟ حضورؐ نے فرمایا: "نہیں۔"

(iii) ایک شخص عبداللہ بن خطل نامی کے قتل کا حضورؐ نے حکم دیا تھا اور اس کا سبب یہ تھا کہ یہ بھی مسلمان ہوا تھا اور حضورؐ نے کسی طرف اس کو زکوٰۃ وصول کرنے کے واسطے روانہ کیا اور ایک انصاری کو بھی اس کے ساتھ کیا تھا اور اس کا ایک غلام مسلمان بھی اس کے ساتھ تھا، جب یہ کسی منزل میں اترا تو اپنے غلام سے اس نے کہا کہ ایک بکرا ذبح کر کے پکا لے۔ غلام بیچارہ سو گیا اور کھانا اس نے نہ پکایا۔ اس نے غلام کو شہید کیا اور مرتد ہو کر قریش سے آملا اور اپنی لونڈیوں سے حضور کی ہجو کے اشعار گوایا کرتا تھا۔ حضورؐ نے اس کو اور دونوں لونڈیوں کے قتل کا حکم دیا۔"

32- القرآن ۵/المآئدہ: ۳۸..... "اور چور مرد اور چور عورت، دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ یہ بدلہ ہے ان کے کسب کا۔"

صحیح بخاری، جلد ۳: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۶۸۷......

"عمر بن خطابؓ سے بیان ہے: آنحضرتؐ نے ایک ڈھال (سپر) کی چوری پر چور کا ہاتھ کاٹا جس کی قیمت 3 درہم تھی۔

33- القرآن ۲۴/النور: ۲..... "زانیہ عورت اور زانی مرد ہر دو کو 100،100 کوڑے مارو۔"

القرآن ۲۴/النور: ۳..... "زانی نکاح نہیں کرتا مگر کسی زانی یا کسی مشرک عورت سے اور زانی عورت، اس سے کوئی نکاح نہیں کرتا مگر کوئی زانی یا مشرک اور یہ کام ایمان والوں پر حرام کر دیا گیا ہے۔"

صحیح بخاری، جلد ۱: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۱۱۰۳......

پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: "کنواری عورت اور کنوارہ مرد زنا کریں تو اُن کو 100،100 کوڑے مارنا اور سال بھر جلا وطن کرنا ان کی سزا ہے، اور شادی شدہ عورت شادی شدہ مرد سے زنا کرے تو ان کی سزا 100 کوڑے اور سنگسار کرنا ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری، جلد ۳: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۱۴۳، ۶۹۹، ۷۰۵

سنن ابوداؤد، جلد ۳: مترجم، علامہ وحید الزمان (اسلامی کتب خانہ لاہور) ص: ۳۶۹..... ابو ہریرہؓ سے بیان ہے: سعد بن عبادہؓ نے رسول اللہؐ سے عرض کیا، اگر میں اپنی عورت کے ساتھ کسی مرد کو پاؤں تو کیا میں اس کو مہلت دوں چار گواہ جمع کرنے تک۔ آپؐ نے فرمایا: ''ہاں۔''

صحیح بخاری، جلد ۱: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۱۱۱۸...... ابن عباسؓ سے بیان ہے، ہلال بن امیہؓ نے آنحضرتؐ کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء نامی شخص سے زنا کرانے کا جرم لگایا تو حضورؐ نے فرمایا: تو گواہ لا ورنہ اپنی پشت پر کوڑے لگنے کی سزا قبول کر۔ اس نے عرض کیا، کیا کوئی اپنی بیوی کو برا کام کرتا دیکھ کر گواہ ڈھونڈنے کے لیے..... (نکلے)۔ آپؐ برابر یہ فرماتے رہے: گواہ لا ورنہ پیٹھ پر کوڑے لگوا۔

صحیح مسلم، جلد ۵-۶: مترجم، علامہ وحید الزمان (مکتبہ اسلامیہ لاہور، 2009ء) ص: ۱۷۸ ...... جابر بن عبداللہؓ سے بیان ہے، منع کیا رسول اللہؐ نے رات کو اپنے گھر میں آنے سے، گھر والوں کی چوری یا خیانت پکڑنے کو یا ان کا قصور ڈھونڈنے کو۔''

34- القرآن ۲۴/ النور: ۴...... ''جو لوگ پاک دامن عورتوں پر زنا کا بہتان لگاتے ہیں پھر چار گواہ پیش نہیں کرتے تو ان کو اسّی (80) کوڑے مارو اور ہمیشہ کے لیے ان کی گواہی قبول نہ کرو۔''

35- القرآن ۲/ البقرہ: ۱۷۸، ۱۷۹...... ''اے ایمان والو! تم پر مقتولوں کا قصاص لینا فرض ٹھہرایا گیا ہے۔ آزاد مرد آزاد مرد کے بدلے، غلام غلام کے بدلے اور عورت عورت بدلے پس جس کے لیے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ رعایت کی گئی تو اس کے لیے دستور کی پیروی کرنا اور خوبی کے ساتھ ادا کرنا ہے۔''

القرآن ۴/ النساء: ۹۲، ۹۳...... ''اور کسی مومن کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مومن کو قتل کردے مگر یہ کہ غلطی سے ایسا ہو جائے اور جو کوئی کسی مومن کو غلطی سے قتل کردے تو اس کے ذمہ ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا اور خون بہا ہے جو اس کے وارثوں کو دیا جائے گا، الا یہ کہ وہ معاف کردیں۔ پس اگر مقتول تمھاری دشمن قوم کا فرد ہو لیکن وہ بذاتِ خود مومن ہو تو ایک مسلمان غلام کو آزاد کرانا ہے۔ اگر وہ کسی ایسی قوم کا فرد ہے جس کے ساتھ تمھارا معاہدہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو خون بہا بھی ہے۔ جو اس کے وارثوں کو دیا جائے گا اور ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا بھی۔ جس کی یہ استطاعت نہ ہو تو وہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے اور جو کوئی کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے گا تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور اس کی لعنت ہے۔"

سنن ابوداؤد، جلد ۱: مترجم، علامہ وحید الزمان (اسلامی اکادمی لاہور) ص: ۴۳۸، ۴۴۱......
روایتوں میں ہے، ایک عورت نے دوسری کو جو حاملہ تھی، لکڑی سے مارا۔ وہ مرگئی اور اس کے پیٹ سے مرا ہوا بچہ گرا۔ مقدمہ پیش ہوا۔ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: "قاتلہ کو قصاص میں قتل کیا جائے اور قاتلہ کے وارث بچے کی دیت میں بچے کے باپ کو بردہ (غلام یا لونڈی) دیں۔"
قاتلہ کے باپ نے کہا: قسم خدا کی، وہ لڑکا چلایا نہ تھا، اس نے پیا نہ کھایا۔ ایسے لڑکے کا خون لغو ہے۔ پیغمبر اسلامؐ نے یہ سن کر فرمایا: "کیا جاہلیت کی سی مسجع عبارت بولتا ہے، جیسے کاہن بولتے تھے۔ ادا کر بچے کے بدلے میں ایک بردہ!"

6۔ صحیح بخاری، جلد ۳: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۱۵۴......
انس بن مالکؓ سے بیان ہے، ایک یہودی نے ایک (یہودی) لڑکی پر ستم کیا۔ اس کا زیور اتار لیا اور اس کا سر کچل (پتھر سے) ڈالا۔ لڑکی کے گھر والے اسے آنحضرتؐ کے پاس لائے۔ لڑکی میں ایک رمق جان باقی تھی۔ آنحضرتؐ نے لڑکی سے پوچھا، تمہیں فلاں یہودی نے تو نہیں مارا۔ اس نے اشارے سے کہا، نہیں۔ پھر آپؐ نے اس یہودی کا نام لیا جس نے مارا تھا۔ اس نے اشارے سے کہا، ہاں۔ چنانچہ آپؐ نے حکم دیا اور اس یہودی کا سر دو پتھروں سے کچل دیا گیا۔

7۔ القرآن ۴۲/الشوریٰ: ۴۰...... "اور برائی کا بدلا ویسی ہی برائی۔"
القرآن ۸/الانفال: ۵۸...... "اگر تم کو کسی قوم سے دغا کا ڈر ہو تو تم بھی برابر کا جواب دو۔"

8۔ القرآن ۵/المآیدہ: ۳۳...... "یقیناً ان لوگوں کی سزا، جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے خلاف جنگ کرتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں، صرف یہی ہے کہ وہ قتل کیے جائیں یا صلیب پر مارے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مختلف اطراف سے کاٹے جائیں یا ان کو قید کیا جائے۔ یہ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بھاری عذاب ہے۔"

صحیح بخاری، جلد ۱: مترجم، مولانا عبدالرزاق صاحب (مکتبہ رحمانیہ لاہور) ص: ۱۶۶، ۱۶۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

...... انسؓ سے بیان ہے: عکل اور عرینہ قبیلوں کے کچھ لوگ مدینہ آئے۔ آب و ہوا موافق نہ آئی اور وہ بیمار ہو گئے۔ آنحضرتؐ نے انھیں اونٹنیوں میں قیام اور ان کے پیشاب اور دودھ پینے کا حکم دیا۔ وہ ٹھیک ہو گئے تو انھوں نے آنحضرتؐ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹنیاں بھگا لے گئے۔ صبح کو خبر مدینہ پہنچی۔ آپؐ نے ان کے پیچھے سواروں کو بھیجا۔ وہ پکڑے ہوئے لائے گئے۔ آپؐ کے حکم سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے۔ آنکھیں پھوڑی گئیں اور مدینہ کی پتھریلی زمین میں ڈال دیے گئے۔ وہ پانی مانگتے اور کوئی پانی نہیں دیتا تھا۔

سنن ابوداؤد، جلد۳: مترجم، علامہ وحید الزماں (اسلامی اکادمی لاہور، 1983ء) ص:۳۵۵

39- ابن ماجہ...... پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: ''علم حاصل کرو چاہے تمھیں چین جانا پڑے۔''
مسند داری...... پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: ''علم سیکھو اور سکھاؤ۔''

باب 5: تعلیم

1- نذیر ناجی: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 16 فروری 2010ء

2- نصرت مرزا: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 16 مارچ 2013ء

3- رضا علی عابدی: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 7 مارچ 2013ء

4- محمد بلال غوری: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 3 مارچ 2014ء

5- محمد بلال غوری: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 31 دسمبر 2013ء

6- وسعت اللہ خان: روزنامہ ایکسپریس، لاہور۔ یک ستمبر 2015ء

7- حذیفہ رحمان: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 30 اپریل 2015ء

8- عابد محمود عزام: روزنامہ ایکسپریس، لاہور۔ 5 جون 2015ء

9- ڈاکٹر عطاالرحمن: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 10 دسمبر 2015ء

10- ڈاکٹر عطاالرحمن: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 2 مارچ 2014ء

11- ابرار بختیار: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 9 مارچ 2014ء

12- ڈاکٹر شاہد حسن صدیقی: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 21 نومبر 2013ء

13- حسن نثار: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 12 فروری 2014ء

14- ڈاکٹر مجاہد کامران: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 3 اپریل 2014ء

15- ڈاکٹر مجاہد کامران: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 24 اپریل 2013ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

16- رانا محمد اقبال خان: روزنامہ جنگ، لاہور۔3 اپریل2014ء

17- ڈاکٹر صفدر محمود: روزنامہ جنگ، لاہور۔8 اکتوبر2013ء

18- پروفیسر رشید احمد گنگوہی: ایکسپریس، لاہور۔12 اگست2012ء

19- جاوید چودھری: روزنامہ ایکسپریس، لاہور۔30 اپریل2015ء

20- شاہد جتوئی: روزنامہ جنگ، لاہور۔25 اکتوبر2013ء

21- یاسر پیرزادہ: روزنامہ جنگ، لاہور۔15 دسمبر2013ء

22- محمد بلال غوری: روزنامہ جنگ، لاہور۔17 جولائی2015ء

23- ڈاکٹر علی اکبر الازہری: روزنامہ نوائے وقت، لاہور۔2 دسمبر2009ء

24- مولانا وحید الدین خان: ہند، پاک ڈائری (گڈورڈ بکس، نئی دہلی1999) ص:14

25- ڈاکٹر صفدر محمود: روزنامہ جنگ، لاہور۔29 اپریل2016ء

26- ڈاکٹر صفدر محمود: روزنامہ جنگ، لاہور۔14 دسمبر2011ء

27- ڈاکٹر صفدر محمود: روزنامہ جنگ، لاہور۔19 مارچ2013ء

28- ڈاکٹر صفدر محمود: روزنامہ جنگ، لاہور۔7 فروری2010ء

29- جاوید چودھری: روزنامہ جنگ، لاہور۔

30- ارشاد احمد عارف: روزنامہ جنگ، لاہور۔یکم مارچ2010ء

31- ڈاکٹر عبدالقدیر خان: روزنامہ جنگ، لاہور۔11 اپریل2016ء

32- قمر الدین خان: روزنامہ جنگ، لاہور۔20 فروری2013ء

33- ایم طفیل: روزنامہ جنگ، لاہور۔5 مارچ2010ء

34- تنویر قیصر شاہد: روزنامہ ایکسپریس، لاہور۔8 جون2015ء

35- منو بھائی: روزنامہ جنگ، لاہور۔12 مارچ2014ء

36- خلیل احمد نینی تال والا: روزنامہ جنگ، لاہور۔24 مارچ2013ء

37- خلیل احمد نینی تال والا: روزنامہ جنگ، لاہور۔2 فروری2014ء

38- رضا علی عابدی: روزنامہ جنگ، لاہور۔2 جون2015ء

39- عطاالحق قاسمی: روزنامہ جنگ، لاہور۔7 اپریل2014ء

40- عطاالحق قاسمی: روزنامہ جنگ، لاہور۔24 اپریل2014ء

41- خالد صدیقی: روزنامہ جنگ (سنڈے میگزین) لاہور۔25 دسمبر2011ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

42- شاہد جتوئی: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 11 اپریل 2014ء
43- شاہد جتوئی: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 21 فروری 2014ء
44- محمد اظہار الحق: روزنامہ دنیا، لاہور۔ 15 مارچ 2016ء
45- قاضی حسین احمد: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 19 فروری 2014ء
46- ابرار بختیار: روزنامہ جنگ (سنڈے میگزین)، لاہور۔ 3 مارچ 2014ء
47- ڈاکٹر مرزا اختیار بیگ: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 19 اکتوبر 2015ء
48- محمد تقی عثمانی: جہاں دیدہ (ادارہ المعارف کراچی 1989) ص: 484
49- وقار خان: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 22 اکتوبر 2015ء
50- افضال ریحان: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 8 اپریل 2014ء
51- منور مرزا: روزنامہ جنگ (سنڈے میگزین)، لاہور۔

باب 6: سیاست

1- ڈاکٹر خالد جاوید جان: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 15 اگست 2014ء
2- ڈاکٹر خالد جاوید جان: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 4 ستمبر 2015ء
3- چودھری فواد حسین ایڈووکیٹ: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 2 جنوری 2014ء
4- سید نصیر شاہ: (تفہیمات، حصہ دوم ایڈیشن 1957ء، ص 246) بحوالہ ہفت روزہ ''ایشیاء'' 14 اگست 1978ء
5- ایضاً
6- سید نصیر شاہ: ماہنامہ نیازمانہ، لاہور۔ اکتوبر 2009ء
7- انجم نیاز: روزنامہ دنیا، لاہور۔ 10 اپریل 2014ء
8- ڈاکٹر جاوید اقبال جسٹس (ر): روزنامہ جنگ، لاہور۔ 9 نومبر 2013ء
9- مولانا مودودی: ماہنامہ ترجمان القرآن، لاہور۔ اگست 1955ء
10- کاشف رضا: روزنامہ جنگ، لاہور۔ 31 جنوری 2015ء
11- فتح اللہ گولن (ترک): روزنامہ جنگ، لاہور، 14 مارچ 2014ء
12- اسد مفتی (ہالینڈ): روزنامہ جنگ، لاہور، 19 فروری 2014ء
13- رضا علی عابدی: روزنامہ جنگ، لاہور، 28 مارچ 2014ء
14- ایاز میر: روزنامہ جنگ، لاہور، جولائی 2013ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

15۔ خورشید ندیم: روزنامہ دنیا، لاہور۔5 مارچ 2016ء

16- پروفیسر محمد سرور: مولانا مودودی اور ان کی تحریک اسلامی (سندھ ساگر، لاہور 2010ء) ص:328، 329

17- علامہ نیاز فتح پوری: مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ (آواز فاؤنڈیشن برائے تعلیم، لاہور) ص:5، 6

18- علامہ نیاز فتح پوری: مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ (آواز فاؤنڈیشن برائے تعلیم، لاہور) ص:77

19- احمد جاوید: روزنامہ جنگ، لاہور۔9 نومبر 2013ء

20- ڈاکٹر امجد وحید: روزنامہ جنگ، لاہور۔9 نومبر 2013ء

21- عرفان حسین: روزنامہ دن، لاہور، 18 نومبر 2013ء

22- بحوالہ، پروفیسر محمد سرور: مولانا مودودی اور ان کی تحریکِ اسلامی مع جماعت اسلامی و اسلامی دستور (سندھ ساگر اکادمی، لاہور۔2010ء) ص:415، 416

کتاب نمبر ....
لائبریری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

Rs. 500

Need Council
Publications
0311-7004893